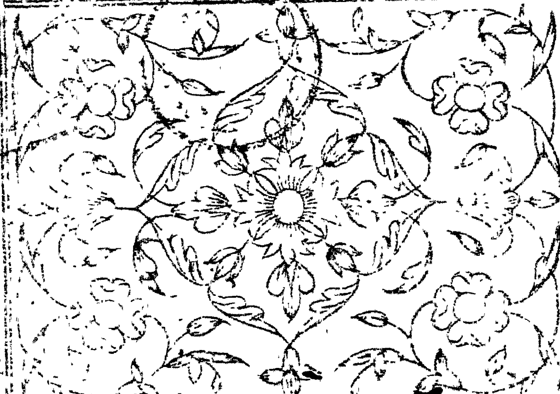
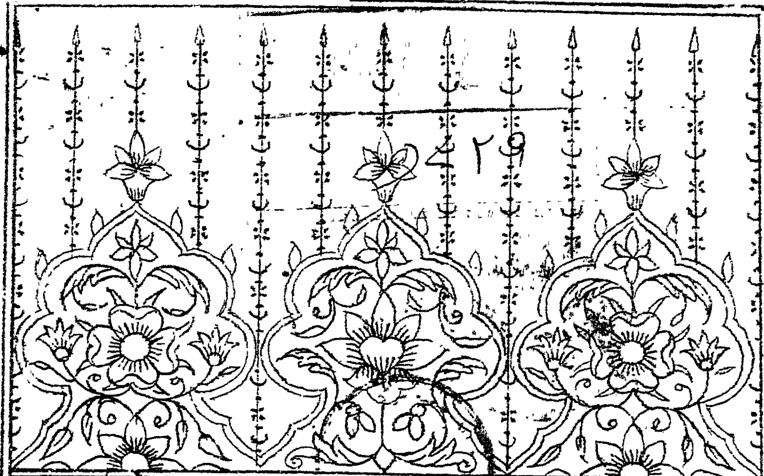
ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ



دیوان قاسم



دارالطبع جامعہ عثمانیہ



بسم الله الرحمن الرحیم

غزل کی ردیف میں حمد حق تعالیٰ

دل سی نکلی یہی ہی صبح و مسا | حرف کیا لا اله الا الله
ہمکو گلشن سی اُٹھی وقت سحر | کیا ہوا لا اله الا الله
تازہ عشاق کا دماغ ہوا | مرحبا لا اله الا الله
رمز سنلی یہی کہو ذرات | خوش ادا لا اله الا الله
ذرا ذرا ہی عجب حسن سیہ | لی لبا لا اله الا الله
ہی وحدت کی رنگ مین ملجا | ہی مزا لا اله الا الله
کنج کونین کی ہی یہ مفتاح | بخدا لا اله الا الله
ہمسری چاہی تو کہو بادب | بصفا لا اله الا الله

بہکتا مت سری تو ای قائم

سر جھکا لا الہ الا اللہ

شروع ردیف

مقدور ہو کسے ہمکو تیری حمد و ثنا کا — خلاق خدا وند ہی تو ارض و سما کا

قدرت کا تیری کیا کوئی اظہار کرے آہ — دریا طور کیا تو نی ہی اس خاک و ہوا کا

ہم کیا کہیں آگے ہیں تیری ہو فنا اور بس — ہی داعیہ البتہ مگر بخشی و فا کا

اس رنگ سے تیری ہی خدا رنگ دو عالم — وہ رنگ ہی اکثر یہ سبب رنگ حنا کا

یک ذرہ ہی جلوہ گہ تیری سب یہ گلستان — آتا ہی نظر ہمکو جو یہ ارض و سما کا

اس تشنۂ فرقت کو تصور ہی یہ ہر دم — بلوا دی تو الفت سے مجھے آب لقا کا

بیہوش رہوں اسمیں نہ ہو فکر مجھے اور — نہ مرض کا قائل نہ طلبگار دوا کا

تاریک ہی شب راہ فراموش ہوا ہوں — کیا ہو وے جو بتلا دی تو راہ ضیا کا

وحشت نے کیا زور مری دلپہ ہی اور — اک لحظہ میں کر ڈالوں ہیں اب چاک قبا کا

تو صاحب جان اور خداوند ہی عالم — درگاہ میں لایا ہوں تیری دست دعا کا

محروم نہ رکھنا مجھے مطلب سے دلی کے — ہوں بندہ ناچیز سزاوار خطا کا

ہی بادیہ پر خوف یہ اور لوٹ ستم کش — کھٹکا ہی ہر ایک قسم پر از جور و جفا کا

رحمت کا تیری دار ہی ای عالم اسرار — اندیشہ ہی از بسکہ یہاں مجھکو دغا کا

تشنہ ہی یہ دل باغ کو پر جا نہیں سکتا — ہوں منتظر استادہ میں اب باد صبا کا

ہو بخت کی امداد تیری فضل سے یارب — کچھ دور نہیں دیکھنا اس ماہ لقا کا

شربوت ہوں تیری خنجر فرقت سی
کیا فائدہ مرہم کری گر ہو وہی شفا کا

قائم کو نوازی تو اگر لطف سی اپنی
تو کاہیکو سہے پھر وہی غم روز جزا کا

نعت سرور کونین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

نام پر جسکی حبیب رقم آیا
محمد ایسا تہا بہی دم میں دم آیا

حرف لکہا نہ صفحہ جو بہی نہ
جبکہ وہ صاحب قلم آیا

کشمکش سی رہا نہ ہمکو کام
جو کہ سرپر وہ ذی الہمم آیا

غم محشر نہ خوف نار رہا
ہمپہ بس منبع کرم آیا

امت اپنی کی بخشوانی کو
دوستو جگ میں کیا قسم آیا

درۃ التاج مرسلان بیشک
ساری عالم کا محتشم آیا

اسم پاک اوسکا احمد مختار
بکتم ہیش با ختم آیا

کب کری وصف اوسکا کوئی ادا
حق کا ظاہر میں جو صنم آیا

ظلمت کفر ہوگئی روپوش
وہ جو با سیف او علم آیا

کوئی رتبہ کو اوسکی کیا جانے
جسکا امکان پر قدم آیا

عرش او فرش اوسکا تکیہ ہوا
رب کی جانب سی محترم آیا

ہوا خورشید سان ملک عرب
پرتو وہ دم میں جو مجسم آیا

نام یاسین صاحب فرقان
مجمع فخر در حرم آیا

ہی فرض لباس رختانی | ارمغان ہم یہ پر نعم آیا

قایم اوس کا غلام ہی عاجز
عجز سی کام اب اتم آیا

میرا دم مائل الفت ہی تیری پارسائی کا | کہ سلطان عالم بلکہ ہی ساری خدائی کا
پہنسا دام قفس مین ہون لمیان نا چھڑا صیاد | تو کر تدبیر ایسی اب کہ موجب ہو رہائی کا
یہ ہی پر شور دریا موج سی اندیشہ پر دہی | کنارہ دور ہی از بس خطر ہی جان گمائی کا
فقیری تیری کوچہ کی اگر ملجای قسمت سے | تو ہی مجھکو بادشاہ دہ رتبہ دو سرائی کا
وہ مقصود کو پہونچون مطالب کے میں ہمانتی | نوازش سی ہی تیری اگر راہ رضائی کا
رقیب روسیہ کی زور سی اللہ بچائیں | نظر آتا نہیں ہرگز مجھی روز صفائی کا
تمنا ہی یہی جی کی گراؤن سر کو قدموں پر تیرے | بنام حق ذرا تو ہی بنا دکر خاک پا [illegible]
تیری مین جستجو مین ہر طرف پہرتا ہون [illegible] | ولی محفلمین تیری کیونکہ ہو دخل [illegible]
مجھی وہ بیم روز بیم سی ہی نیم جان [illegible] | کہ کیا انجام ہوگا دیکھئی اس تیرہ دنیائی کا
ہر اکطرح سی گر اکاری ہی [illegible] | دیا ہی مین دعوہ تجھکو امت کی عطائی کا

کری کس طور سی قایم ثنا ہرگز بتو تیری
کہ بخشا ہی لقب تجھکو خدا نی مصطفائی کا

توقع ابدالا رہتا ہی ہر دم مجھکو سرور کا | کہ وہ تو رہنما ہی اور شفیع ہی روز محشر کا
بخشش [illegible] مین دیکھا تو اوس [illegible] | چمکتا نور [illegible] مین ہی اوس نور [illegible] کا

اونہون کی شان مین لولاک جو حقنی کہا ارشاد
لقب بخشا سبہی پیمبرون مین اونکو مفتخر کا

پڑہا کلمہ ہی کا جسنی صدق دل سی دنیا مین
تو اوسنی پالیا فرمان سب اللہ اکبر کا

چلا راہ محمد پر جو کوئی شاد ہی وہ بس
نہ ہرگز غم رہا نام خدا کیہ اوسکو محشر کا

مین نازان کیون نہون واللہ شافع ہین امت کی
پلا دینگی وہ عقبی مین سبہونکو آب کوثر کا

کرون قربان دم اپنا مین ونکی خاک پا پر سی
کہ وہ معبود ہی بیشک دلا معبود برتر کا

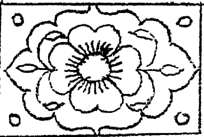
میری یہ عرض ہی انخالق ارض سما سی
کہ مجہکو رکہیہ تو سایل خاص اپنی دست کی در کا

ہین ہون ذرہ کی طرح فضل سی اپنی خداوندا
دکہی مجہپر ڈال سایہ تو ذرا اوس مہر انور کا

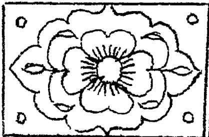
عزیزو دہیان رہتا ہی ہمین دن رات ایمان سی
وظیفہ اسلئی رکہتا ہون مین ہر دم پیمبر کا

تو اپنی فضل سی پہونچا مجہی راہ نبی بر حق
نہ پہونچی ہاتہ اوس گوہر پہ دزد ستمگر کا

نہ شہرہ مداح تو آگی صفت کا بحر ہی بحر عمان
کنارہ کسطرح آوی نظر تجہکو سمندر کا



قلم کو بند کر قایم نبی کی ہی صفت مشکل
ذرا کر ذکر اب اسکا تو اپنی پیر رہبر کا



قصیدہ در شان جناب پیر دستگیر قدس سرہ العزیز جناب سید محمد صاحب

کہان تک شکر ہو بندی سی ذات کبریا ئیگا
کہ وہ محبوب حق سلطان ہی ہر دو سرا ئیگا

او شہا یہن سر کو کیونکر جو کہ جام مین کنا ہونگی
ملی امید رحمت سی ہی دعوا اس عطا ئیگا

کیا محبوب پیدا اوسنی اپنا اپنی رحمت سی
عنایت سی لقب بخشا اوسی ہی مصطفا ئیگا

گنہگاران امت کی جو ہین بس تو اسطی سکی
کرینگی معاملہ عقبی مین وہ مشکل کشا ئیگا

گناہونکی پہنسا ہی دام مین قایم کیا اب
توقع ہی اونہین کی ذات سی یاوری کا

کیا آل نبی سی ملک روشن حق تعالی نی
سمجہنا بعید ہی وہ آپ ہی اپنی خدا اسکا

اطاعت جسنی کی آل نبی کی جان و دل سی
تو اوسکو ہاتہ آگیا رستہ محبت بی صفا اسکا

غلام احمد کا ہوں مین او جناب سید احمد کا
مجہی ہی داغ سینہ مین جان و دل سی خاکپا اسکا

مریدونکو نہین کہتا مین خود گو مرتبہ کتنا ہو
اونہین رتبہ ہی شاہی کا مجہی رتبہ گدائی کا

سیادت منہ پہ روشن اور اونہونکو تہی بزرگی
جنہون نی ہاتہ اوٹہالا طو دین کی بنا اسکا

خدا کی راہ پر چلتی تہی وہ حضرات ای ہمدم
اسی باعث ملا رتبہ ہی اونکو دوسرا اسکا

اگر بس آگیا نظرونمین اونکی تو ہوا اکسیر
تہا جلوہ آئینہ مین اونکی عزیز و کیمیا اسکا

ولایت مین ہوا روشن وہ جون خورشید تابندہ
جبین پر تہا چمکتا اونکی تو نور خدا اسکا

ہزارونکو ہوا ہی فیض اونکی ذات سی پیارو
کہ ہر جا رونق طرف ہی نام روشن بس ہوا اسکا

کرامت جو ہوئی ظاہر اونہونکی ملک و عالم مین
فلک تک اوڑ گیا آوازہ اونکی پاسبا اسکا

امیر المومنین اس دور مین حق نی کیا اونکو
نبی کی دین مین پایا ہی درجہ کیا بڑا اسکا

نہایت عجز تہا اونمین بہادر دین تہی وہ
نہ لای پاس اپنی نام کا ہی وہ ریا اسکا

مروت مین لگا نہ خلق مین ان سکلا ثانی
ختم ہی اوسی کا متقی و پارسا اسکا

ہوا ہمارا ایک پلمین اونہونکی لب سی ہی الفت
نہ حاجتمند وہ ہرگز ہوا نسخہ دوا اسکا

فدا ہر شخص تہا اونپر طالب دل سی تہی قربان
کہ تہا نام خدا وہ مظہر نور خدا اسکا

تہا خورشید سعادت ماہتاب رحمت تہا وہ
چمک سی جسکی ہی عالم مین جلوہ روشنا اسکا

جو لی حاجت گیا اون پاس تنہا آیا قدم ۔۔۔ کہ نزدیک اونکی تھا مطلق نہ نام خود نمائیکا

وہ تھی مقبول حق کی ہر طرح اور برگزیدہ تھی ۔۔۔ اونھیں زیبا ہی درجہ ہر صفت کا اور فنا ہونیکا

پیغمبر کی نواسی تھی عزیز از جان حسنین ۔۔۔ دیا حق نی اونھیں درجہ شہادت کی فنا ہونیکا

جناب سیدہ ور انکو بھی اوس حق تعالی نی ۔۔۔ عطا یہ درجۂ اعلی کیا ہی خوش نمائیکا

جہاں ہین جو کرامت تھین وہ سب انہین کو ہدا ۔۔۔ قلم کوتاب کیا ہی جو لکھی حرف ہر ایکا

ہوا جو خاندان اونکا گرچہ مجسم تھی وہ عالم کا ۔۔۔ وہین حق سی ہوا بس وہ سزاوار عطائیکا

حقیقت ہو تمہین فرد او خورشید عالم تھا ۔۔۔ اوسی پر تو سی ہین پایا اثر اپنی صفائیکا

وہ رنگ قدرتی تھا اور سراپا تو حقیقی تھا ۔۔۔ ہوا روشن میرا اونسی ہی ہر رنگ حنائیکا

غلام اپنی بزرگی جو رکھی تحقیق سے پاشا ۔۔۔ بیان کا ہی وہ سب صدقہ اور اونکی پارسائیکا

مکرم اور اشرف تھی بزرگ وہ برتری واثقہ ۔۔۔ تھی ساکن گر زمین پر حال تھا ان کا سمائیکا

جہاں اونکا قدم ہونچا ہوئی جا ایک گلشن ۔۔۔ ملا تحقیق تھا درجہ اونھونکی اولیائیکا

مین تھا تاریک دل از بسکہ خوبی تھی قسمت کی ۔۔۔ لیا اونکی فیض سی مطلب ہوا ہی دلکشائیکا

حقیقت مین نہین تھا بات کرنیکا مجھی کچھ ۔۔۔ ملا درجہ اونھین سی ہی سخن کی آشنائیکا

ہو مجھ سی کب صفت اونکی کہ ہو قطرہ مین گنجائش ۔۔۔ وہ ہی دریائی رحمت فضل جود و کرم بانیکا

عجب ہی چرخ کی گردش کہ باعث اونکی گردش کا ۔۔۔ ہوا جو ساتھی یکبارگی پردہ جدائیکا

رہی محروم ہم دیدار سی اونکا ہی صد افسوس ۔۔۔ قدم سی اونکی جنت مین لیا رتبہ فنائیکا

الہی مجکو بھی قدموں اونکی رکھیو تو جا ۔۔۔ تیری درگاہ مین ہر دم ہی یہ دستہ گدائیکا

بہرا ہوں میں گناہوں میں تو اپنی فضل سے ہی کر   کہ محفل میں ہوا اونکی وہان میرا دخل رسا نکلا

وزیرالدولہ عالی ہی خادم دل سے جو اونکا   تو اونکی فیض سے اونکو ملا درجہ بڑا اونکا

یہان تک خوبیان اوسکی ہین گر تو ابد لایہ عمر   کہ پہونچا آسمان تک شہرہ حشمت نمایانکا

میں نوکر اوسکا ہون آقا ہی میرا حاتم ثانی   اوسی زیبا ہی ہر طرح سے ہر رتبہ بہلا اوسکا

سنو اوسکی صفت قائم سے یگذرہ دلسے   دکہاتا ہی ولی یہ خیال طبع آزما اوسکا

قصیدہ در صفت جناب معلی القاب نواب وزیرالدولہ امیرالملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ دام اقبالہ

الٰہی میری تجہسے ہی یہ دعا   میری دلکا بر لا تو ہر مدعا

تو دو نو جہان میں مجہی شاد رکہہ   نہ رنج و الم تو دکہا تک ذرا

میں نوکر ہون جسکا ای یار کریم   اوسی ہی تو رکہہ خوش ہر دوسرا

جوانمرد ہی وہ خجستہ سیر   خدا سے بزرگی اوسی ہی عطا

وہ ہی معدن جود ارباب علم   نہیں جسکی ثانی کوئی دوسرا

ہی دروازہ اوسکا جہانکی مراد   بر آتا ہی ہر ایک کا مدعا

وہ ہی ہند میں ایک سلطان دین   ثنا خوان ہی یک بصد مرحبا

ہی فوج اوسکی جون جینونٹیکی قطار   پڑی سر پہ دشمن کی جسسی بلا

عدو سوز ہی لشکر خاص و عام   ہر ایک سورما اور جنگ آزما

لڑین میں وہ جسوقت دل کہولکر   تو دیتی ہین دریائی خون کا بہا

سبھی حاکم و ہر راجی تمام
خراج اوسکو دیتی ہیں کرکر ادا

ہوا اوسکی تو یوں کا مجبھی شمار
کہ باہر ہیں گنتی سی ای دلربا

ہر ایک ہیں کہ کرک اسطرح ہی مشہور
کہ ہیبت سی اوسکی ہی رعد پر زلزلا

شجاعت کی عالم میں ہی لاثانی
سخاوت میں رکہتا ہی دلکو ہرا

سخاوت کو دیکہہ اوسکی حاتم جوان
روانہ ہوا وہ ملک فنا

ذرا سوچ لی اسکو تو ای پسر
کوئی سامنی اسکی حاضر ہوا

تو اوسکی نظر سی ہوا وہ غنی
نہ دولت کی اوسکو رہی اشتہا

ہی نام اوسکا روشن محمد وزیر
خداوند ہی جو حشمت لوا

دعاگو ہیں اوسکی سبھی خاص عام
کہ یہ صاحب اوج کشور کشا

ہمیشہ رہی دہر میں شاد دل
رہی عمر اوسکی بروز لقا

تہا عادل جو مشہور نوشیروان
تو کی عدل پر اوسنی یہاں جان فدا

ہی انصاف کا نام یہ العزیز
اوڑتی ہیں جو طایر پروی ہوا

ہیں جیسی کبوتر دگر فاختہ
تو ڈرتا ہی بازاون سی ای دلربا

بیابان میں جو شیر ہی اور پلنگ
وہ خرگوش آہو سی ہی کانپتا

تماشا یہ سن بحر میں ہر نہنگ
ہی ماہی سی اوسکو خطر خوبا

عبادت کی دریا کا ہی ایک دگر
جبین پر ہی قدرت کی اوسکی صفا

عجب صاحب نور ہی یہ وزیر
کہ دشمن کا بیٹھتا ہی جستی بہا

جو ہوتی اگر رستم اسفندیار
وہ فرمان بری اوسکی کرتی سدا

جہان مین غرض جتنی ہین خوبیان
وہ سب اسمین موجود ہین بی ریا

مروت فتوت کا جامہ ہی یہ
سبھی لوگ جسپر کرین جان فدا

کہان ہو صفت اوسکی ایدوستو
کہ چھوٹا ہی منہ اور قصہ بڑا

وہ عادل ہی عالم ہی عامل غرض
شب و روز کرتا ہی کار خدا

سخن کو دعا پر کرون مختصر
کہ ہمیری ہی ہرگونہ وہ بس روا

خدایا اسی رکھیہ بجاہ و جلال
کہ رونق ہی اسکی ہی دمسی ترا

تو مصروف رکھیہ اسکو بافیض خلق
کرم اپنا رکھیہ اوسپہ صبح و مسا

محمد کی رہ پر ہی وہ رہروان
خدا اوسسی خوش اور ہی مصطفیٰ

جو دشمن ہو اوسکا کوئی دہر مین
گرفتار ہو وہ برنج و بلا +

عدو اوسکی جتنی ہین رب الجلیل
اجل کی اونہین دام مین لی پھنسا

رکھیہ اوسکی اطاعت مین ہمکو ہمیشہ
نہ خدمت مین اوسکی ہو ہمسی خطا

قلم اوسکی تعریف مین بند ہی
نہ لکھنی کی طاقت رکھی ہی ذرا

ثنا اوسکی مین عمر تک گر کرون
نہ ہرگز کسیطرح ہووی ادا +

خموشی تو کر ای زبان اختیار
کری دہیان مت آگی توصیف کا

کہ وہ عالی حوصلہ ہی امیر
پناہ مین رکھی اوسکو اپنی خدا

کرم رحم سی اوسکا دل شاد کیہ
نہ لا پاس کچہ اوسکی جور و جفا

سمند قلم کیون نہو تنگ آب
کہ میدان صفت کا ہی اسکی زرا

تو دنیا مین قایم رکہہ اوسکو رحیم
وہان تک کہ خورشید کا ہی ضیا

غزال رخ نے تیری ایجان مجھے برباد کیا
زخمی تیر نگاہ سے مجھے جلاد کیا

سرمہ آنکھون مین صنم تونے جو ڈالا اپنی
قتل کو عاشق مضطر کے یہ بیداد کیا

دل میرا لیگئی یہ ابروی خمدار تیری
مرغ دل مارکے کیا کام ای صیاد کیا

سکڑون بار تیری در پہ کرون شیون
ایکدن حیف کہ تونے نہ مجھے یاد کیا

شعر ازبسکہ ہی دلچسپ تیرا ای قایم
دیکہہ کر اہل سخن نے اوسے حسب صاد کیا

مرغ دل تونے لوکیا خوب ہی پرواز کیا
شعلۂ سحر سے دم اپنا جو دمساز کیا

ہل گیا چرخ زمین کانپ گئی قدمون پر
جب سوار ایکا کہ وہ برق نما تاز کیا

سر جدا کردیا تقصیر لگی پوچھنے لوگ
مسکرا کرکے کہا یہ تھا انداز کیا

مین فقط کچھ نہین کرتا ہون محبت تجھسے
عشق مین تیری ہر ایک نے بہی اعجاز کیا

کیون نہین قتل ہون عشاق تیری جلوہ نما
شیوۂ جور و ستم تونے جو آغاز کیا

عشق کی بار سے لاچار سبہی ہین واللہ
تونے محمود کا کیا حال ای ایاز کیا

تیر دلجو دل سے گرا جاکے کہون کیا تجھسے
دام کاکل کا جب ای فتنہ نما باز کیا

ابروی جان ستان اور مژگان خونخوار
قتل عاشق کے لئے خوب سے اعجاز کیا

قایم اس در سے دل خوش نہوا انکا کیا

شغف یار کا کسو سطی اب راز کیا

ناوک تیر نگہ تو نی ادہر چھوڑ دیا
ہمنی اس سینہ سپر کو بہی ادہر چھوڑ دیا

سخت چھیدا دل ہمارا یہ فرنگان کا خدنگ
سر سی لی پاؤں تلک غمزہ نی اکبر توڑ دیا

فرقت یار سی جو آبلہ تہا دل پر یار
سوزش غم سی لگو ہی آپ ہی میں پھوڑ دیا

حضرت عشق نی شب آکی مری بالیں پر
رشتہ الفت کا جو ٹوٹا تہا تو وہ جوڑ دیا

عشق ایک تیرا تو قائم نی لیا ہی لیکن
اوسکی سودے میں سبہی دولت و جاہ چھوڑ دیا

دائم ہوں ہجر جاناں میں بیا
ہوں مرغ نارسیدہ گلستاں میں بیا

فرقت سی تیری کیا کہوں [illegible] میں تہا حال
شیشہ [illegible] سلطان میں بیا

[illegible] تیری حسن کا [illegible] دل
ذرہ [illegible] تہا یا [illegible] میں بیا

رخصت [illegible] سیتی میں اسکو [illegible]
تیرا ہی ایک شوق ہی خاقان میں بیا

اسلام و کفر سی مجہی اب کام کیا رہا
شیدا ہوں اسمیں کاکل پیچان میں بیا

سینہ دل جلا ہی [illegible] اق میں
سیری ہی ہوں منتظر تیرا سوزان میں بیا

قائم [illegible] جلد کر تو عطا آب وصل کا
تشنہ ہوں [illegible] چشمہ حیوان میں بیا

فدا اب حسن کا جلوہ [illegible] دیا
تن مردہ کو ای عیسی جلا جا

ہوا ہوں عشق میں تیری جو کشتہ
لحد دریا کی محبت میں بہا جا

شب تار زلف رہ گم کردہ ہوں میں
نوازش سی تو اب رستہ بتا جا

تیری دوری سی ہوں بیخواب و خور
میرا یہ اضطراب دل گنوا جا

لکہا سینہ پہ ہی جو حرف دوری
ہلال فیض سی اسکو مٹا جا

اوٹہا دلپر جو ہی فرقت کا شعلہ
تو آب لطف الصاحب دبا جا

دوئی کی طور میں مت چہوڑ مجہکو
ٹک اپنی یاد میں یہہ دم کہپا جا

تو اے سرو خوبان بہشتا نی
مجہی محفل میں ٹک اپنی بٹہا جا

تیری منہ سی سنا قائم نی جو حرف
تو اوسکا منتظر ہی پہر سنا جا

کیا گلہ میں کروں بیان تیرا
کچہہ نہ پوشیدہ ہی عیان تیرا

عشق میں تیری جان تک گذرا
حیف پہر بہی ہمیں نشان تیرا

ترک سب کو کیا ہوں دشت نورد
دیکہا جبدن سی آستان تیرا

پائی بوسی کی بس تمنا میں
منتظر یا رہے جہان تیرا

لطف سی خواجہ اپنی پاس بلا
دیکہی تر مردہ بوستان تیرا

گر ملی مجہسی تو براہ کرم
وہی سمجہوں میں ارمغان تیرا

تیری دیدار کی ہیں سب مایل
دہیان سبکو ہی بیگمان تیرا

تیرا دیدار مرتضی کی ہے شفا
عرض کرتا ہی ناتوان تیرا

اب یہ قائم تیا کہان جاوی

مخمس جان فدا میان شیر

پارسائی کی نام سی گذرا — دو جہان کی مین کام سی گذرا

اب ہوا عشق مین تیری ہمیشہ — شکر حق راہ خام سی گذرا

ایک اشارہ مین تو مہ کامل — واہ جو ہفت بام سی گذرا

سرو قد دیکھہ تیرا ای شمشاد — اپنی تو وہ خرام سی گذرا

ایک تیری ہی مین تمنا مین — ہر کسیکی سلام سی گذرا

دار دنیا سی اب کنارا ہے — خلق کی ازدحام سی گذرا

مے الفت کی نوش کر قایم
ظاہری کی وہ جام سی گذرا

دریغ عشق میرا تجھکو ناپسند ہوا — ذرہ محبت یکبار آہ بند ہوا

تو دیکھتا نہین کیون مجھکو از رہ الطاف — کہ ہر طرح مین جفا کیش دردمند ہوا

رہا شعور رتبہ کا آگی میرا دلی اب حیف — ہر ایک کی ہی زبان پر یہ مستمند ہوا

بندہ نا یاد لکو مین خود اب نہین لگتا ہے — کہ تار زلف کا ہر یک مجھی کمند ہوا

نہ تھی امید یہ قایم کہ اتنہ خوبان
سر کشتہ کر کی مجھی آپ ارجمند ہوا

صبا کی ہاتھہ جو خط ہمکو یار کا پہونچا — کبھی تو وصل مجھی دوستدار کا پہونچا

لگایا ناز سی سینہ پہ اسنی جب داغ — وہ شاخ گل پتی کرتا گلعذار کا پہونچا

تہہ پا دمن مین ہر اکوقت اوسکی ای صنم
کہ حسرت مقصد دل انتظار کا ہونچا

نہ کیجو گل گروں فخر سی اسی دو چشم
یہ خاک راہ جو اوس شہسوار کا ہونچا

اگرچہ ناز کرون آج تو بجا ہی روا
خزان زدونکو جو فرد بہار کا ہونچا

کہا ردامن مطلب کو پر کیا گل سی
دلون مین دشمنونکی صدمہ خار کا ہونچا

شہید ہوگیا الحمد للہ با عظمت
کہ نقش جوہر تیغ آبدار کا ہونچا

نہین ہی مجہکو خبر ناصحا کہ پی ہی مئی
عزا دماغ مین اوسکی خمار کا ہونچا

تو خوش رہو سدا ای قایم اونکی جعت کر
خطاب حقسی عیان چاریار کا ہونچا

دل شگفتہ اب طرۂ طرار کا ہوا
رسوا ہر ایک کوچۂ و بازار کا ہوا

ہر ایک شکن جبتا ہی اس زلف کا تیر کی
یہ ایک بار جان پہ سو تار کا ہوا

اس جعد عنبرین کی لپٹ سی ختن مین مشک
گل ہو گئی لب و منتظر خار کا ہوا

محراب تیری ابرو کی جسکو نظر پڑی
تسبیح کو چہوڑ طالب زنار کا ہوا

محفلمین رات منی نہ دیکہا جو تجہکو جان
روز امید مجہکو شب تار کا ہوا

بازار مین جبینان کہاکیو نکر نہ ہو وی پست
جو حسن تیرا عام خریدار کا ہوا

گنبہ حسن کو دکہاوی گہی رخ پہ لی نقاب
شیوہ عجب یہ میری ستمگار کا ہوا

کرتا ہی حال سی میری ہر ایک اجتناب
گر رحم ابتو طور یہ لاچار کا ہوا

ہر ایک خواہ ہوگیا صد جان سی تیرا
ابرازنک جو جلوۂ بازار کا ہوا

روز ازل سی کیہ بنین بسنگ سمجن در نجا — بندہ غلام حیدر کرار کا ہوا

خورشید مشرق ہی منہ تیرا الہی صاحب کرم
قائم تو اسکا طالب دیدار کا ہوا

آج دلدار بی نقاب آیا — میری جانا کہ ماہتاب آیا
ساقیا جلد بھر تو ساغر کو — دیکھہ کیا عالم شباب آیا
میں امید پر لکھا تھا خط — صاف اوس شوخ کا جواب آیا
رات مجلس میں اوسکی پہونچا جو — کہا یہان کس لی خراب آیا
آیا لت ہوا مجہسی وہ بدکیش — پی لی یہہ شیشہ شراب آیا
ہاتھہ مین لی لیا تو خالی تھا — سوختہ دل ہو کباب آیا
یک اداسی وہ پھیرت بی بیپر — پاس کو میری کیا شتاب آیا
پہر وہ مجہسی کلام کرنی لگا تھا — حشر کی جای یہہ صواب آیا

کیون نہ قائم فدا ہوا اوس پر
خار سی جبکہ وہ گلاب آیا

ای صنم ہجر اب ستانی لگا — راہ نابود وہ دکہانی لگا
کل جو پکڑا تہا اوسکا دامن مین — حیف غصے سی پھر چہڑانی لگا
ہمکو ناحق رولاکی ای ظالم — دشمنونکو ثواب جتانی لگا
عرق گرنے لگا جبین سی تیری — آہ خجلت سی داغ کہانی لگا

دیکھ رفتار سرو تیری یار
چشم سی اشک ہی کیا طوفان
کیا ہی اعجاز اوسکی پامین ہے
مصری لب سی تیری ایجانی

پائی الفت کو دہ جاپی لگانہ
کشتی نوح کو بہانی لگانہ
ٹہوکرون سی مری جلانی لگانہ
نیشکر دلمین بند کہانی لگانہ

عشق کی راہ سی نہ پہر قایم
گرچہ جور وجفا دکہانی لگا

جو ہوا طالب آلہی کا
اسطرف کو نہ حیف کوئی پہر ا
حسن کے کان پر ہے مار سیاہ
اوسکی خوبی کی ماہ سی ہے دہوم

فخر اوسکو ہی بادشاہی کا
پوچہتا حال اوس نواحی کا
زہر رکہتا ہے جان تباہی کا
سوزش جاتا ہی دیکھ ماہی کا

کیون نہ تڑپی پہلا یہ قایم اب
جو ڑا جب اوسنی پہنا لاہی کا

مینی جسجا یہ انکہہ پہر دیکہا
ماہ نے دیکھ اوسکی طلعت حسن
جو کہ مایل ہوا تیرا ایجان نہ
ہی فرشتہ کا دخل کیا اوسجا
تیری دیدار کا جو طالب ہے

نور وہ ایک جلوہ گر دیکہا
داغ خجلت کا در جگر دیکہا
عمر بہر اوسنی دردسر دیکہا
مینی جسجا تیرا گذر دیکہا
اوسنی جنت مین اپنا گر دیکہا

تیری الفت مین نفع ہی مجھکو
ظاہر اگرچہ مین ضرر دیکھا

جان اور مال کھو دیا ہی حسین
جسنے تجھکو جو ٹک نظر دیکھا

کیون نہ مایل سیہ میرا دل ہووے
جو تجھی افضل البشر دیکھا

مجھکو قایم نی غور کرکی خوب
خسرو ملک بحر و بر دیکھا

ہمنی بہر کرکے جب نظر دیکھا
وہی تابندہ ایک گوہر دیکھا

شجر عشق کا ہی دایم سبز
اوسکا ہر معرفت ثمر دیکھا

سب مین ظاہر ہی مظہر پُرنور
سیہ ظہور ا جدہر تدہر دیکھا

عشق مین تیری جسکو مین دیکھا
روتی ہی اوسکو سر بسر دیکھا

صاف دنیا کو پشت کر بیٹھا
ہمنی کر غور جو اودہر دیکھا

حسن کے آگے تیری ای گلرو
ذرہ شمس اور قمر دیکھا

حال دنیا کا سیہ عجب ہے گا
جسکو دیکھا سو بیخبر دیکھا

دیکھا جسنے کہ اوسطرف واللہ
ٹک نظر پہر نہ پہر ادہر دیکھا

دل جگر کو بہی کر دیا بریان
آہ قایم کا سیہ اثر دیکھا

پڑی جا کر اگر صدمہ میری اس سینۂ سوزان کا
جلا کر چرخ کو پہاڑی جگر خورشید تابان کا

فلک قربان کر دی ایک ظلمن ابر کا دریا
تماشا مین دکہاؤن گر اوسی اس چشم گریان کا

کباب ظاہر سے کام ہمکو کچھ نہیں جز الم — غذا کرتی ہیں ہر اک دم ہم اپنی سینہ بریانکا

نہیں ہے پینگا میں اس راہ سے ای غافلی — کف پا اب فقط لیتا ہی پیام خار مغیلانکا

ہوا ہوں جسسے میں عاشق بت بیرحم ریشم — نہ فکر سر کی مجکو ہے کچھ نہیں اب جانکا

مئی وحدت کی گر ملجای قسمت سے مجھے زاہد — تو پینے دھو وی لو ہیولی تماشا اس گلستانکا

اگر مستوں کی الفت سے شراب شوق پی لیوے — عجب کیفیت رکھتا ہی جو پی قدح رندانکا

اٹھا بیٹھا ہوں جان و دل سے کوئی یار من چو — دیوانہ قیس بنا اوسنے کہ رہ پکڑا بیابانکا

صفائی اوس رخ زیبا کی جب آئی نظر ہمدم — تو پھر پا سنگ جانا جلوہ مہر درخشانکا

تیری ہاتھوں سے میں نالان ہوا ای گردش گردوں — کھلا یا وصل کی شکو بڑا یار و زہر انکا

نہ رحم کر تو اب جلدی خبر قاسم کی لی اجان
سمجھتا ہوں تیرا سود متاع دین و ایمانکا

ہمیں اب عشق میں ایک طور لکھا ہی بنا — طفل دل مکتب غم بیچ بٹھالا ہی بنا

اپنے ہجر سے اب کام آسی بنا ہی — حرف اوستاد نی دلمیں بہی ڈالا ہی بنا

نہ ہے رنگ یہ زلف دوتا الٹا لم — جلوہ گر ماہ یہ کیا خوب بہ تالا ہی بنا

پھر گیا دیر کو کل سے دل بیدل الشیخ — شغل بت آنے وہان جا کی سنبھالا ہی بنا

بہ ہمیں ہوگیا مسجد نشین محراب کو دیکھ — دولت عشق میں یہ اوسکو حوالا ہی بنا

مست الفت کے جو میں باغ تو انکا جا دیکھ — سرو و شمشاد بنا نرگس و لالا ہی بنا

حسن کے غارت جان اور کیا اپنی بناو

قایم اب ہی یہ ضعف جسد و نشانہیں

طور تیرا ہی بیوفائی کا
ہو بنا وہ کیونکہ آشنائی کا

ابد المحفل صنم مین اب
دخل ہوتا نہین رسائی کا

سرنگون مہر و مہ ہوئی واللہ
خط یہ نکلا ہی کہیا صفائی کا

عشق مین تیری ہو گیا بدنام
جامہ پہنا ہی بی حیائی کا

سلطنت چیز کیا ہی عشق مین یار
رتبہ افزون ہی اپنی گدائی کا

دشت و بن بحر و بر مین اب جانان
شور ہی تیری پارسائی کا

زلف کی دام مین پہنسا قایم
کیا کری طور اب رہائی کا

چشم میگون خال ہی غارتگر ایمان کا
مجھکو ہی ازبسکہ خطرہ اپنی جگہ پر جان کا

اب چمن خالی پڑا ہی بلبل شیدا کہان
وہان ازبس ہو رہا صیاد کو زندان کا

فایدہ کیا جز وصال یار کی مینا شراب
ساقیا روز و شبان ہی مجھکو غم ہجران کا

زار رو دیتی ہی غنچہ ہو رہا کیا اب و تو
حال ہوگا دیکھی کیا گلستان کا

غمزہ و ناز و ادا رکہتا ہی جو وہ جانتن
ہو نہ حاشا ہردو عالم بیچ کوئی اس شان کا

ہین تو دلدادی ہی جسکا نام خدا ولی
ہون کمربستہ ہون خدمت مین تیری فرمان کا

کر رہا ہون تیری در پہ بی قضا کا انتظار
ہی نظر آتا کنارہ حشر کی میدان کا

اب جو گرتا ہی میری آنکہون سی آنسو الصنم
لعل ہو جاتا ہی ہر یک گوشہ دامان کا

الٰہی تا ابد سرا یہ رہو قائم مقیم
اور تجھکو سے وسیلہ سرور سلطان کا

نگاہ شوخ کا انداز جب دلبر نظر آیا
تو بیدل اس چشم گریان سے لہو شام و سحر آیا

کیا جعد سیہ کو جب الگ رخ پر سے ظالم نے
گمان مجھکو ہوا یہ ابر سے باہر قمر آیا

چلے ای قافلہ والو کہ یہ منزل ہے پر الم
نہ دو تاخیر کو اب راہ سر پر جو سفر آیا

ہیں مژگان سنان زہر ہیں یہ فتنہ آرا کی
اثر اونکا محبو دیکھو لو تم زخم جگر آیا

تیری دوری سے جو آنسو میری دیدہ گریان سے
گمان ہوتا ہے عشاق کو بادل سے گہر آیا

گیا نالان و گریان اکدن بے رحم نزدیک کے
لبطور عشوہ بولا کس لیے یہان چشم تر آیا

کہا میں نے کہ قائم ہے فدا قد ہوں پہ تیر کہان
کہا جب ہوتہ شمشیر ورنہ تیرا سر آیا

شوق بہتر ہے عشق بازی کا
ہو حقیقی کا یا مجازی کا +

شب کو محراب نے تیری اے شوخ
ہوش کہویا ہے ہر نمازیکا

عقل کے ہاتھ سے عنان تیری
جب سے دیکھا سوار تازی کا

تو نہین دیکھتا ہے آتا ہون
شیوہ پکڑا ہے بے نیازی کا

قائم اب سرو قد کو دیکھوں گا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

تجھسے کیوں ہم نے دل لگایا تھا
یار اپنا نہ تو پرایا تھا

یون ہی منظور گر تجھی تہا صنم
عشق مین دل سیہ کیون پہنایا تھا

تو نی صد بار قول آنی کا
منہ سی اپنی مجھی سنایا تہا

بچ گیا دین و دل سیہ قسمت سی
ورنہ ہین آپ سی گما یا تہا

چرخ پر چہپ گئی خورشید
تو نی منہ کہلی تبا یا تہا

کیا کہون رات تمکو تیری غم نی
مجھکو کس کس طرح ستایا تہا

آج مین جانتا ہین قایم
صبح کسنی مجھی اوٹھایا تہا

طپیان ہی ہجر کی باعث سیہ اشکبار تیرا
ہر رنگ ماہی بی آب بیقرار تیرا

دکہادی بجز خدا ای صنم تو جلوہ حسن
گدا ہی کب سی یہ در پر امیدوار تیرا

کیا ہی تجہنی فراموش پر دو عالم کو
جگا ہی دلپہ میری نقش اور نگار تیرا

ہر ایک دشت مین پہرتا ہون مین بی رنگ بو
سراغ حیف ملی ہی نہ شہسوار تیرا

ہزار بار تیری در پہ آکی پہرتا ہون
نہ دیکھتا ہی مجھی کاش دیکہا یار تیرا

ہین مثل بلبل بیدل سو جان سی قربان
قسم ہی نام خدا تو ہی گلعذار میرا

غریب قایم دل دادہ صبح سی تا شام
کری ہی شام سی تا صبح انتظار تیرا

اوٹھاؤن گرچہ مین جور و جفا ہزار تیرا
ہر ایک در پہ نہین چہوڑو نگا میری یار تیرا

سموم غم سی ہی دل تنگ تن ہی تر مردہ
خزان رسیدہ کو دکھلاو کی سبزہ زار تیرا

تو جانتا نہیں کیا دلربا خدا کی قسم
کہ صدق دل سی ہون ازلسین جان نثار تیرا

کسیسی کام نہیں مجہکو سوا خدا کی قسم
مدام رہتا ہون دلمین امیدوار تیرا

نہیں مین کہتا یہ ہرگز کہ بیٹہون تیری پاس
غلام ہوکی کرون جانسی کاروبار تیرا

بتا دی تو ہی مجہی کسطرح سی میری جان
کہ ہو رہا ہی ہر ایک تار زلف مار تیرا

نہ کر تو اوسی قائم کو متہم پیاری
ازل کی روزسی بندہ ہی خاکسار تیرا

محفل یار مین خراب ہوا
پہر بہی اوسکیطرف شتاب ہوا

جلوۂ حسن دیکہہ کر تیرا
ماہ روپوش ماہتاب ہوا

عاشقون مین تری سن ای گلرنگ
عشق ایک میرا انتخاب ہوا

رابطہ الفت کا بیشتر تہا خوب
اب خدا جانی کیا حساب ہوا

شیخ عشقمین شہرہ ہی
طعن کا ہم پہ جو خطاب ہوا

قتل کر بیگناہ کو اپنی
لا ہیر سینکی کب صواب ہوا

عشقمین اوسکی تجہکو ای قائم
زندگانی کا دم حباب ہوا

دوستا کہتا ہی مجہی غصہ کیا آنکہ دیکہا
دخل کیا یہ دل بیدل تو نہ سمجہی گا ذرا

قدر اوس یار کی کیا جانی کوی سن مجہسی
بیچون نہ ایک بال کی قیمت مین بہی اوسکی جادو سرا

مین تو ستانہ الفت کا ہون تیری بجانا
تیری دامن کو نہین چہوڑونگا تا روز جزا

اوسکی پابوسی کا رہتا ہی تصور مجھکو — ہی خدمت میں ہوں کمربستہ میں بس صبح و مسا
حسن کا شوخ کا ہی مجلس رندان میں شور — ہی شوق اوسکی میں پیالہ ہی ہر ایک لگا ہرا
نام کا تیری اگر جام ملی قسمت سی — جام کوثر سی وہ زیادہ ہی ہو گر مجھکو عطا

اگل ناز نہ قائم کو دکھا آگی نثار
شیرین کو دیا ہی تیری الفت میں جلا

رات پھر او دل مغرور یہ لے میخانہ کا — قاید و کعبہ میں زاہد تیری سمجھا سکا
شغل اوسکو ہوا اب لعنت بنجانیکا — خوف اسس راہ میں ہی جی کے گذر جانیکا
مجھسی سر سبز نکر مہر خدا ایجانی — خبر تیری دیکھ کر کیا حال ہی ویرانیکا
نہ گیا عاشق صادق کو ہمان سی جی — ہر نفس اسکا ہی کوئی مہر کی خبر لانیکا

قائم اب یار کی صحبت کی تو کر دعا یا خدا
شیشہ دل ٹکا ہی سنگ تیری ستمگر لیکیا ٹوٹنیکا

صبا نی باغ میں عجب ناز سی خرام کیا — ہر ایک سبزہ و گل کو اسکی ... کا سلام کیا
عجب ہی محفل رندان غنچہ نا تمام کیا — ہوا نی ... میں ہر ایک کو تمام کیا
گل گلاب عجب رنگ سی شگفتہ ہی — شمیم فیض سی لبریز دلکا جام کیا
سوای لذت دیدار کی تیری ایجان — ہر ایک نے سلسلہ ذوق کو حرام کیا
میرا جو لیگیا خط قاصد اوسکی پاس کہین — دریغ اوسنی بجای الف کی لام کیا
ہی تیری ہجر میں جو خون آنکھ سی جاری — سپہر نے بھی الم اوس سی قتل و شام کیا

تھا مستعد جو وہ اس قتل بیگنہ کی لئی — یہ ضعف دیکھہ شمشیر کو نیام کیا
نہ کامش مجھکو ملا ایکدن تو ای مہرو — میں تیری واسطی رنج و تعب تمام کیا

کہیں جو پند کو آتی ہی شیخ اور زاہد
تو اونکو راہ مین قائم نی جہک سلام کیا

عشق مین تیری مین یگانہ ہوا — دشت اور کوہ میرا خانہ ہوا
طاق محراب دیکہکر تیرا — سرنگون سجدہ مین زمانہ ہوا
کیا ہی خوش ہی صنم کی محفل و بزم — سارا عالم اودہر روانہ ہوا
تو جو کرتا ہی بیوفائی جان — گلی کوچہ مین یہ فسانہ ہوا
مرچکا ایک نگاہ مین تیری — بت بی رحم یہ بہانہ ہوا
سنکی یہ شوخ تو ہوا برہم — لگا کہنی کہ کیون دیوانہ ہوا
جز تیری ذکر کے نہین کچہ اور — یاد مین بلکہ شغل دانہ ہوا
یہان تلک عشق مین ہوا مشہور — طعن و نفرین کا جو نشانہ ہوا

گنج سیمین بدن کا تیری دیکہہ
قائم اب خندہ زن خزانہ ہوا

اب دلبر آگی سحر نی میری اثر کیا — اور ہوش نے نکلکر تن سی سفر کیا
ای عقل تو سرک جا تیرا نہین رہا کام — جو مغز مین جنون نی اپنا گذر کیا
دوری سی تیری جانا مین کیا ہوں حقیقت — مجنون سی حال زیادہ مینی بتر کیا

پھرتا ہوں کوہ و صحرا آرام کہیں نہیں ہے
شکوہ کروں میں کس سے خوبی یہ بخت کی ہے
وحشی خطاب میرا لوگوں میں پڑ گیا ہے

الفت نے تیری پیاری بس دل پہ ڈر کیا
نفع کا کام سارا از خود ضرر کیا
سب اقربا نے مجھکو گھر سے بدر کیا

قائم نے اکدن بھی دیکھا نہ حیف مجھکو
صد بار کو میں تیری گرچہ گذر کیا

دلبری کے ملک میں سلطان ہوا
اسلئی نام خدا ایمان ہوا

تھی تمنا تیری ملنی کی مجھے
اندنوں پر شوق بی پایان ہوا

تو ہی غنچہ تو ہی گل تو ہی ہی برگ
تو ہی ہی سرو تو ہی بستان ہوا

ابروی خونخوار مژگان فتنہ گیر
قتل کا سب تیری سامان ہوا

منفعل دست حنائی سے تیری
گوہر و لعل و در و مرجان ہوا

فرقت دوری سے ای پیارے میری
تیرا عاشق بسکہ سرگردان ہوا

وقت جاں کندن ہی بر لب جان ہے
ایک لحظہ کا یہ دم مہمان ہوا

تو نہ اک آن پاس میرے آنہ آ
میں تو دل سے بس تیرا قربان ہوا

ساقیا مجھکو جو دی تو نے شراب
آج تیرا یہ بڑا احسان ہوا

چاند و سورج تیری بندہ ہیں صنم
تیری جلوی کا عجب لمعان ہوا

روز و شب قائم تیری ہی ذکر میں
چھوڑ سبکو بی سر و سامان ہوا

کبھی ہیں جود اور کبھی ہیں عطا / کبھی ہیں ظلم اور کبھی ہیں جفا

کا ہکل ہیں کبھی ہوا ہیں سیہ / گہہ گلستان ہیں کبھی ہیں صبا

محو کیو کر ہیں نہ ہم یارو / خاک ہم یار کے ہیں زیر پا

ہیں ہوا خاک اوسکی پاؤں کا / اصلی سرمہ مردمان کا ہوا

ہیں کبھی مست اور کبھی ہیں رند / کبھی ہیں ناز اور کبھی ہیں ادا

کبھی جیتو نہیں گا مردو نہیں نے / کبھی اہل بقا کبھی ہیں فنا

عشق کا ہی غلام ہے قایم
کبھی زاہد کبھی ہی ہے ریا

حسن میں شوخ کی کیا تجکو نظر نور پڑا / نور کیا مظہر اسرار سی معمور پڑا

ابتلا ایک نگاہ کی ہی نہ لایا تو تاب / نشتر ناز سی کیا رگی رنجور پڑا

تو جو کہتا ہی کہ عنا ہی یہ ہر دن ہی کو / سب غلط عشق میں تیری ہو مخمور پڑا

زخم اس دل کا نہ ہرگز بھرا ای وعظ کو / دور کی ہجر سی آ دیکھ لی ناسور پڑا

ہیں تو ہملی سی کہ تیری عشق میں ہر لیتن ہے / عقل میرا دل اب تجکو ہی منظور پڑا

رتبہ عشق حسبی ملک یا دو شاہ ہوا / اوسکی قدموں پہ لی خدمت مغفور پڑا

مل کر دل آکے نہ آنکھ ہی قایم قربان
عاشق زاری پر تجھی بہت دور پڑا

زلف ہی دلم بلا آگئی جان اوسکی بہت سا / چاہ غبغب ہے عجب بات کسی دل میں حسن گرا

ہیں تیر قضا ابرو میں فتنہ آرا   سجدہ ہر کرے ہے پلک یہ ناوک ہی دل میں ترا
شوخی کا دیکھ عجب رنگ ہی تیرا نکھرا   چنچل پن سے الگ شوخی ہی وہ انداز ترا
ہی نگہ ہوش ربا اک ہی وہ جان ستاں   اک اشارے میں خدا کی قسم اب دل چھینا
میں تو زنجیر محبت میں تیری بستہ ہوں   پھر ہی کیا فائدہ کرتا ہی جو تو جور و جفا
سر پہ جلاد دھرا ہی لیے میری شمشیر   اب کوئی دم میں وہ کر دیوے گا تن سے سر جدا

خواہش سے ہیں قائم کو وصل کی ہر دم
لیک کچھ جاوے دیر تو لگا دی ستا

سیکڑوں آفات سہیں لی جیلا   عشق میں تیری کہوں کیا دلربا
سر فگندہ ہوں تیری قدموں پہ پڑا   مت کری زنہار مجھ پہ تو جفا
دیکھ میرا حال یہ کہتی ہیں لوگ   اس بچارے کو دریغا کیا ہوا
لا کے باری میں تیری در پر گیا   تو نے پر اک بار نہ دیکھا ذرا

میں نہیں چھوڑوں گا اس در کو سدا
کیونکہ قائم تیرا ہی ہی مبتلا

ہجر میں تیری ہوا طالب دیدار کا   جا کے تسبیح لی لیا رشتہ زنار کا
سر کو ٹکتا پھروں دشت بیاباں میں   بہر خدا حال دیکھ آ کے ذرا زار کا
قاصدا نام خدا جلد یہاں سے تو جا   حال سنا مجھکو آ اس میری دلدار کا
کیونکہ بچوں میں بھلا چھوٹوں تو تعطل   سر پہ پڑا کوہ اب ہجر کی آزار کا

چھپ گئی خورشید آج فلک پر شتاب — آگیا جلوہ نظر میری ستمگار کا
فخر سی اسواسطے مجھکو بہت ہمنشین — مین ہوا دلسی غلام حیدر کرار کا

کیونکہ ہو قایم کو خوف روز حشر کا بھلا
اپنی جو بیہ ہوا سید ابرار کا

اشک سمندر سی سوا ہوگیا — نظروں ہی نظروں مین یہ کیا ہوگیا
باغ کی نیرنگ ہوا آج ہے — موسم گل حیف ہوا ہوگیا
بلبل شیدا کی تو اب دم کو دیکھ — ہجر مین گل کے وہ فنا ہوگیا
اوسنی جو برقع لیا منہ سی الگ — ساری ہی عالم کو ضیا ہوگیا
آب و تاب حسن سی ایجان من — نقش فنا میرا بقا ہوگیا
قیدی وہ البتہ کو صیاد سے — مفت کہا یہ کہ رہا ہوگیا
گل جو طلب یا تو معین بوسہ کی — کھینچ کی شمشیر خفا ہوگیا
کیا گل مشکین کا عجب حال ہے — گیسوی دلبند بلا ہوگیا
لامع انوار تیرا دیکھ کے — چرخ پہ خورشید صفا ہوگیا
قتل کرتا ہی سبہو کو بیجرم من — خون ہر ایک اوسپہ روا ہوگیا

کرکے قایم کو وہ مجروح لول اوٹھا
خوب کرجا تیرا اسلا ہوگیا

یار وہ اب ہمسی جدا ہوگیا — دیکھو شام حنا کیا ہوگیا

قتل کر کے آج چپلے ہو کدھر — آپ کا کیا اسمین بھلا ہو گیا
دشت نوردی مین میرا خار سی — پانوں سیہ اب رنگ حنا ہو گیا
پہنچی کو میری اب ای دوستو — کوچۂ جانان کا حنا ہو گیا
چہرۂ پر نور تیرا دیکھ کے — شمس و قمر کو بھی ضیا ہو گیا
نظرونکی ملتی ہی میرا دل لیا — باتون ہی باتون مین یہ کیا ہو گیا
بیٹھا تھا اغیار کے وہ پاس جو — دیکھ کے پھر مجھکو خفا ہو گیا
زلف معنبر سی تیری ماہ رو — گویا واللیل ضحی ہو گیا
شاہی دو عالم کی اوسی ہو گئی — جیتی ہی جی جو کہ فنا ہو گیا
جسنے تیری ملنی کی ہین فکر اور — دھیان سی صبح و مسا ہو گیا

زلف دوتا یار کی قائم مجھی
ڈسنی کو اک مار بلا ہو گیا

زبان پر ہے کہان لعنت مجھی برگ گلتر کا — اثر پیدا ہوا نام خدا لعنت عنبر کا
خدا کیواسطے اس چہرہ سے ڈر گذر گیا — پتا مجھ سے ہمکو پوچھنا ہی غیر کے گھر کا
کیا صرفہ نہ فصادون نے ورنہ ہم بھی مجنون تھے — زبان خار سی صحرا مین لیتی کام نشتر کا
دل نازک مین انکی کیون اثر کرتی نہین یارب — میری نالون سی زہرہ آب ہو جاتا ہی پتھر کا
عزادارون نے انکی اور تیری ماروبین بنایا ہے — کفن پر اپنی ہوتا ہی گمان برگ گلتر کا
نہ ہو جاتا اگر سر تیز چالی سی لہو میرا — نہ کہتا غیر جوہر کی قاتل کی ہین خنجر کا

شہید کشتہ ناز و ادا ہوں میں بلا تحقیق
صدا منہ سے نکلتا اس لئے اللہ اکبر کا

مصور ہو قلم تیرا بنا ہی نافۂ آہو
اگر کھینچا ہی نقشہ گیسوئے مشکین دلبر کا

ہنسو بولو ہی قائم آنسو پونچھی نا رجی حل
ہیں دنیا میں سدا گشتری اس سلک گوہر کا

قتل کرنا عاشقوں کا ہی روا
تیری مذہب میں سنا ای بیوفا

کیوں دلا یہ تجھسے کہتی تہی نہ ہم
مت ادہر جا ورنہ پاوی عشق کا سزا

میں تو آیا تہا تیری دیدار کو
تو نی خنجر سے مجہی کشتہ کیا

جبکہ پونچہی گی وہاں پر حال دل
منکشف کر دونگا میں تیرا جفا

تیری خدمت میں رہا میں عمر بہر
حیف پر آوی نہ دلکا مدعا

ساقیا یہ دور آخر ہی شتاب
از رہ اشفاق ساغر بہر پلا

میں ازل کی روز سے بیہوش ہوں
ہوش تب آتا ہیں ہی ایک ذرا

تہام لی ایجان میں اس دلکو اب
ورنہ یہ سینہ سے لی باہر چلا

مار قائم کو یا تو اب چھوڑ دی
ہی یہ صدق دل سے تیرا مبتلا

کیا بلا ہی عشق میں دل مبتلا ہوا
سجدہ کیا صنم کو الہی یہ کیا ہوا

جب حال دل زبان سے میری ادا ہوا
بولا وہ شوخ ہی یہ فسانہ سنا ہوا

شکوہ جو ضعف کا دل بیتاب نے کیا
آنکھیں دکہا کے اوسنی کہا ظلم کیا ہوا

کبھو لی نہ اونکی دوا کی آہ سرد نے	کیونکر نسیم سی عقدہ گل کھولتی ہوا

تو قید دست کاری مانی کی ہٹ گئی
قایم کی دلبہ یار کا جو نقش بنا ہوا

درد مندی کا مزا پیدا ہوا	اور غم جانانہ جان کو کھا گیا
تیری فرقت سی ہوا میں نیم جان	کیا سناؤں دل کا تجھکو ماجرا
حال میرا دیکھ اب نام خدا	اس دل بیمار کو سودا ہوا
کس طرح کرتا ہی تو جور و ستم	میں نہیں کرتا ہوں کچھ چون و چرا
آرزو رہتی ہی ہر شب یہ مجھی	ایکدن نام خدا نزدیک آ ملا
عشق میں تیری ہوا کامل میں خوب	شور ہوتا ہی میرا اب جابجا
آگی تو اب دیکھ میری حال کو	پا پیادہ بر سر رہ ہون کھڑا
روز کرتا ہی یہ وعدہ جان من	پر نہ اس عاشق سی تو آکر ملا

منتظر قایم تیری ملنی کا ہے
دیکھ میری حال کو نام خدا

حال دیکھی غور سی گر اسپ رخ پر نور کا	ہو پری خجلت زدہ چھپ جای دیدہ حور کا
عشق میں تیری ہوئی تاثیر کیا دل میں جو	حال جو آنی لگا مجھکو نظر اب دور کا
جو ہوا منظور خاطر تیری ہی وہ بادشاہ	اوسکی آگی رتبہ کم ہی قیصر و فغفور کا
بس شراب شوق پلوا مست مجھکو کردیا	دیکھتا پھر کیون نہیں ہے حال اس مخمور کا

مرض کی ہو تری مسیحا سے میری لحد دوا
ہے شفا دیدار تیرا صحت رنجور کا

عہد سے بیگانگی کوہ و صحرا میں میں تیری ربط
ہر حق مقبول کر اب دیدۂ منظور کا

تشنۂ الفت سے تیری اسقدر ہو تر زبان پیش
مستعمر دگر تا ہے میری خوشۂ انگور کا

اب بہری کسطور سے یہ زخم دل اے جان تیغ
پڑ گیا آثار سے میں دیکھ لی ناسور کا

حال سے بیحال ہو ہمین سن انا الحق کی صدا
جب سے دیکھا ہے تماشا دار و منصور کا

ایک تجلی میں تیری اے جان بازیب تمام
رتبہ افزون ہو گیا یکبار کوہ طور کا

ہجر میں تیری جو قائم ہو سیر نالہ سے ہے
تو گمان ہوتا ہے سبکو نفخ صور کا

روٹھا جو ہمسے یار تو کیا ستم ہوا
پیدا الم ہے شام و سحر دمبدم ہوا

افسوس حال پر میری کرنے لگی تمام
جس وقت تیری یاد میں میں چشم نم ہوا

حاجت مثال کسے دون اس حسن کی ترے
زنہار ایسا حسن نہ عالم میں بہم ہوا

یکبار گی اٹھا میری دل سے فغان و شور
جس وقت تیرا ابروی دلدار خم ہوا

سب ترک کر دیا تیری فرقت میں اے صنم
اب ایک تیری بلنی کا مجھکو الم ہوا

صد بار آگئی پھر گیا مایوس اے پری
تیرا نہ سا عتبا کبھی مجھپہ کرم ہوا

قائم تیرا غلام ہے تو اوسکا بادشاہ
واللہ میری حق میں تو صاحب ستم ہوا

اب تو ہمیں ہو نہیں ہجر میں تیری لبریا
ہوں تو دیکھو جانمن جانمن ہمسکو سن ذرا

میکدہ جوان میں ہوں میں مطلق سیر خوار ہوش ۔ زندہ ہوں زندہ و زندہ ہوں راہ نما پیدا
قاضی و محتسب میں ہوں زاہد و شیخ میں ہوں میں ۔ بندۂ بندہ بندہ ہوں آفرین خوان مرحبا
صادق و راست میں ہوں میں صاحب بیت رسم ۔ خندہ و خندہ خندہ ہوں شام میں گو ندرما

غم سے کنارے میں ہوں میں قائم پائیدار ہوں
گندہ و گندہ گندہ ہوں پاک ولی ہوں سخطا

دل میرا اندوہ خانہ ہو گیا ۔ عشق کے رہ میں یگانہ ہو گیا
آفرین خوان ہو میری سینہ کو تو ۔ تیری تیروں کا نشانہ ہو گیا
جسنی رکھا ہے تیری الفت میں پا ۔ وہ غرض یہاں سے روانہ ہو گیا
ایک جلوہ دیکھ تیری حسن کا ۔ ساری اپنوں سے بیگانہ ہو گیا
کل جو مانگا میں نے بوسہ شوخ سے ۔ ہنس کے بولا کیوں دیوانہ ہو گیا
عشق تیرا سر سے جو میں نے لیا ۔ موت کا یہ ہی بہانہ ہو گیا

راہ باطن پر ہے قائم جو روان
ظاہری کا اب فسانہ ہو گیا

تنہا نہ چشم یار سے فتنہ بپا ہوا ۔ کاکل سے بھی بلا میں جہان مبتلا ہوا
شکوؤں سے الغرض تیری فرصت نہیں ہمیں ۔ کسکے زبان سے شکر خدا اسکا ادا ہوا
زنجیر زلف یار دلاتی ہے مجھکو یاد ۔ ہونی سے قید اور بھی سودا سوا ہوا
شکر خدا کہ مر گئے وعدے سے بیشتر ۔ مشہور خلق میں نہ صنم بیوفا ہوا

بہاگا نہ غیر او ٹہ کی سوئی وادی عدم — دنیا کا نام کس لئی وحشت سرا ہوا
سینہ میں دلکو اشک کی صدمہ نی خون کیا — پا بوس یار کا جو نصیب حنا ہوا

شکوہ نہین جو یار نی انکہین دکہا گیا
قائم سی آج کل نی زمانہ پہرا ہوا

نگاہ ناز کا نخچیر اٹہا ہی نہ بیٹہی گا — شہید کشتہ ستم شمشیر اٹہا ہی نہ بیٹہی گا
کسک اسسی میری حیران دشت و کوہ صحرا ہی — تیرا فرقت زدہ ای ہیر اٹہا ہی نہ بیٹہی گا
لقب دو یسی تیری ہو گیا ہی میرا جو مجنون — دیوانہ بیہ دل دلگیر اٹہا ہی نہ بیٹہی گا
دیا دل جسنی الفت مین وہی مقبول اللہ کا — شہید شمشیر و شمشیر اٹہا ہی نہ بیٹہی گا
جہکا نا مین رہا پیوستہ سر کو اسکی قدمون پر — دریغا وہ بت لی پیر اٹہا ہی نہ بیٹہی گا
پتا اوسکا ملی کیونکر محو جو کہ کامل ہو — نہ ملی صاحب تاثیر اٹہا ہی نہ بیٹہی گا

تمامی عمر سی جانان تیری ملنی کی حسرت مین
بیہ قائم بندہ بی توقیر اٹہا ہی نہ بیٹہی گا

توہی صاحب مین ہون غلام تیرا — نام میرا نہین ہی نام تیرا
بس بنا لی کو مرغ دلکی لئی — اک کا ہی یار دام تیرا
دست بستہ کہڑا ہون در پہ تیری — گوش زد ہو کہین کلام تیرا
اک قطرہ پلا دی اسمین سی — می وحدت کا ہی جو جام تیرا
انتظاری مین ہون شام و سحر — کوئی دیتا نہین پیام تیرا

تیری طاعت سے مجھکو عار نہین
تو ہی مالک ہے مین ہون رام تیرا

ہووی قائم کو کیا خطر اسکا
بخشش عاصیان ہی کام تیرا

کیا حال ہے اپنی مجھے رونا نہین آتا
اوس دلمین ترحم نہین آتا نہین آتا

امکان سے خارج ہے کہ نکلے ہوس دل
وہ شوخ تصور مین بھی تنہا نہین آتا

قاصد کی کہا آگے کفن جلد منگا تو
معلوم ہوا اب وہ مسیحا نہین آتا

ہو جائے یہ آغوش کوئی جسکے اثر سے
اب کوئی جوزا مین ستارا نہین آتا

قسمت ہے اگر نقد خرد زلف صنم کی
مفلس ہون میرے ہاتھ یہ سودا نہین آتا

ہین راہ عدم پاس جسے کرکے حوالے
دنیا مین مسافر کوئی ایسا نہین آتا

قاصد میرے مرنے سے ہوا بشتر آخر
کس منہ سے یہ کہتا کہ مسیحا نہین آتا

سنتے ہین جسے عمر کو خواب عدم آجائے
ایسا میرے یارونکو فسانا نہین آتا

لکھ دیکھ کی نقش قدم یار کا نقشہ
تعویذ جو قائم تجھے جسکا نہین آتا

عشق کی گرمی سے میرا تن جل گیا
آہ سے [illegible] جل گیا

سرخی لب سے تیری ای جان من
قیمت لعل عدن جل گیا

نکلتی سے آواز انا الحق کی لب
عاشقونکا ملک و وطن جل گیا

[illegible] کو کی [illegible]
[illegible] جل گیا

یاد میں اوس لیلیٰ دلبر کی جو — قیس گیا بہاگ کے بن جل گیا
زلف دوتا دیکھہ کے باپیچ وتاب — ہو کی خجل مشک ختن جل گیا
سبزۂ آغاز کی موسم سنی واہ — کیا کہوں میں سارا چمن جل گیا
آتش غم جب کے لگی جسم میں — شور اوٹہا اور بدن جل گیا

لابستہ قائم کی نہ آیا جو شوخ
اسلئے سب اوسکا کفن جل گیا

سب حمد اوسی کو ہی جو مالک ہے جہاں کا — ہی جلوہ اوسی سے زمین اور زمان کا
ہر ذرۂ آفاق نمودار ہی اوسی — جو کہتی ہی کن کر دیا سامان جہان کا
اول ہی وہ آخر ہی وہ ظاہر ہی وہ باطن — ہی تخت نشین وہ ہی یہاں کا ہی وہاں کا
کہتا ہی وہ خود آپ میں نزدیک ہوں سبھی — عارف ہی خبردار ہی اس راز نہاں کا

قائم تو بتا حمد کی اوس ذات کی کسنی
کرتا ہی جو توصیف کہہ اوسکے بیان کا

محمد ہی ظہور کبریا کا — وہ باعث ہے بنا ارض و سما کا
نہ ہوتا وہ اگر ہوتا نہ آدم — نہ ہوتا تخم ہی مردوں کا
وہی محبوب ہے نور الٰہی — محمد شاہ ہے ہر دوسرا کا
حبیبی محبوب ہے وہ جان و دل سے — وہی ہی ای محب پیارا خدا کا

زباں کو بنام لی قائم تو اپنی

نہ پڑہ وہ تو سر نا یا خدا کا

جو گیا کوچہ میں اوسکی نہ پہر آیا اولٹا
یہہ عجب طور یہان پر نظر آیا اولٹا

آنی آنی کی خبر جو تیری محفل نے سنی
شب تاریک میں جیسی قمر آیا اولٹا

وصل کی شب جو گیا ظلم یہہ تو نی محبوب
شام سی پہلی الظالم سحر آیا اولٹا

حسن کا غیری میں مخمور تہا میرا بلکن
زلف ناگن کا تیری پہر اثر آیا اولٹا

صندلی رنگ تیرا دیکہ کی قائم جانان
جیسی بہجا تہا میں وہ درِ سر آیا اولٹا

کام میرا عشق میں دیکہ دلا ہو چکا
جو کہ تہا باقی زیادہ ہی گلا ہو چکا

کیون نہین لیتا خبر میری تو اَی سیمبر
ورنہ یہہ بسمل ترا اب خدا ہو چکا

سر مین ہی تو اول و قسم ساتہ میری کلبدن
کیا ہی وہ دفتر تیرا نام اللہ ہو چکا

دیکہ کی حالت میری کہنی لگی یون طبیب
ہی مرض عشق کا شام و صبا ہو چکا

تو ہی ہی قائم بنا عشق میں کیا ہی بہنا
بحر محبت میں بس تیرا بہلا ہو چکا

جب سی میں عاشق ہوا ہون ہر کسی کا
دلبہ گو یا زخم ہی بس خنجر و تلوار کا

دیکہتا میری طرف ہے کیون نہین تو اے صنم
مین تو ایک بیمار ہوا ہون طالب دیدار کا

کس طرف لیجاؤن دل کو اب بجا کر یہ ہو
سامنی ہی گنج اہر اور سر ہے حلقہ یار کا

کیون کہتا ہی مجہی ہشیار رہون مجہ صفت
منتظر ہا اون ہی میرا دنت کا اقرار کا

ہے یہ طوفان قائم تیری فرقت میں اے بیتاب
دیکھ لے اب حال آکے تو ذرا لاچار کا

اب کسی گردن میں گلا اس اپنی چشم کا — لکھا ہوا مٹتا نہیں ہے لوح و قلم کا
دل لے لیا جھٹ پٹ سے اوس شوخ چشم نے دیکھ — کرتی ہے اشارات میاں ابروئے خم کا
غرقاب گناہوں میں رہتا ہوں شب و روز — ہے آسرا ہر دم مجھے اللہ کے کرم کا
صیاد سے کہتی ہے کوئی بلبل بیچارہ سن — رہتا ہے مجھے غم تیرے دام ستم کا
ہے یہ پانسہ گور نہیں تو دیکھ لے ایک آن — لگتا ہے یہ تحقیق میری دیدۂ نم کا
کس فکر میں بیٹھا ہے تو اب اے دل نادان — کچھ غم نہیں ہے درپیش مجھے اپنے الم کا

قائم تو ہوا عشق میں کامل کہ جہاں تک
سب ذکر کرتے ہیں تیرا اور شیخ و صنم کا

کوچۂ عشق میں جاوے لگا وہ جل جاوے گا — دل مرا صاف سے پہلو سے نکل جاوے گا
تیرا بیمار پڑا ہے تو خبر آن کی لے — دل بیمار نہیں خاک میں رل جاوے گا
ہستی فانی میں زنہار رہو تو غافل — سیدا رہنے کا نہیں بات کو مل جاوے گا
بادشاہ اور گدا اوسکو برابر ہیں سب — جو کہ غافل ہوا او سے وہ خلل پاوے گا

نہیں رہنے کا سدا اوسکا قائم ✠
جس نے طاعت کری اس سے یہ سنبھل جاوے گا

ایک لحظہ میری پہلو سے ہو یار جدا — بیقراری لی کیا تن سے ہے ہر بار جدا

کیوں نہ سنو تیری تو ان اری او ظالم
تیری مژگاں کا میں گھایل جو ہوا تھا ہوں
تیر فرقت کا لگاتا تو نہ ہوتا عشق میں

یاد آتی ہیں وہ جب انکھڑیاں خونخوار جدا
آہ ہوتی ہی دکھا میری ہر خار جدا
اسکی گیسی سے ہوئی تو دل افگار جدا

اپنا تو ظالم ہو تی کیے تو ہم ہیں جانی
باغ الفت میں ہیں کیسی گل گلزار جدا

دل نے پایا ہے اب مجھکو یہ جانی نہ دیا
داد کوئی ہے نہیں سنتا میری اس محفل میں
میں تو فرقت ہی میں جلتا تھا ترے او ظالم
میں تڑپتا رہا فرقت میں تیری او ظالم

اوسکی کوچہ سے سیلاب بہی تو آنی نہ دیا
ساغر می کو میری منہ سے لگانی نہ دیا
داد اب سے میرا داغ مٹانی نہ دیا
تخم الفت کا میری دل میں جمانی نہ دیا

کہتی ہیں بلبلیں گلشن میں ہر اک جا ظالم
باغباں نے ہمیں گلشن سی ملانی نہ دیا

ہجر میں لبکہ بیقرار ہوا
کیا ہی جلوہ تیرا اری عدو
تو نے دیکھا نہ نگاہ او نگار
ہوا طوفان نوح کا سا
جیسے مت وحشت میں مجنوں
یاد میں تیری خاک چھانا

غم دلبر گلی کا ہار ہوا
جب پہ عالم سبھی نثار رہا
تجھ پہ قربان میں بار بار ہوا
رات کو میں جو اشکبار رہا
تیری ہی ہجر میں نہ سوار رہا
ہجر ہی اب میرا شکار ہوا

عشق میں تیری گیا کبہی قایم
چہوڑ سبکو تیرا ہی یار ہوا ہے

اب کسی دن کبہی نہیں ہوتا ہی آنا اوسکا
مثل مجنونکی لئی پہرتی ہی مجہکو وحشت
خون عالم کا کریگا یہ یقین ہی مجہکو
دہوم عالم میں مچی حسن کی اوسکی ہر جا

جانی کسجا پہ یہ ہووےگا ٹہکانا اوسکا
یاد آجاتا ہی جسوقت ہنسانا اوسکا
ہاتہ پاؤں سی یہ مہندیکا لگانا اوسکا
بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانا اوسکا

قیس تنہا نہ تہا لیلی پہ فدا ای قایم
سب زمانہ ہی یہان پر تو دلدادہ اوسکا

جب شمع ہی نہو روشن پروانہ ہوا تو کیا
ہی یار کی الفت کی جب تک نہ پئی تو نی
پی یار مزا ہو کب گر چنگ یا بربط ہو
حکمت ہوا کامل اوستاد فلاطون گر
کچہ قدر نہیں آگی اس سرخی لبکی
جز وصل صنم ہرگز مجہکو نہ یہ خوش آوی

آباد سبہی عالم ویرانہ ہوا تو کیا
مستانہ ہوا تو کیا دیوانہ ہوا تو کیا
آہنگ غزل دہریت فرقانہ ہوا تو کیا
منزل سی نہیں واقف فرزانہ ہوا تو کیا
گر لعل ہوا تو کیا دردانہ ہوا تو کیا
ہو جام اگر ساغر میخانہ ہوا تو کیا

رہنی کا نہیں قایم تہذیب ہو باطل
دوشالہ زر رشتانہ ہوا تو کیا

باغبان گلشن سی گر مجہکو اوٹہا لیجائیگا
اور بلبلکا چمن میں مدعا لیجائیگا

پڑ گئی کشتی مری گرداب بحر غم میں
پار اسکو دیکھیں کب ناخدا لیجائیگا

تو وہ ہے برگزیدہ خلق میں یا شاہ حسن
میری آگے التجا شاہ و گدا لیجائیگا

ایسے شاہ حسن کا یارو ہوا کشتہ ہوں میں
ہڈیاں میری جبا نیکو ہما لیجائیگا

یہ عرض قائم کی ہے جناب کبریا
تجھ بغیر از کون میری التجا لیجائیگا

رات بھر مجھکو دل آزار نے سونے نہ دیا
ایک ساعت طلب یار نے سونے نہ دیا

خوف کاکل کے سیہ مار نے سونے نہ دیا
نرگس چشم کی بیمار نے سونے نہ دیا

آتش عشق شرربار نے سونے نہ دیا
گرمیٔ شادیٔ دلدار نے سونے نہ دیا

میری جانی تسے ہوا جن بجن محفل میں
جنبش ابرو کی تلوار نے سونے نہ دیا

غیر کو رات لئے بیٹھا تھا وہ سر بام
تیرہ بختی کے مجھے غار نے سونے نہ دیا

تیری دوری سے طپیدہ رہا بسمل کی طرح
رات کو آہ شرربار نے سونے نہ دیا

وعدۂ وصل پہ قائم میں رہا تا بہ سحر
اس تری یار کے اقرار نے سونے نہ دیا

گر مرا نامہ تو اے پیک صبا لیجائیگا
جنت الفردوس میں تجھکو خدا لیجائیگا

ہے یقین اپنے نصیبوں سے مجھے یہ دلربا
رنج فرقت درد دل ملک بقا لیجائیگا

گھر سے تو باہر نہ جا اے نازنین بہر خدا
ورنہ تجھکو جن پری کوئی اڑا لیجائیگا

زلف ناگن سے تری [illegible]
یہ بلا اپنی تو سر پر [illegible] لیجائیگا

جوشن زن ہی اندنون اطرح کا دہ بار
قایم ایک عالم کو ستاتے ہو تم بہانے بہانے

اوس ستمگار نے ہمیں مارا
لب دلآزار نے ہمیں مارا

وعدہ کرتے ہو روز آنے کا
جھوٹے اقرار نے ہمیں مارا

حال دل مین سناؤن کسکو جا
ابروی یار نے ہمیں مارا

ہر گھڑی رہتا ہے یہ درد و الم
اوسکی انکار نے ہمیں مارا

مین تو عالم سے ہو گیا درویش
حسن دلدار نے ہمیں مارا

وصل کا ہے ہوا نہ مجکو نصیب
ہجر کے خار نے ہمیں مارا

غم رہا دامنگیر یہ قایم
اوسکی لب ہا نے ہمیں مارا

اوس دل آزار نے ہمیں مارا
ہجر کے یار نے ہمیں مارا

مژدۂ وصل روز دیتا ہے
کذب اقرار نے ہمیں مارا

حیف اوس ناوک بلا سے آہ
اوس ستمگار نے ہمیں مارا

اوس ادا کو ہمیں کیا نہ پایا
کج رفتار نے ہمیں مارا

طالب عیب ہو گرش ہے
اوسکی گفتار نے ہمیں مارا

نیم بسمل ہون جبسی دیکھا ہے
جلوۂ یار نے ہمیں مارا

سرو کشمشاد قد سے اوسکی خجل
اوسکی رفتار نے ہمیں مارا

گیسون بند کرکے امب
زلف کے تار نے ہمیں مارا

شائم

	بچھ سے سی قائم تھو دیکھ کر کہی جہدا سفلہ رو بگار رنی ما را	

ہم سے جو سنا ہی تم نے جو رکا اب ماجرا — کھل گیا ہی جو دل نا صبور کا اب ماجرا

کر تھی الفت کا جو نقد بہوش رہتا تھو مدام — بے طرح بگڑا ہی اس مجھو رکا اب ماجرا

حال نا صبوری کیا تو مسکرا کے بول او ٹھا — مست سنا کر مجھی تو دور کا اب ماجرا

رات کو جب کہتا ہوں اوسکے تم سے کی ہمیں — لوگ کہتی ہیں آ گئی ہی صبور کا اب ماجرا

میں تمہیں کہتا ہوں وارہ و تمہاں مجھ سے — ہی فلک پہ سخت کرنا جور کا اب ماجرا

آج تو دیکھا ہی نہ کچھ کہا دی اکنو نفس دو تم — دیکھ لی جلد لیسی تا بجور کا اب ماجرا

	ہی یہ شائم تیری الفت میں پرستان مقصد حیف ہو جاوی نہ بس منصور کا اب ماجرا	

عشق میں اب ہمکو مرجانا پڑا — موت کا یہ میری بہانا پڑا

در پہ اوسکی سر کو جب میں رکھ دیا — ہنس کے بولا ہی یہ دیوانا پڑا

کیوں رکی دل کہتی ہی شہر عشق تو — اب تجھی افسوس سمجھانا پڑا

بالیں میں کہتا دل بیمار کو — بالی میں تیری ہی درد آنا پڑا

اسجگہ ہی جا و نہیں کس طرف یار — میرا تو لب سے ہی ہنگانا پڑا

ایک بار دیکھا تا نہایا سات جو — اوسکی بدلی روز غم کھانا پڑا

[illegible] سر جھکا کے [illegible] دوست تو — ہمکو مجھ سے اوسکی ہی جانا پڑا

وقت ہی آخر ہین لگی ہچکی ہم
اوسکو بالین پر میری لانا پڑا

دیکھکر قایم کو اوسنی یون کہا
کسلی اسیحا یہ ستانا پڑا

مجھکو پہر ہم مینی سمجھانا
ظلم کا تو نی جو لیا بانا

بوسہ آخر کی جب ہین مانگون
نال کہتا ہی تو ہے دیوانا

ہون جو مخمور تیری الفت کا
دل میرا بن گیا ہے میخانہ

عقد پروین نی منہ کو داب لیا
کان مین تیری دیکھہ دُردانا

ایک لحظہ ہی مجھکو دیکھا تہا
ہو رہا جب سی ہون مین مستانا

اپنی عاشق کو اے پری مہ رو
جلوۂ نور پہر ہی مبتلانا

پاس اپنی بلا لی قایم کو
پہر نہ ای بارگاہ بیگانا

ہو گیا اور رنگ ڈہنگ میرا
اوڑ گیا رنگ جون پتنگ میرا

شب ہجران مین کاش مر جاؤن
دل ہی اس زندگی سی تنگ میرا

اوسکی تصویر مجھکو دکہلا کی
کر گیا کون ہوش دنگ میرا

شب ہجرا مین اشک طوفان مین
کشتی نوح ہی پلنگ میرا

کر گیا اوسکی دلمین گہر قایم
لگ گیا نالۂ خدنگ میرا

لگیا صبر اور قرار میرا — ایکدم مین وہ گلعذار میرا

اشک آنی لگی چشم کے یارو — ہوگیا بھید آشکار میرا

کیون نہین صاف دل لگا جاوے — چھیر پہلو کو ایکبار میرا

بعد مردن یہی تمنا ہے — آوی مدفن پہ میری یار میرا

کیا کہون حال تیرا دست جنون — کردیا چاک سب شعار میرا

مینی سونپا خدا کو سب یارو — جو کہ دارین مین ہے کار میرا

مثل مجنونکی دیکہہ تو قایم
ہوگیا پائی خار خار میرا

کہین جو سامنی میری وہ گلعذار آیا — تو دیکہہ اوسکو مجہی صبر اور قرار آیا

مین جا پیادہ تہا اوسکی تلاش مین دنرات — ہزار شکر کہ وہ آج شہسوار آیا

نقاب رخ پہ تہا پوشیدہ ہم سی تہا کلرو — عجب ہے مجہکو کہ اسطرح آشکار آیا

تو دیکہہ نام خدا اپنی راز کو اسدم — کہ تیری در پہ یہ بیکس امیدوار آیا

خطا تو بخشدی ای خسروا میری الغفو — کہ آج سامنی تیری گنہگار آیا

دماغ عرش معلی پہ کیون نجاوی میرا — جو جلوہ کرتا ہوا شوخ غمگسار آیا

تو سر سی دوڑی قایم شتاب خدمتکو
زرا لطف اگر کو وہ شہسوار آیا

اوس شوخ ستمگار نی کیا جلا دیا — آرام لیکی دل سی سب کچہہ بہلا دیا

ہو گئی ہی اس میری جانی ہمین کی صحبت — دنیا کی ساری کا ہوش سی ہمکو چھڑا دیا
یہ فصل ہی بہار کی اے باغبان تو نی — بلبل کا باغ سی کیون بسترا اوٹھا دیا
آیا جو پاس میری تو وہ دیکھ مرا حال — ہنس ہنس کی منہ کو اپنی پھرا اوسنی پھیر لیا

ملتا نہین ہی قایم اوس سنگدل سی کچھ بی اب
اس غم کو تو نی ناحق دل پر لگا دیا +

اوٹھ گیا دل سی سب ارام میرا — لیگیا ہوش خوش خرام میرا
اوسکی فرقت نے ہی ہمین مارا — اب تو بس ہو چکا ہی کام میرا
نام حق اوسی مجھکو ملوا دو — کہان چھپا ہے دل ارام میرا
اندلون مین ستایا وحشت نے — کام پختہ ہوا ہے خام میرا

ساقیا مے پلا تو قایم کو +
اسطرح جگ مین ہووی نام میرا

پاس سی اوٹھ گیا جس وقت وہ جانا میرا — اوسی ساعت سی ہوا دیدۂ گریان میرا
آتش ہجر نے دلبر کی یہ کار کیا — کہو لکی دیکھ لو ہی سینہ بریان میرا
اب جنون نی کیا اسطرح سی آکر غلبہ — لیگیا لوٹ کی وہ ہوش کا سامان میرا
نہ ہوا وصل صنم کا میسر مجھکو — اب باقی رہا دل مین ہی ارمان میرا
مجھکو صحبت سی نکر اوسکی تو منع ناصح — [illegible]
دیکھ مہری مجھی گر کوئی صنم سی کوئی — دیکھ نہ گزرے مہری یہ دل نادان میرا

اوسکی دوا سی تو قایم کی ذرا جانکو دیکھہ
چاک ہتا ہی شب ہجر گریبان میرا

اب تو کچہہ اور ہی ہی ڈہنگ میرا
رنگ بی رنگ ہی یہہ رنگ میرا
تیر فرقت کا جب سی دلپہ لگا
اوڑ گیا صاحب فرہنگ میرا
تیری فرقت مین ایدل اسنگین
ہوگیا اسرہ تاج سنگ میرا
تیری کوچہ مین آئکہ خوبان
ہوگیا صاف پاؤن لنگ میرا

حال دل کسی جاکہون قایم
اوڑ گیا دل یہہ جون پتنگ میرا

داغ فرقت کا مری جب سی جگر پر رکہا
گام سب ہی نی دلا مرغ سحر پر رکہا
کیون ہو جو چشمین دل دیکہکی پرن انکا
آشیان بلبل شیدا کا شجر پر رکہا
کیون نہ شیدا ہو ہر ایک چہرہ پری دیکہنی
جسکی ہی اوسنی وہان ہاتہ کمر پر رکہا
کیون نہ دیوانہ نظر آوی چمن مین جہکو
جسکی ہی اوسنی قدم باغنی بار پر رکہا

سونی سوتی جو کبھی لگنہ ذرا قایم
شب تاریک مین ایک بوجہ تہہ سر رکہا

ہجر مین یار بن جلتا ہی رہا
کف افسوس کو ملتا ہی رہا
آرزو وصل مین خواب آتی نہین ہو
رات بہر تاری مین گنتا ہی رہا
آفرین خوان ہو میری اسینہ کو
تیر ابرو کا یہہ کہاتا ہی رہا

عشق سے دل کی وہ طاقت ہو سدا — دل بجا رستا تا ہی رہا

تیری وہ رسیہ ہمیشہ عاشق — چشم سے مجبر بہاتا ہی رہا

ایک سخن بہی نہ سنا اوسنے کا — کان میں اوسکے سناتا ہی رہا

وہاں کسطرف سے ہی قایم شہید
وہ تجہی نالی بتاتا ہی رہا

دل سے آرام تو جاتا ہی رہا — آہ وہ ہمکو رولاتا ہی رہا

قاصدا کیا لکہوں خط اوسکو میں — نام سے میری سنہرا تا ہی رہا

شوخی کو تو کر لیتا لم اب — تیر کیسا نہ تیری کماں پا تا ہی رہا

دلمیں آتا ہے گریبان چیرون — اب کہ وہ ہمکو جلاتا ہی رہا

عشق میں شوخ کی کیون ای قایم
کس لئے غم سے سدا کہاتا ہی رہا

پاس سوتی جب گئی وہ اوٹہ کر آزار گیا — لگ گیا سینے سے میرے جوش کا بازار گیا

دیکہ بسمل کی طرح تجہکو اسے کہی اکتا — ہاتہ شمشیر کا بیٹہے کوئی مار گیا

عشق کی آگ لگایا اپنا زبان پر جو ہو — سینہ مشہور کیا اس سے جدا [illegible]

میں تو آیا تہا یہاں وصل کی امید — حسرت و یاس ہو کر [illegible] لوٹ گیا

تجہسے [illegible] سدا [illegible] شوخی تجہہ سے — پاس سے تیری گیا جب [illegible]

[illegible] تہا بحث تو لی — تیری کاموں سے [illegible] بہت [illegible]

الله

حال قائم کا عجب ہے جو کوئی دیکھتا ہی
یہی کہتا ہی یہ ایک آہ یہ بیمار گیا

صبر اور ہوش گیا طاقت و آرام گیا
دہر فانی سی میں اب خوب ہی بدنام گیا

ساقیا تو نی محبت بھری مستی کا
ساغر دی گیا آشفتہ گیا اور جام گیا

باغباں تیری محبت کا ثمر ہے دیکھا
گل گیا غنچہ گیا اور گل اندام گیا

ہینی کل بوسہ جو مانگا کہیں آوی سر راہ
بس خفا ہو گیا دیتا ہوا دشنام گیا

عشق میں تیری صنم دیکھ لی قائم کا طور
یا تو یہ صبح گیا یا نہیں در شام گیا

بلبلو گلشن میں کہو ماجرا کیونکر ہوا
سچ بتا تیرا گذر باد صبا کیونکر ہوا

غیروں پر لطف و کرم ہوتا رہا تیرا مدام
سو ثابت گناہ مجھ پر بتا کیونکر ہوا

روتی روتی عمر میری کٹ گئی فرقت کی بیچ
مجھکو اپنی زیست کا ظالم مزا کیونکر ہوا

اسلئی بحر محبت میں بہایا دل میرا
روز مرہ کا تیرا آنا قضا کیونکر ہوا

طاق ابرو سی تیری جو کوئی بچکر گیا
خانہ کعبہ میں اوسکا حج ادا کیونکر ہوا

مت کری اغماز مجھسے اے صنم ہر چند ا
دیکھ تو عاشق تیرا مجھ پر فدا کیونکر ہوا

ہم تو کہتی تہی کہ قائم کی سوا کوئی نہیں
صبر مجھکو میری ہائی بتلا کیونکر ہوا

کیا ٹھکانا ہے تیری دیوانے کا
کب ٹھکانا ہے بے ٹھکانے کا

مین جو رویا تو اوسنے ہنس کے کہا
خوب ہے سوز اوسکی گا ہنسیگا

نہ حرم سی نہ دیر سی مطلب
سنگ کافی ہی آستانیکا

ناگنی زلف کو نہ چھیڑ دل گا
خوف لگتا ہے کاٹ کھائیگا

مہ جبین ہو خفا ہوئی ساری
طور بگڑا ہے کیا زمانیکا

غم فرقت کا رکھہ نہ دلپہ ذرا
ڈھونگ دی چھوڑ یہ ستانیکا

تو نہ قائم کو اب ستا ظالم
چھوڑ دے سر کسیکے جائیگا

ہے یہ دشمن جانی جو ہمیں چرخ کہن اپنا
رکھتا ہی جدا اسلئی رشک چمن اپنا

اوس دن سی غریق غم اندوہ بلا ہون مین
تو نی جو دکہایا ہمی چاہ ذقن اپنا

وہ غنچہ و گل دیکھہ کے آئینہ اوٹھا کی
رخسار کو دیکھی ہی کبھو اور دہن اپنا

ہان زلف پریشان ہی بیاخودین پر لیکن
وہان سرخ ہی چادیہان جون کفن اپنا

کیونکر نہ چبھی خار میری دلمین عزیزو
آتا نہیں جو بات مین وہ گلبدن اپنا

مجنون ہو بلاشبہ فزون اوس سی مجنون
دکھلاؤن اگر اوسکو مین وحشت کا بن اپنا

ہی نام سی قائم میری ہر ایک کو نفرت
مشہور جو ہی خلقمین دیوانہ پن اپنا

مت خفا ہو میری پیاری میری تقصیر بتا
پاؤن مین کس لئی ڈالی ہی یہ زنجیر بتا

قید مت کر مجھی مین تو ہون اسیر الفت
ہر گھڑی غصہ کا باعث مجھی ای سر بتا

وعدہ ہمسی کیا تہا کہ میں اؤنگا یار — حیف پہر آیا نہ تو ای مہ شکر پتا
جسمیں راضی ہووی میں کروں یار کی آئی — پر مقدر تا ملنی کی کچہ چلی ہی تدبیر بتا

جہیں وو آرام گیا عشق میں سب یکبار
قائم اس عشق میں کب رہتی ہی اتو قرہا

گر جام عشق ہمنی پیا پہر کسکو کیا — الفت میں گرچہ سرکو دیا پہر کسکو کیا
میں تو مرض عشق بتاں کا ہوں ای طبیب — جاہی جیا جیا نہ جیا پہر کسکو کیا
ناصح اگرچہ لاکہہ نصیحت کری ہمیں — سینہ دل تہا ایک اوسنی لیا پہر کسکو کیا
بلبل ہزار حیف گلستاں میں تو نہی اب — اُسکو نسیم گل کو شجر جو کیا پہر کسکو کیا

قائم لی چاک اپنا گریباں کا بہلا
دیکہو سما نہ سیا پہر کسکو کیا

اُس شعلہ رو نے اب مجہی کیسا جلا دیا — ایک جام سحر کا غرض ابتو پلا دیا
مجنوں کی طرح ہو گیا بد نام عشق میں — عالم سی ایکبار کی اسنی چہوڑا دیا
قاصد تو جا کی شوخ سی میرا کہو پیام — کسنی ہمار طرف سی تمکو سکہا دیا
آرام لیگیا ہی تو صبر و قرار سب — روتی ہی چشم سی یہاں طوفاں بہا دیا
ناحق دلکو تو ستا دکر ای یار بیوفا — کیوں دلکو میری زلف میں اپنی بسا دیا
سینہ ظلم تو نی سیکہا ہی کسسی یا الصنم — الفت کا نام اور نشان سب مٹا دیا

صدمی سی عشق کی یہاں تو قائم سدا الگ

بیٹھی بٹھائی دل سے کیوں غم لگا دیا

کس کس طرح سے آہ میں بدنام ہو گیا — پورا نہ ایکبار یہ ارماں ہم سے ہو گیا
ہوش و حواس اڑ گئے یکبار کی میرے — جب سے جدا وہ مجھ سے دلآرام ہو گیا
غیروں کے پاس تو نے جو صحبت کی اختیار — جلنا ہمارا صبح سے تا شام ہو گیا
ایسا ملک ہے بیقراری میرا دل کو دمبدم — اس بیوفا کے جور سے ناکام ہو گیا

قائم یہ پہلی بات محبت میں ہے جان
زلف صنم کا اسکو یہاں دام ہو گیا

بستا میری کھلا جو لہو دیدۂ تر کا — پھر کیوں نہ ارادہ ہو وے کیا دنیا کے سفر کا
لی جلد خبر اسکی تو اب آگ میرے جان — کچھ بھی نہ رہا پھر یہ پتا شام و سحر کا
مت پوچھ تو حالت کہ تہ خندہ ہو گا — ہے ہجر کی آتش تو یہ اک شعلہ سقر کا
نکلا جو جبیں گھر سے وہ با ہر گل رخسار — جیسے کہ نکلنا ہو وے گردوں سے قمر کا
غلطاں ہوں تیری ہجر کی باعث سے یہ — دیکھ لی کس طور سے احوال بشر کا
ڈھونڈوں اسے کس طرح کہ سخت ہے مشکل — ملتا نہیں ہرگز پتا اس موئی کمر کا

کب سے لگا تیر میری دل پہ ہے قائم
بھرتا ہی نہیں زخم کبھی لخت جگر کا

کوئی سنتا نہیں یہ حال میرا — ہو گیا حال سے بحال میرا
کس مصیبت سے کٹی ہیں یہ دن — وہ سکو اتنا نہیں خیال میرا

تجھ کو شعور عقل جو دیتی گر خدا — دیتی مثال زندگی کا حال میرا
یار نو ادائی پریوش خوب — دل کیا حد سے پائمال میرا
[illegible] عشقین کسو دے — کیا بتاؤں تجھی کمال میرا
دیکھتا ہے کبھی نہ میری طرف — ہنی جانا کہ ہے زوال میرا

عشقین زندگی ہو کب قائم
اسکو جینا ہوا محال میرا

صاحب ہماری عشقین بدنام ہو گیا — یہاں تک ہوا کہ اسکو سر عام ہو گیا
ہنگامہ بپا ہے آنکھ اور فتنہ گری [illegible] — کلمہ زبان پہ اسکی دشنام ہو گیا
مسجد میں سرنگون ہوا ایک شیخ وقت — شاید کہ آج یار لب بام ہو گیا
اور [illegible] میں کچھ کام ہی نہ آیا — [illegible] تمام میرا اسکا [illegible] ہو گیا
[illegible] عشق [illegible] صنم — ہر چیز فانی سے [illegible] انجام ہو گیا
[illegible] — [illegible] جہان [illegible] میرا نام ہو گیا

قائم [illegible] پاس [illegible] سخن [illegible]
از راہ لطف [illegible] ہو گیا

[illegible] جہان [illegible] — غم [illegible]
[illegible] — [illegible] جان [illegible]
[illegible] — [illegible]

آسان عشق ہی ولی فرہاد کی مجال
جسنی کیا وہ چاک گریبان گر گیا

مضطر تو اتنا کیون ہوا ناخدا اتنا
قایم سیہ کہنکون پریشان کر گیا

چہرہ سنا کی کیون مجہی بیہوش کر گیا
سوز و الم فراق وہ ہمدوش کر گیا
چہوڑا ہی سکتا مجہی قتیل اکی سکر
سکو اسطی سیہ رنج ہم آغوش کر گیا
موج فراق سی ہوا غرقاب اسطرح
دریای غم کا سر بہ میری جوش کر گیا
یہان تک غم فراق مین اسکی انکی
ساقی شراب ہجر کی مین نوش کر گیا

قایم تو بحر عشق مین قایم رہا ہی کون
سیہ عشق جان سبکی فراموش کر گیا

گلشن مین آج کون سیہ جلوہ دکہا گیا
تختہ گلو لگا ابکہ چمن مین کہلا گیا
نرگس بہی دیکہتی ہی اجب سی ہر طرف
لالہ کی کون داغ سیہ دلپہ لگا گیا
بلبل کے ہی صدا ہی گلشن بین خروش
ہوش و حواس سبکی وہ مہرو لگا گیا
نکلا کہین جو سیر چمن کو وہ گلبدن
شرمندہ ہو کے غنچہ و گل منہ چہپا گیا
دیکہا رقیب نے مجہی جو رات پر غضب
گر دوش کیطرح سی وہ ہم کو دبا گیا
خجلت زدہ پری ہوئی اور حور بہی خجل
حسن کا تک اپنی وہ جلوہ دکہا گیا

اب سیر بوستان کی قایم تو چل دیکہ
فراش باد پہولون سی دامن بہرا گیا

شمس و قمر پہ جلوہ رخ جب نموں ہوا
ذرہ شعاع دل سے ہی ہو نکی بروں ہوا

الفت میں تیری ہوش گنوایا تھا میں نے پر
تحقیق ان دنوں تیں تو وارد جنوں ہوا

سرخی ہی لب پہ کیا ہی تیری جو بہا ہے
گوہر کی دل میں جسکی سبب سے ہی خون ہوا

زلف دوتا ہی یا کوئی دام بلا ہی ہے
محبوس اوسمیں کیا کہوں مرغ دروں ہوا

قائم نے ایکدن کہا عاشق ہوں میں ترا
بولا کہ جان بوجھ عاشق تو کیوں ہوا

رات کوچہ میں گیا تیری تو محروم پھرا
حیف عاشق تیرا کس واسطے میں یا ہوا

اب تو یہ حال ہی فرقت کی سبب سے تیرا
ضعف ہے اسطرح جنبش نہیں قیاد ذرا

کوئی کہتا نہیں احوال مرا اوسی جا
تو نہی پیغام کہو یار سے اے باد صبا

میں نے کر غور جو دیکھا تو خدا کی سوگند
حسن میں تیری مقابل نہیں دریرد و سرا

جلد لی آ کی خبر اے ہٹ لی پیر میری
شش پروانہ کی اے شمع ہوں تجھ میں فدا

دہلی کسطرح تدبیر کروں کیسی اب
کیا کروں کچھ نہیں بن آتا ہی اے میرے خدا

جستجو میں تیری اپنا ہی بہت قائم
دلی و کس نہیں ملتا ہی کچھ تیرا پتا

کرتی ہیں جسکی ثنا شمس و قمر واہ وا
حور پری و ملک جن و بشر واہ وا

خالق اکبر ہی وہ خلق کا رہبر ہے وہ
خوف نہیں ہمکو کچھ بلکہ خطر واہ وا

میں تو محمد رسول دل سے لگا او سکو
ہو وینگی شافع وہی روز حشر واہ وا

چاروں اصحاب بھی جانیں ہیں از شقی
میں کروں اوس پر نثار لعل وگہر واہ وا

یہ ہی قائم دعا اوس سے نکلی صدا
نام مبارک رسول شاہ وبحر واہ وا

بخشیو مجھکو میں بندہ ہوں یار خدا
وہ گنہگار ہوں مجھسے ہوا کار خدا

محتسب کیجیے عیب رکھتی ہو مجھسے تنا
کچھ ہمارا تو نہیں ہو گنہگار خدا

گر ہوئی احمد کے مقابل نہ ہوا یعقوب
گر ہوئی تو بھی وہ سب محرم اسرار خدا

گو خریدار زلیخا تھی ہوئی یوسف کی
یہ ہی بازار محمد کا خریدار خدا

میں تو عاشق تہا ولی مجھسے وہ بیزار ہوا
ہی دعا میری کہ اوس سے بھی ہو بیزار خدا

خلق مرجاوے گی ولی اوسکا نیا دی کچھ بھید
کون پاسکتا ہی اے زاہد اسرار خدا

یہ تمنا ہی کہ قائم کی خدا وقت نزاع
منہ سے اوس دم ہی نکلی میری یکبار خدا

آج یہ روز لو نہیں وصل کا ٹل جاویگا
آہ سوزان سے میری چرخ بھی جل جاویگا

گالیاں دیتے ہیں ایجان جیا تم نکرو
غم فرقت کا یہ جس دن ہی نکل جاویگا

بال بکھری ہوئی ہیں وقت سنبھالا نکرو
گر گئی معنبر سے نکل جاویگا

لشکر عشق کی [illegible] بھی ہو جاویگا یہ چرخ بر [illegible]
گر تیر کشتہ بسمل جو [illegible] جاویگا

صبر اور قائم [illegible]
مثل سیماب نہیں خاک میں رل جاویگا

جسکو دل اوسکی محبت مین گرفتار نہ تھا — پہر مجہی عشق سی کیون چشم و دوست ترنگار نہ تھا

صبر جاتا ہی رہا دلسی ہماری یکبار — حال دل کس سی کہون کوئی تو غمخوار نہ تھا

ظلم مجھپر نہ کر ای یار خدا سی ڈر تو — کوئی دنیا مین میان تجھسا جفاکار نہ تھا

مرگئی سیکڑون اس حسرت و افسوس مین آہ — قیس و لیلی کا مجھی حال کیا اظہار نہ تھا

ہوتا جان لی مجھکو تو ہوتی عاشق — تجھسا دنیا مین کوئی دوسرا دلدار نہ تھا

مین تو حاضر تہا تری حکم پہ اللہ کی قسم — سر تلک بہی مجہی دینی سی یہ انکار نہ تھا

حال کو دیکھ یہ کہتی ہین طبیب بیمار کی
قائم اس شخص سی کیا آگی پرہیز دار نہ تہا

عشق کا دلپر ہماری پہر اثر پیدا ہوا — درد و غم آہ و فغان شور و شرر پیدا ہوا

تاب فرقت مین جلا ہی اسقدر سینہ مرا — جو اثر آب اوسکا جا کی در جگر پیدا ہوا

ای مسیحا جلد لی آکر خبر بسمل کی تو — یہ مرض جبسی ہی میری دلمین دیگر پیدا ہوا

سیکڑون آفات گذری ہین میرا و پر غضب — جب سی وہ عالم مین یارو فتنہ گر پیدا ہوا

تیری الفت مین ستمگر یہ ہمین حاصل ہوا — کہہ نہین سکتی ہین ہم کیا کیا ضرر پیدا ہوا

صندلی رنگ ای گلو دیکہا ہی ہمنی جس گلی — بیقراری دمبدم اور دردسر پیدا ہوا

کب تلک سووگی غفلت مین بہلا قائم پڑا
کہول تو آنکہو کو اب رنگ سحر پیدا ہوا

ہمتو مرتی ہین مرا ایک ہی کہتا دیکہا — پر کسکو نہ کسی پر کبہی مرتا دیکہا

مثل ریشم دل اشرف ملائم ہی ولی
عقدہ جو دسمین پڑا وہ نہ کبہی وا دیکہا

اپنی یوسف کو کیا قید تیرا دل دیکہو سجن
عشقمین خام تجہی مینی زلیخا دیکہا

ہمنشین دیکہا اگر سارا زمانا تونے
تیری یوسف کو نہ دیکہا تو بہلا کیا دیکہا

باغ دنیا مین کوئی گل نہین رہتا قائم
شام جو غنچہ تہا وہ صبح کو کہلتا دیکہا

تیری کنی سے جو بی میر تہا سی نہ بیٹہی گا
نشانہ تیر ہوائی تیر تہا سی نہ بیٹہی گا

اسی چین مین تماشان عالم مرگی سارے
خدا کا نقشہ تصویر تہا سی نہ بیٹہی گا

سدا ایرتا ہی یہ چرخ کہن تدبیر مین میرے
یقین کر جبہ تزویر تہا سی نہ بیٹہی گا

ہوا الفت لشکر جینیو لگا مہر رو ڈرا
یہ طفل موتہ کی تشیر تہا سی نہ بیٹہی گا

ہو سنو ہر ایک کے دلمین لیسے تخت تیا سی
کوئی اسیر تخت تقدیر تہا سی نہ بیٹہی گا

دل شتابی سے سیماب سی زیادہ تر دلمین
بغیر از وصل گوشہ گیر تہا سی نہ بیٹہی گا

یہ دل سیماب ہے اور کے جانان یارہ ای قائم
بجز از وصل کے اکثیر تہا سی نہ بیٹہی گا

باغبان مجہکو چمن مین ای صبا لیجائیگا
لو تو گرد ہم مین تیری بند قبا لیجائیگا

ہر نہ کہوتا تہا تو ان سے ایدل خوشی دل
روتی روتی منہ تیرا رنگ حنا لیجائیگا

یا الہی عجب کے وصل یار جلدی ورنہ
اشک کا دریا میرا مجہکو بہا لیجائیگا

جون رو وینگی میری چشمین فراق یار مین
جذبہ الفت مجہی جیدن اوڑا لیجائیگا

قاصد احسان مانونگا تیرا مین حشر تک — گر رقیبون سی تو خط میرا چھپا لیجائیگا
سوی زلف یار کو جو جاتا ہی تا سر — نقش مین کیونکر وہ تیری انگی ہما لیجائیگا

ہی یقین قایم کو تیری ذات سی ای کبریا
دو جہان مین تو تیری شرم و حیا لیجائیگا

تیر نگہ کا تیری سینہ سپر کر دیا — بادشہ حسن کا دلکو نظر کر دیا
ہی نہین ثانی تیرا اسرقسی غرب تک — حق نی تجہی نازنین رشک قمر کر دیا
شمس و قمر آسمان تیری سب سب بنی — قابل کس مین تجہی شرف بشر کر دیا
بیلا چنبیلی گلاب عنبر و مشک و عبیر — زلف معنبر نے یار سب کو عطر کر دیا

یاد مین اوس شوخ کی ترقی ہی قایم بڑا
روتے روتے چشمون نی دیکہو سحر کر دیا

گر صنم نہ پاس ہو تو دشوار ہی جینا — دلبر نہ ہوئی راحم تو بیزار ہی جینا
فرقت نے اوسکی کر دیا بیتاب اب مجہی — ہوتا نہین ہی صبر ستمگار ہی جینا
مجنون کی طرح اب تو مین بدنام ہو گیا — لیلی نہ ہوئی پاس تو بیکار ہی جینا
کٹتا ہی رات دن مجہی اب اوسکی یاد مین — اس وصل کی فراق مین ادبار ہی جینا

تک سوچ دلمین اپنی تو قایم ذرا یہ بات
گل رو نہ ہوئی پاس تو بیدخار ہی جینا

کہو وہ لالہ رو آیا تو ہوتا — اور غم دلسی بہلایا تو ہوتا

آتش شوق سیں جلتا ہوں مدام
شعلۂ ہجر بجھایا تو ہوتا

صدقہ تجھ حسن کے سیں لے ایجان
داغ اس شمع کا مٹایا تو ہوتا

حال دل بیکس صبا تو نی جا
غنچۂ رو کو سنایا تو ہوتا

سدا رہتی نگاہ میں حسن تیرا
تجھی سینہ سیں لگایا تو ہوتا

گل جو محفل میں بیٹھا غیر کو لے
زاہدا تو نے سمجھایا تو ہوتا

بھاگ مت عشق سیں ای قائم
خیال میں اگی ہی لایا تو ہوتا

عشق بتاں نے مجھکو تو بدنام کر دیا
سب کار زندگانی کا اتمام کر دیا

ای ناصحا تو مجھکو خدا کی لئی چھوڑ
اوس شوخ فتنہ گر نے میرا کام کر دیا

بیہوش بسکہ ہو گیا ہی مستی سی آج
ساقی نی میری سامنی جو جام کر دیا

دلنی ہماری ہمکو کیا ضد سی سرنگوں
یہاں تک کہ جان جانیکا انجام کر دیا

وحشی خطاب ہو گیا گر کوچی دیا
رسوا ہر ایک طرف میرا نام کر دیا

جان تک بھی دی چکا تھا تیری عشق میں
پر حیف عشق تو نی میرا خام کر دیا

قائم کو مفت کیا کی عدو دوست ہو گیا
مضطر بہت سا مجھکو ای گلفام کر دیا

کہدی جو صبا گل سیں یہ پیغام ہمارا
اس گلشن دنیا سیں ہوا کام ہمارا

بالیں سیں طبیب اوٹھکر یہ کہا مرض میرا اوپر
سر کر دیا محبت نی بس جام ہمارا

کیجیو نہ دفن مجھ کو بیچ گورِ غریباں — جب تک نہ ہو لاشہ یہ وگلفام ہمارا
اب جام محبت کا پلا شوخ نے شتابی — لینی کا نہیں یار کوئی یہاں نام ہمارا

سب عمر کٹی وصل کی حسرت میں پہ قائم
آیا نہ کبھی بر یہ دل آرام ہمارا

جاتا رہا اس دل سے تحمل و آرام ہمارا — اب وصل کی جدائی میں کیا کام ہمارا
ہوں یاد میں وہ شرارت میں اوس کی امید تھا — ہو جاوے تو اب وصل کا پیغام ہمارا
ہوں منتظر اوس کا میں بہت دوستو دیکھو — اب دیکھیے کب آوے گا گلفام ہمارا
ایسے ہو کیا یوں مجھ سے حال کو میرے — ٹھہرا نہ کیا کچھ بھی سرانجام ہمارا

قائم تو ذرا غور سے کچھ دل میں سمجھ لے
جو سمجھی کیا نام ہی بدنام ہمارا

لولاک لما کا گر نور نہ ہوتا — اس خلقت دو جہاں کا مذکور نہ ہوتا
گر تا نہ خدا اگر نہ ہوتا محمد — کیا کام خدائی ایسی منظور نہ ہوتا
گر تا نہ [illegible] اگر [illegible] — [illegible] سے پر نور نہ ہوتا
کہتا [illegible] — [illegible] دار پہ منصور نہ ہوتا

عشق نہ آتا حضرت موسیٰ کو [illegible]
قائم [illegible] کوہ طور [illegible]

حسن و عشق [illegible] کیا [illegible] — [illegible] یوسف [illegible]

متاع ہوش ستمگر نہیں رہا باقی	ہمارا لوٹ لیا صاف قافلا دل کا
شراب کی ہمیں خواہش نہیں ہے اے ساقی	ہماری پہلو میں چھلکی ہے آبلا دل کا
خفا کیا ہے رقیبوں نے اندنوں اوسکو	بیان میں کسی کروں اپنا معاملا دل کا

خوشی سے داغ کی نہ غافل ہو آج تو قائم
یہ پھوٹ جاویگا کوئی دم میں آبلا دل کا

محفل غیر میں جانا تجھے جانا ہی نہ تھا	دل بیمار کو میری تو ستانا ہی نہ تھا
غور کر دل میں سدا حسن نہیں رہنے کا	دیکھ کے ہمکو میاں چھپانا ہی نہ تھا
دل ناشاد کو ہر چند میں سمجھایا لیکن	اوسکی کوچہ میں تجھے پہلے تو جانا ہی نہ تھا
اندنوں پھرنا ہی تو ساتھ رقیبوں کے تجھے	بیٹھ غیروں کے کنے مجھکو جلانا ہی نہ تھا

اب تو قائم رسو فرمائے یہ اپنی قائم
اپنی وعدہ کو سن ایجان بھلانا ہے نہ تھا

ہو مرغ چمن تجھکو مبارک چمن اپنا	لو ہمتو چلے چھوڑ کے آج ہی وطن اپنا
کیا سوز محبت ہے کہ مرقد میں بھی یارو	سلگے ہی پڑا سوز غم عشق سے بدن اپنا
اوسنے جو سنا نام محبت میری منہ سے	سلوا دیا باد آتش الفت کی اوس دہن اپنا
پروانہ کی جلنے کا ہوا غم اسی شاید	جو شمع نے اشکوں سے ہی بھرا لگن اپنا

اوس ماہ لقا کی ہوں عشق میں قائم
لازم ہے کہ ہو نور قمر سے کفن اپنا

جلوہ افروز میرا یار ہوا
سینۂ ماہ داغدار ہوا

حسن پہ تیرے ہی اے میرے دلدار
خلق و عالم سبھی نثار ہوا

کس طرف میں بچاؤں دل اپنا
زلف کا بال تیری مار ہوا

دور ہی تجھ سے میں پھرتا ہوں
خستہ جان اور دلفگار ہوا

ساقیا کیا پلائی مے تو نے
تبکا ہی ڈب مجھی خمار ہوا

کیا اے دست جنوں کہوں تجھکو
جو گریبان تار تار ہوا

خولی بخت کی ہی میں میری
گاہ انکار و گہہ قرار ہوا

یاد کیا چیز اسکی آگے سے
دیکھ سورج بھی شرمسار ہوا

دل تو اگر شتاب قائم سی
یاد میں تیری بیقرار ہوا

جب سر راہ تو الہڑ و ادا یو نگا
سب یہ افلاک پہ خورشید بجایا ہوگا

حسن میری بی تو کیا اے پوستی سا
کھوئے کہ تو گردون پہ بچا شور اور نالاں ہوگا

جب جدا کرتی ہی گلشن تو یہ بلبل
دیکھی جلوہ ناکس خوبان ہوگا

کیا لگی ہیر قی ہی وحشت تو کیا تی تجھکو
من کہاں اور وہ کہاں دیکھی جانا ہوگا

آگئی فصل بہاری سر نوع اے قائم
آشیان بلبل شیدا کا گلستان ہوگا

یاد میں اس شوخ کی اب لیلا دیوانہ ہو گیا
تیر مژگان سی غضب سے دل نشانہ ہو گیا

کشتی دلکو میری تو پار کر دی اے خدا
اشک کے دریا سے میں تو ہی نکلا ہو گیا

اسکی فرقت میں گنوا بیٹھا ہوں میں صبر و قرار
ہجر میں رونے سے چشموں سے خون کا بہانا ہو گیا

غیر کی محفل میں رہتا ہے جو تو اے دلربا
آتش ہجران سے دلکا میری اب تو جلانا ہو گیا

گلیان میں صیاد الفت کا گرو ہوں میں تیری اب
دام میں ظالم تیری دلکا پھنسانا ہو گیا

تو نے کی بار نظر چھوڑا ہے اب تیر نگہ
اب یہ روح جو میرا تن سے روانا ہو گیا

بیوفائی کا میں قائم جا کرون کس سے گلا
سر کٹی اب تو مجھکو دمکا چھڑانا ہو گیا

گر پاس نہ ہو دلبر بیگانہ ہوا تو کیا
جب جان سے ہم گذرے سمجھانا ہوا تو کیا

گر عشق نہ ہو یار سو کیا زیست پری زاد کو
جب شمع نہ ہو روشن پروانہ ہوا تو کیا

جو عاشق جانان ہیں انکو نہیں کچھ مطلب
گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا

اللہ کی جو سیر چلتا ہے وہی مشرب
مستانہ ہوا تو کیا دیوانہ ہوا تو کیا

رہتی کا سنتی کوئی دنیا میں سید آقا قائم
دیوانہ ہوا تو کیا و سیانہ ہوا تو کیا

گو رشک زلیخا کے تیری جبین پر آنا ہو گیا
بلبل دل شوخ گل پر اب دیوانہ ہو گیا

چھائی ہے غم کی گھٹا پر میری نالہ برق
چشم گریان اب بھی آنسو بہانہ ہو گیا

یاد میں گلفام کی روتا ہوں جیسے ابر بہار
سنگ مروارید آنسو کا دانہ ہو گیا

تو وہ یوسف ہے زلیخا وار یوسف ہے
یوسف مصر تیرا تیری رخ کا بہانہ ہو گیا

جانا میں لکھنؤ کو جب سے تیری گلی سے — سارا عالم اوس طرف کو ہی روانہ ہو گیا
ایسا عاشق ہوں میں تیرا [illegible] — سب کا ہر جانب کو قصہ و فسانہ ہو گیا

[illegible] ہم تو [illegible] دیوانہ یار
مجنوں کی [illegible] ویرانہ ہو گیا

جو [illegible] — جینا میرا ہی اب مجھی دشوار ہو گیا
[illegible] — جینا ہی کب عشق کا آزار ہو گیا
قاصد خبر [illegible] — معلوم یہ ہوا اوسے انکار ہو گیا
[illegible] — [illegible] آنکھوں سے خونبار ہو گیا

[illegible] ہم [illegible]
[illegible] اب [illegible] ہو گیا

[illegible] — گرچہ نکلا ہی تو لیکن بہانا خواہان نکلا
[illegible] — حیف صد حیف مرے دل کا نہ ارمان نکلا
[illegible] — پاک دامن کے سبب گروہ بیابان نکلا
[illegible] — [illegible] گلستان [illegible] تابان نکلا

کہوں شعلہ سے تابان یہ ہو قائم تیری
سر کے [illegible] جان تو خوبان نکلا

[illegible] آیا نکلا — [illegible] لالا [illegible]

ہمکو اوٹھا کے پاس سے بٹھایا رقیب کو / یہ ناز تیرا ہمسے اوٹھایا نجائیگا
لی آہ مجھسے تلک کوئی تم نے سے دشمنو / محفل میں اوسکی مجھسے تو جایا نجائیگا
ہمکو کبھی نہ یاد کیا تو نے بھول کر / ہمسے کسیطرح تو بھلایا نجائیگا
مت توڑ دل تو جان کہ خانہ ہے یہ عجیب / ٹوٹا تو پھر بنایا نجائیگا
مت سیر راہ عشق سے تو مجھکو زاہدا / اوسکی طرف سے دل تو پھرایا نجائیگا

قائم تو خوب سوچ ذرا دلمیں اسکو اب
قسمت کا جو لکھا ہے مٹایا نجائیگا

ذرا تو جاکے کوئی یار سے یہی کہنا / کہ تیری ہجر میں مرتا ہے اب خبر لینا
امید اوسکی جو اپنی مجھکو ہے یارو / اوس آسری پہ ہوا مجھکو اب ستم سہنا
شعور و عقل گیا بھاگ ایکبارگی سب / خیال اوسکی کا ٹھہرا ہے ثبت میں جینا
اگرچہ حسن زلیخا کا سب ہے یہ مشہور / جو دیکھی مہر نے وہ یوسف کو تو بھی سینا

اب اسکی در پہ تیری ہی آسرا ہے قائم اب
خدا کے واسطے دیدار تو دکھا دینا

عاشق سے پری منہ کا چھپانا نہیں اچھا / غیروں سے صنم آنکھ لڑانا نہیں اچھا
غیروں کی جو محفل میں تو رہتا ہے شب و روز / انجان میرے دلکا جلانا نہیں اچھا
اقرار تھا آنیکا تیری پر نہیں آیا / وعدہ کو میاں اپنی بھلانا نہیں اچھا
درپے کا نہیں حسن کے خواب کے مانند / اسیر دل غمگین کا ستانا نہیں اچھا

کچھ خوف خدا کا تو نہ آتا ہی پیاری
قائم کا تمہیں روز رولانا نہیں اچھا

جانان تجھی ہر غیر کی جانا نہیں اچھا — اس عاشق مضطر کو جلانا نہیں اچھا
کعبہ دل عاشق ہی تو کر اسکی عبادت — کعبہ کا مسلمان کو ڈھانا نہیں اچھا
کر لطف و کرم سبسی دل اپنا دکو ناداں — ہی جبہ غمزون کا رولا نہیں اچھا
خون ہوگا ہزارونکا تیری سر پہ پری رو — مہندی کا کبھی کل اندام لگانا نہیں اچھا
جاتا ہی تو مجلس میں رقیبونکی ہمیشہ — اس عاشق مسکین کا تجانا نہیں اچھا
صیاد دنیا ہم خدا فریاد میری سن — دل دام میں کاکل کے پھنسانا نہیں اچھا
کرتا ہون نصیحت تجھی سچ بہر خدا مان — غیرونکو صنم پاس بٹھانا نہیں اچھا
بیمار تیری ہجر میں ہون اور طپیدہ — رنجور کو زیادہ بھی دکھانا نہیں اچھا

ہر وقت تیری یاد میں رہتا ہے قائم
بندہ کو میان دلسی بھلانا نہیں اچھا

اوس شوخ کی ملنی کا میری دلمیں غم رہا — دن رات اوسکی یاد میں باچشم نم رہا
ہونا صحا نہ جسسی کبھی تیری مجھکو سود — اوسکی نگہ کا تیر میری دلمیں جم رہا
سب زندگی تو گذری اوسکی فراق میں — اسیر بہی پر تو یار کا جور اور ستم رہا
میں دیکھتا ہون شام سی تا صبح اوسکی راہ — ہی حیف ہی کہ کون سی جا پر صنم رہا
دوری سی تیری کیا کہون جاتی تمام رات — جو کچھ کہ میری سینہ پہ درد و الم رہا

پھرتا ہوں دشت دشت تری جستجو میں | معلوم یہ نہیں کہ تو کس جا پہ رہ رہا

قائم تو بیٹھا ست ہے کس واسطے یہاں
مشغول کار میں ہو کر دن اپنے کم رہا

اس فانی دنیا میں نہیں کام ہمارا | ہر دو یک نہیں جو کہ ہی گلفام ہمارا
ساقی تو پلا جام شتابی مجھی اچھا | رہنے کا نہیں دہر میں اب نام ہمارا
بیمار ہوں میں عشق کا ای جہاں تو سن | ہوتا ہی کوئی لحظہ میں یہاں کام ہمارا
آ ندوستی ہی آ ای مجھی ہر دم | کب آ و گیا اس جا بہ دل آرام ہمارا
نہ کی کچھ ایسی جا دہر میں تو نی | جسکی عوض باقی رہی نام ہمارا
جب سی شہرا عاشقی ہوا ای ستمگر | تب سی گم کیا یکبارگی آرام ہمارا

قائم سخن سنی کا سدا دور کیا
دیوان دیکھ کر سبھی ہو گیا انجام ہمارا

دیدار کو دکھا مجھے بیہوش کر دیا | جوں شمع اضطراب میں خاموش کر دیا
تازہ ادا کی مجھی عشق کی سے اب | یکبار دو جہاں سی فراموش کر دیا
دکھلا حسن اپنا و پوشیدہ ہو گیا | تاب و توان لیگیا بیہوش کر دیا
فرہاد کی نمط مجھی اس شیریں جمال | یکبار غم سی تو نی تو ہمدوش کر دیا

فریاد کس سی جا کری قائم تری بلا
یکبار غم سی تو نی ہم آغوش کر دیا

گلشن میں اگر جاوی وہ غنچہ دہن اپنا
گل شاخ سی گر جہری وہاں سرتن اپنا

بلبل جو مچاوی ہی ہمراہ شور چمن میں
صیاد جو لا پایا ہی سر کر کفن اپنا

حاصل ہوا اس عشق میں اب مجھکو کہہ کیا
جز غار بیابان کی نہ دیکھا وطن اپنا

فرہاد کی مانند میں اس جان کو کہو دونگا
کہولی جو میری قتل پہ شیرین دہن اپنا

ای باد صبا تو کہو پیغام یہ گل سی
قائم تو سدا کرتا ہی پورا سخن اپنا

بلبل کو گلشن میں کہو ماجرا کیونکر ہوا
سچ بتا میرا گذر باد صبا کیونکر ہوا

غیروں پہ لطف و کرم ہوتا رہا تیرا لطف
کون سا ثابت گنہ مجہہ پر بتا کیونکر ہوا

روتی روتی چشم میری کٹ گئی تھی رات بیچ
مجہکو اپنی زلف کا ظالم مزا کیونکر ہوا

اس لئی مجہ پر محبت میں جفا یا دلبرا
روز حشر کا تیرا آنا قضا کیونکر ہوا

ہم تو کہتے تھی کہ قائم سودا کوئی ہنین
صبر میری تجہی فتنہ نما کیونکر ہوا

جب شوخ نی آ کی مجہی جلوہ دکہا دیا
سینہ داغ میری دل سی عزیز و مثاد یا

آیا جو میری طرف کو وہ ماہ گلبدن
آتی ہی عمر کی ہاتھوں سی مجہکو چہوڑ دیا

غفلت میں تہا پڑا کہ اچانک اید وسعو
باد صبا نی ان کی مجہکو جگا دیا

رہتا تہا فرق دونوں کا صد شکر ہی کہ اب
پردہ تہا ایک بیچ میں وہ ہی اوٹہا دیا

قائم آدا تو شکر اس رب پاک کا

+ روتی ہی سوتی جسپی کہ تجھکو منا دیا

نہ عاجز کی اوپر ستم کیجیے گا
جفا جور اے جان کم کیجیے گا

تڑپتا ہون فرقت مین تیری پیارے
محبت سی اپنی کرم کیجیے گا

رہو میری انکھو مین ہر وقت بستی
نہ تم ہار تم یہان سی رم کیجیے گا

لگنے کا تمہاری مین زخمی پڑا ہون
میری بیکسی پر رحم کیجیے گا

تیری در پہ آگی پڑا ہی یہ عاجز
نوازش سی اب شاد دم کیجیے گا

یہی حسرت اب دل مین رہتی ہی ہر دم
دل اپنا مری دل سی ضم کیجیے گا

نہ چھوڑیگا ہرگز تیری در کو قایم
جو باور نہو تو قسم کیجیے گا

گذر ہیگا میری نہ غم کیجیے گا
مگر آپ پیارے ہی ستم کیجیے گا

گدا ہون تیری در کا مدت سی اے جان
عطا اپسی کاہی بہم کیجیے گا

کلم آگر کے خلق تین میری ہمیشہ
ہر ایکطرح شاد و نعم کیجیے گا

اگر جان در کا رہو تو یہی حاضر
جو لی جو رہے آپ کم کیجیے گا

یہ قایم رہا عمر بہر غم کا ساتھی
خوشی سی کاہی بہم کیجیے گا

آج ہی دیکھو باتکو ہی راجا
سب راجن مین انوکہی راجا

کاج کی سکلی سبھی تکین آئین +
سیج مین عالیجاہ لگی ہی باجا

مسکری بر نہی مین واکی دہوم مچی ہے
نصیبی کنہا تجہکو سا بخنا

دو و سر دار مل ہنس ہنس بلاوین
آج کرم کو پڑ گیتو پہا لنا

سدا او اکو راج قایم رہیو
اسن پاس فوجن بیچ سراجا

محفلین دلا غیر کی جانا نہین چہا
اس عاشق بیدل کا جلانا نہین چہا

ہم کب سی تیری غم مین تڑپتی ہین پڑی رہ
فرقت کا ہمین درد دکہانا نہین اچہا

گر قتل کیا تو لی کیا خوب ولیکن
براب جہم ابرو کا ہلانا نہین اچہا

آئی سی میری پاس جو کرتی ہو بہانی
پیاری ہمین ہر وقت بہانا نہین چہا

قایم تو سمجہ کرکے ہوا ان سے علیحدہ
دل الجھن سی اتکی کو لگانا نہین چہا

کبھی وہ اسطرف آیا تو ہوتا
دل میری دلسی لگایا تو ہوتا

عشوہ گر تو نے لوگا ہے مجہکو
رخ پر نور دکہایا تو ہوتا

ہجر سی تیری پڑا ہون بیمار
شربت وصل پلایا تو ہوتا

تا م حیرت سی بکہا نہ لیتا تا عمر
دام گیسو کا گلی مین پہنایا تو ہوتا

سیکڑون بار تری در پہ گیا
کبھی اکبار بلایا تو ہوتا

اسکی حسرت مین ہمیشہ مین رہا
لب سی اک حرف سنایا تو ہوتا

رات دن یاد کری ہی قایم

کبھی باہر اُس کی تو آیا تو ہوتا

دریائی غم کا چشم سی باہر نکل آیا — جو تھا ہماری عشق کا جوہر نکل آیا

جور و ستم سی تیری ایک عالم ہوا ہے تنگ — کس واسطے تو گھر سی ستمگر نکل آیا

منہ سی اوٹھا کے پردہ جو آیا وہ سامنی — جون ابر سی کبھی مہ انور نکل آیا

ہیں رخ پہ تیری خال وہ کہتی ہیں لوگ نہار — یہ زنگیو نکا یعنی کہ لشکر نکل آیا

بس غور کرکے دیکھ لی قائم ہزار بار
اب کون بحر عشق سے باہر نکل آیا

زلف کو کھولی تو کرکے پریشان نکلا — مبتلا تیرا ہر ایک چیر گریبان نکلا

گل لگا کاجن تو سرو خرامان نکلا — جیر خسی جیسی کہ خورشید درخشان نکلا

گھر سی باہر جو وہ رشک مہ تابان نکلا — جس طرح چاہ سی یوسف شہ کنعان نکلا

جب مری قتل پہ وہ لیس سروسامان نکلا — حشر برپا ہوا پھر نوح کا طوفان نکلا

دی صدا گل نی گلستان میں یہ دیکھو سرو — سیر کرنیکو چمن کی شہ شاہان نکلا

کہان طاقت تیری تصویر مصور کھنچی — دیکھ صورت تیری آئینہ حیران نکلا

عشق عالم میں ہویدا ہے تیرا ای قائم
کوئی ہمسر تیرا ظاہر نہ ہو پنہان نکلا

گمان میں بھی نہ گیا وقت جو بالا نکلا — جلوہ حسن جہان سی وہ نرالا نکلا

رخ پر تو پہ زلف دوتا الف لام — یون نمایان ہے کہ اب ماہ پہ ہالا نکلا

ہیں تو گیا تھا کہ جو تحقیق کیا اب منی
ایک عالم ہے تیرا جانے والا نکلا
کیوں نہ قربان فلک ہو تیری رفتار پہ آب
ڈال کے دوش پہ تو جبکہ دوشالا نکلا

نفخ آہ سی قائم تیری سب شر مردہ
ہیں یوں جوں کشت سی یکبارگی ژالا نکلا

جس وقت گھر سی شوخ وہ باہر نکل آیا
ایک دلسے مری غم کا لشکر نکل آیا
محفل میں آج اُسکی داخل ہوا وہ ماہ
جسطرح غنچہ سی گل احمر نکل آیا
جس وقت منہ سی پردہ اوٹھایا جو اوسنے
کوہ سی جوں شہ خاور نکل آیا
یہ مرغ دل بھی میرا کیونکر کے اب بتا
صیاد تیری بر میں سی خنجر نکل آیا

پوشیدہ لاکہ گر کری قائم تو عشق کو
مخفی نہ ہووی اوسکا تو جوہر نکل آیا

معلوم کچھ ہیں وہاں کیا کچھ گذر گیا
پھر مجھ تلک پھرا ہیں جو نامہ بر گیا
مرنے کی میری اسکی خبر لوگ نا ز سے
ہم کیا کسکو جانتی ہیں کون مر گیا
آرام و صبر و تاب و توان سب ہیں رہے
کوچہ میں جب کسکی ہیں وقت سحر گیا
اندھیر آگیا میری آنکھوں کی سامنی
اوٹھ پاس سے جو میرے وہ رشک قمر گیا
یہ بلبلوں نے دام میں پھنس کر مچایا شور
صیاد کے بھی ہوش اوڑی ایسا ڈر گیا
ناصح نصیحت اب تو خدا کے لئی نکر
اب غم ہیں رہا ہمیں خوف و خطر گیا
تا بست تھا عشق میں تیری تن دلربا
ہستی کو چھوڑ اسلئی در در دشت و در گیا

تاب فراق اس سی تو جلے تہا ہی سارا تن   پر اب تو جل بھی سارا ہے دل اور جگر گیا

قائم سدا رہیگا نہ دنیا مین کوی بہی
ان لکا حال آیا ادہر اور ادہر گیا

اوسکو کچہہ حال سنایا تو ہوتا   مجہہ تلک وہ کبہی آیا تو ہوتا
راتدن غم میرے دلپر ہے اب   تو نے آ اوسکو بہلایا تو ہوتا
اپنی اس خستہ کو سن القاتل   تیغ ابرو سی بچایا تو ہوتا
بلبلین باغ مین کرتے ہین شور   حیف صیاد نہ آیا تو ہوتا

قائم اسکا یہ تو کرتا ہی کیا
ہمین جا اوسکو سمجہایا تو ہوتا

کوچہ مین جب کسیکی مین وقت سحر گیا   یکبارگے مین جا کے دلا وہ نہ ڈر گیا
آرام کہو دیا میرا سب اپنے دستو   رنج و غم و فراق میرے دلمین بہر گیا
کیجو نہ دفن مجہکو بہی تشہیر سے ضرور   یہ عشقمین عدم کے جہان سی گذر گیا
باعث ہے کیا کہ باغ مین سب بلبلین ہین خوش   صیاد چہوڑ باغ کو تنہا کدہر گیا

قائم تو اوسکی عشقمین لب تا بہ ہستی
چہوڑا نہ عمر بہر اوسے آخر کو مر گیا

اوسکی کوچہ مین اگر ہو گیا جانا اپنا   پہر نہین ہو وے گا اب دیکہہ لوٹانا اپنا
عمر مینی کری برباد اسی حسرت مین   نہ ہوا پر نہ ہوا وہ بت تابان اپنا

حال دل اپنا سناؤں کسی جا کر کیونکر | سوا اوسکی نہین ہو سکتا ہے جینا اپنا
کیا ہی وہ دن تہی کہ ملتی تہی ہم اور ہم تم | اب کسی ڈہب سی نہین ہو سکتا ملنا اپنا

اوس شمع رو کی جدائی سی اب اے قایم
مثل پروانہ کی بس رہتا ہی جلنا اپنا

اندون حال کچہ ہے اور میرا | بگڑا ابیطرح سی ہے طور میرا
تمکو خوف خدا نہین ایجان | کیا بنکایا ہے تمنی زور میرا
اب تو مجنون سا ہو گیا بدنام | خلق مین جو مچا ہے شور میرا
ظلم ہی پر نکر خدا سی ڈر | کیا بگاڑا ہے تونی دور میرا

مر گئی ہمین سیکڑون قایم
لیک ظاہر ہوا نہ طور میرا

ایسی بیدرد سی اب دل کا لگانا کیا تہا | اوسکی کوچہ مین بہلا تجہکو تو جانا ہی نہ تہا
گر نہ ملتا تو تو بہتر تہا ولیکن صاحب | یاد سی اپنی بہلا تمکو بہلانا ہی نہ تہا
گرچہ آنا ہی نہ تہا تمکو یہان تک جانی | گالی بالی یہ ہمین روز بتانا ہی نہ تہا
وعدہ وصل تو تہا ایکا کیون جی ہمسے | اشک محفلمین ہمین غیر سے کہانا ہی نہ تہا

سوچتا کیا ہی تو بیٹہا ہوا دل مین قایم
درد الفت کا تجہی پہلی اوٹہانا ہی نہ تہا

ہمنی لاکہو نکو آزما دیکہا | کوئی تجہسا نہ بیوفا دیکہا

میں تڑپتا رہا تیرے غم میں
دل تیرا سو جگہ لگا دیکھا

بس دیوار غیر کے ظالم
ہمنی تجھکو چھپا چھپا دیکھا

غل فزا دمار کر تیشہ
قطرہ خون تجھی چکتا دیکھا

دشت اور کوہ ڈھونڈ مارا سب
تیرا ہرگز نہیں پتا دیکھا

عشق میں تیری میں ای جانے
ہر طرح جور او جفا دیکھا

حال دلکا میں کیا کہوں قایم
ہمنی جو شوخ کو خفا دیکھا

عمر بھر میں خیال زلف روی جاناں میں رہا
کچھ دنوں بن میں رہا کچھ روز بستی میں رہا

یاد آئینگی ہمیں بس کوئی جانکنی میں
بعد مردن میں جو جا لگی باغ رضوان میں رہا

چشم تر مضموں ہو دل زلف پیچاں میں رہا
ہر گلستاں سے نکل سنبلستان میں رہا

دیکھ کر اوسکی طرف کو ہو گیا بیتاب میں
دل میرا اینکر وہیں بس زلف پیچاں میں رہا

طرز الفت سیکھ لو اکر کے قایم سے کوئی
قیس مجنوں جیسی ہے جو کوئی جاناں میں رہا

دیوانہ پن بہار کا ساماں نظر آیا
ہاتوں سی اپنی چاک گریباں نظر آیا

اب لیجلی کدہر کو ہمیں حضرت جنوں
مجنوں کی طرح ہمکو بیاباں نظر آیا

مست عشق کی لو آگ میں گر سنلی اے دلا
دیکھا ہے اسے جسکو وہ سوزاں نظر آیا

سوتے ہی سوتے خواب میں کیوں چونک اوٹھا
شاید کہ آج خواب میں جاناں نظر آیا

الفت مین قایم اوسن خوبانکی اج دیکہہ
حال اپنا اسکی جو اروپریشان نظر آیا ✤

مین اوسکو جو دیکھو لگار اکیا ‏ گنہ سی وہ پہر پہر کی مارا کیا
چلا کس ادا اور انداز سی ‏ سیہ غم میری دلبر دوبارا کیا
مجھی خواب مین وہ جو آیا نظر ‏ تو جان کو مین اپنی نثار اکیا
گیا دلسی ارام صبر و قرار ‏ مین سر شام و صبح مین مارا کیا
خفا ہو کہ بولا کہ تم کون ہو ✤ ‏ میرا آپ لی گیا اجارا کیا
سیہ جسوقت ہمنی اشارا کیا ‏ سیہ کو وہ اپنی سنوارا کیا

سیہ جب ہمنی قایم نظارا کیا ✤
وہ مین اوسینہ تم سی کنارا کیا ✤

اہی میری ساجر یکو تو دلدار دیکھنا ‏ دلدار دیکھنا تو ستم کار دیکھنا
آتی ہی دلمین چاک گریبان کا کرون ‏ سیہ حال میرا تو سر بازار دیکھنا
رسوا ہون تیری عشقمین آخر کو ای صنم ‏ منصور کیطرح مجھی بر دار دیکھنا
دکلا ستا نا خوب ہین اسکو جان لی ‏ رہنی کا حسن سیہ ہین دلدار دیکھنا
فرقت کا کیا کہون تجھی ای شوخ اپنا حال ‏ ہی دلمین اب کھٹکتا میری خار دیکھنا
سن لی تو ملکان کہو لگی کر انگانہ یار ‏ لحظہ مین حال میرا تو بیمار دیکھنا

لاچار کر دیا مجھی فرقت نی تیری یار

قایم کیطرف سے اوس دل آزار دیکھنا

دیکھ ہمکو سدا وہ منہ کو چھپاتا ہی رہا
واہ واہ نام خدا خوب چلاتا ہی رہا

کیون خفا ہوتی ہو اے دیکھ کے ہمکو صاحب
دل یہ الفت کا تیری حرف جتاتا ہی رہا

بلبلیں اوڑ گئیں گلشن سے رہا خالی وہ
باغ میں ہوم وہ صبا دھجاتا ہی رہا

نہ لگائی ہے کبھی اوسنے حنا ہاتوں میں
ہات کو خون میں عاشق کی رنگاتا ہی رہا

حال دل اپنا میں اب کسکو سناؤں قایم
وہ تو سنتا ہی نہیں میں تو سناتا ہی رہا

جب سے جدا وہ مجھسے مرا یار ہوگیا
تب سے یہ غم گلے کا میرے ہار ہوگیا

غیروں سے شام صبح جو ملنے لگا صنم
میں اوسکی کج ادائی سے لاچار ہوگیا

ای ناصحا تو مجھکو نصیحت کرے ہی کیا
اوسکی جدائی سے تو میں بیمار ہوگیا

یہ حال جا کہو میری اوس یار سے کوئی
رسوا تو اب میں سر بسر بازار ہوگیا

محفل میں آج اوسکو نہ دیکھا جو میں نے آہ
روز امید مجھکو شب تار ہوگیا

ناشتہ اوسکی گیسو پر کمیں جا کر مرا اژدرا
بس ڈسنے کو میری تو وہ اک مار ہوگیا

قایم کا عشق خود بخود اوسپہ تو بہلا
آنے سے آنسوؤں کے وہ اظہار ہوگیا

داغ دل پر میری باد صبا کیونکر ہوا
سیج کہو یہ مرغ دل بسمل بھلا کیونکر ہوا

ہم یہان تک رو دیا فراق یار میں آنکھیں تو بہلا
اشک کا دانہ میرا جلدی بہا کیونکر ہوا

تو تو الفت سے توبکی بچتا تہا نادان مدام
ہی تعجب دل ہمارا اوس پہ پر فدا کیونکر ہوا

مرگئی لاکہوں ہزاروں ہوکی الفت میں تباہ
دیکہئی اب مجہہ سے اوسکا حق ادا کیونکر ہوا

ہم تو کہتی تہی چمن میں بلبلو ای بہار
پہر وہ شاخ حسن قائم سے جدا کیونکر ہوا

عیش سب جاتا رہا اور دل دیوانہ ہوگیا
اوسکی کوچہ کے گدای آستانا ہوگیا

کچہہ نہ تہا دلپہ غم جب پاس تہا اپنی صنم
شمع کی مانند اب دلکا جلانا ہوگیا

اوسکی فرقت میں میرا جاتا رہا صبر و شکیب
رات دن چشموں سے اب آنسو بہانا ہوگیا

کیا کہوں ای ہمدمو اپنا میں یہ ماجرا
پہلے دل اپنا تہا پر اب تو بیگانا ہوگیا

ہا گیا جگر فلک کل رات کو ای ہمدمو
آہ کا شعلہ میری دلسے روانہ ہوگیا

کیوں نہ جاکر اب یہ دل پکڑی بیابان
ہر طرف سی طعن و نفرین کا اٹہانا ہوگیا

قائم اوسکی کوچہ سی جاکی کوئی آتا نہیں
یار کا کوچہ تجہی بہی اب بہانا ہوگیا

وہ شوخ ستمگر میرا اب کام کر گیا
آرام کہوکے دل میرا ناکام کر گیا

الفت میں اوسکی کچہہ نہ ہوا حاصل
حاصل ہوا تو یہ کہ وہ بدنام کر گیا

کس سی میں اوسکی جور و جفا کا گلا کروں
پختہ تہا گرچہ پہلی یہ اب خام کر گیا

لوگوں میں اب دیوانہ میرا ہوگیا لقب
یہ حال میرا اب کہ وہ گلفام کر گیا

قائم کی چہرہ پر نظر آتی ہی کچہہ جو ستی

شاید کہ کوئی وصل کا پیغام کر گیا

آہ کہا دود میرا دل سی برون جب ڈالا | رنگ تب سی ہوا اس چرخ کہن کا کالا

کہینچی الفت دلدار ہون مین اب ایسے | اس لئی مجھکو پلا دی تو مئی دو سالا

لی چھپا شیر فرہ کو تو الظالم ایسے | دل مین جیتی ہین سیہ تحقیق لبان بہالا

گل و غنچہ سبھی شرمائیں سگے اس باغ مین آج | کہو لہو اس لب نازک کا نہ کر بسالا

نشہ حسن ہے کیا دیکھنی سے جسکے آہ | ہوش کو کہو کے مین اب بن گیا ایک متوالا

قتل کرتا ہی سبھونکو ولی بی طرفہ یہہ | کہ ہر ایک جان سی ہے تیرا ہی چاہنی والا

گنج رخ کسطرح اوسکا ملی بس ای قائم
اوسنی ایک مار دہو اندھاری اوپہ پالا

ای باد صبا ہو چکا ہی کام ہمارا | اوس گل سے کوئی کہنا یہہ پیغام ہمارا

آنسو نہین بہتا ہے مرا انکہو سے لیکن دم | ہی جب سی خفا وہ بت گلفام ہمارا

گر کوچہ جانان مین صبا تیرا گذر ہو | لیدینا کسطرح سی تو نام ہمارا

ساقی ہی نے میری ساتہ کری خوب محبت | اس دور مین خالی ہی رکہا جام ہمارا

اس عشق نی قائم مجھی یہانتک کیا لاچار
اب دیکھئی کیا ہو وے گا انجام ہمارا

جو تیری کوچہ سی نکلا چھوڑ کر جاتا رہا | بلبل شیدا کسطرح دلیہ گل کہتا رہا

اسطرح گرمی ہی تیری حسن کی بازار کی | جو تپش مین دلکی اندر خود بخود کہتا رہا

یون تو جاتی ہین ہزارون سیر گلشن کے لئی
کون جاکے پھر تیری کوچہ سے یہان لاتا ہا

حال کیا پوچھو ہو میرا ہجر ہو نام خدا
دل دکھانا میرا اوس ظالم کو بہاتا ہا

کیون گیا تھا باغ مین اوس نے نوای بلبل کو
جسکی باعث ہو خجل اک گل کو سمجھاتا ہا

طالب دیدار کا تیری رہا جو ماہتاب
اس لئی وہ داغ دل اپنی لیے پھرتا ہا

منظر اوس شوخ کا بیٹھا ہی گیا قائم بہلا
چھوڑ دی اوسکو وہ تیری پاس بہجانا ہا

تیری وصلکی دہیان مین غنچہ دہن نہ ادہر کا ہوا نہ اودہر کا ہوا
جلا آتش ہجر سی سارا بدن نہ ادہر کا ہوا نہ اودہر کا ہوا

گیا ڈہونڈنا تجھکو جو دشت مین تو کہین سر بھی رہا
وہین جل اوٹھا اوسی آہ سے سارا تن نہ ادہر کا ہوا نہ اودہر کا ہوا

نہین خوش آتا باغ ہی نام خدا مین کہین رکھون تری
مری دل کا آپ کے گھر اجمن نہ ادہر کا ہوا نہ اودہر کا ہوا

کبھی آپ عشق نے ڈرون ہون کبھی تیغ نگاہ
کبھی قبر کی آرزو گاہ کفن نہ ادہر کا ہوا نہ اودہر کا ہوا

نہ وصال صنم ہی نصیب میری
تیری شکوہ کرون مین کیا چرخ کہن نہ ادہر کا ہوا نہ اودہر کا ہوا

ذرا تو بھی سوچ لے اسکو بہلا کہ مین
تیری جور و جفا کی اجاڑ دمن نہ ادہر کا ہوا نہ اودہر کا ہوا

گیا عشق مین بہک سے قائم اب کبھی گاہ حرم مین
کبھی رنج فزون ہے اور محن نہ ادہر کا ہوا نہ اودہر کا ہوا

اوس کی کوچہ سے اگر کوئی نکل جاویگا
صاف سینہ سے دم اوسکا وہین نکل جاویگا

عقل اور ہوش کا اب کام نہین کچھ یارو
مثل پروانہ کی یہ شمع سے جل جاویگا

مرگئی لاکہون اسی حسرت و ارمان کی بیچ
کسکو طاقت ہے وہان پر سے سنبہل جاویگا

جاویگا غیر کی محفلمین جو تیری گر
سینہ پہلو سی میرا صاف دہل جاویگا

اوسکی فرقت کی جو آتش اوٹہی دلمیں قائم
اتنی نالون سی میری کوہ بہی جل جاویگا

کبہی تو باغ مین آیا تو ہوتا
گلونکو آکے شرمایا تو ہوتا

قد شمشاد دکہلایا تو ہوتا
بہلا قمری کو ترسایا تو ہوتا

میرا یہ حال اوس گلرو سی کہکر
ذرا محفلمین بلوایا تو ہوتا

ہماری اشکونکی آگی فلک نے
ذرا بارانکو برسایا تو ہوتا

کذب تم سی سناو ایسی جانان
کبہی منہ اپنا دکہلایا تو ہوتا

رہی حسرت کہ تیری حسن کا یار
کبہی اس راز برسایا تو ہوتا

جہنکا تا سر حسرتی سی قائم اپنا
تو خنجر ہاتہ مین لایا تو ہوتا

الہی تمہین غیر کی جانا نہین اچہا
صاحب ہمین نظرون سی گرانا نہین اچہا

غیرونکو بلا پاس بٹہاتی ہو دلدار
ہمنا تمہین غیرونکا بلانا نہین اچہا

ابرو سی تیری کشتی ہوئی سیکڑون عاشق
قاتل تجہی شمشیر بنانا نہین اچہا

زخمی مجہی دیکہا تو کہا شوخی ہنسکر
ناصور یہ مرہم کا لگانا نہین اچہا

اوس زلف سیہ کو نہ لگا ہاتہ تو قائم
بن علم تو کالی کا کہلانا نہین اچہا

عشق اوسکا مریدسی خدا پایا نہیں جاتا
لکھا ہوا قسمت کا مٹایا نہیں جاتا

اول تو تیری کوچہ مین جایا نہیں جاتا
مرکر گئی ہتی تو پہر آیا نہیں جاتا

صورت کو تیری دلسی بہلایا نہیں جاتا
اس صفحہ سی یہ نقش مٹایا نہیں جاتا

یارب مجہی دنیا سی تو اب جلد اوٹہا لی
صدمہ غم ہجر الہا اوٹہایا نہیں جاتا

بیمار تپ عشق نے یہان تک کیا مجہکو
حال دل زار اپنا سنایا نہیں جاتا

دلبر اکہ سرجاتا رہا جانی نکلکر
کہین اوسکا پتا دوستو پایا نہیں جاتا

تیار نصیحت کو قائم ہین کسی دوست
پاس اوسکی ہی اوسکو تو لایا نہیں جاتا

ہو خفا مجہسی جو وہ رشک قمر بیٹہ گیا
مین ہوا جار پکڑکر وہین سرپیٹہ گیا

کہہ سناؤنگا اوسی صاف کہ مین مرتا ہون
آگئی اب کے میری آگی وہ اگر بیٹہ گیا

راہ الفت مین دلا سیکڑون جاسی گذرے
تو ہی کیا ایک خدا سی گذر مٹہ گیا

طائر دلکو میری مفت مین دیکہو صیاد
دام الفت مین پکڑ کاٹ کی پر بیٹہ گیا

جلوہ حسن عجب ہے تیرا جسکے آگے
رشک سی بحر ندامت مین قمر ڈوب گیا

دل و جان مین میری فتنہ نما تجہ بن آب
شعلہ ہجران نار سقر بیٹہ گیا

کم سمجہو جو وہ ماہ میری گہر آیا
لک قائم تیری آہونکا اثر مٹہ گیا

ہمنی جانا کہ تہین دلبر جانان جانا
تمنی جانا ہمین بدخو لہ ستانا جانا

مثل خورشید کی کیوں قدر گھٹاتا ہی ولا
کسکی کوچہ میں تو رکھتا ہی اب آنا جانا

ہاتھ پاؤں تیری بسمل کی جو ہوویں ٹھنڈے
قبضۂ تیغ سی پھر ہاتھ اوٹھانا جانا

مضطرب مست ہو میں ہوں دو چراغ کشتہ
اپنی بسمل کا سفر دیکھکی جانا جانا

تیری قدموں کی قسم چشم مو کا تکیہ سرکی
بالش گل سی تو افضل ہی سرانا جانا

کچھ تو حسرت ہی جو بھاری ہی جنازہ اوسکا
ہاتھ پھر رحم ذرا تو بھی لگانا جانا

آج کل کے تیری عاشق تو مزا لوٹ گئی
حیف قائم رہا محروم پھر آنا جانا

بام پر جلوہ نما گر مہ کامل ہوگا
حامل عرش پر اک شوق سی بسمل ہوگا

نالۂ مست کھینچ دلا زور سی کر چرخ برین
سنکے ہر ایک وہاں بیخود و بیدل ہوگا

رخ پر نور کو دیکھ کی نہ چھپ جاوے ماہ
جلوہ گر سامنی اوسکے جو ترا تل ہوگا

شک نہیں آنکھیں کرن تو جا میں قربان انکی
رونق افزا تو جب ان میری محفل ہوگا

شکر اوس دم میں کرونگا کہ تو جو اوس سی
جھگڑی آن کے اس زار کا قاتل ہوگا

دلبرا ہاتھ میں لی ظلم نکر اب آگے
کون پھر میری سوا ری تیرا مائل ہوگا

قائم اس عشق سی ڈر اور سمجھ تو یہ بات
سہل اتو ہی پر آخر میں یہ مشکل ہوگا

اب جو اعشق جدا اوسکا سر و کار جدا
جان طپیدہ ہی جدا سینہ سی افکار جدا

ہائے ہوش بھی اوس سی میرا کیونکر اب
جلوہ یار جدا حسن کا بازار جدا

موت کا آئی لگا دینے دم اپنو مدعا ہم
فرقت یار جدا ہجر کا آزار جدا

راہ میں منزل مقصود نہیں دکھتا ہی
روز تیرہ ہے جدا اور شب تار جدا

دل مضطر یہ اثر زہر کا او تلخی بیٹھا
ہجر مشکین ہے جدا حلقہ سیہ مار جدا

کمر دیا یار سی ملکر کے ہیں یار دیا ہ
دلق و تسبیح جدا رشتہ زنار جدا

اب ستانی لگی اسے لکو میری سیہ رنج و غم
گردش چرخ جدا دور کا دوار جدا

ایسی آفت سی بچی کیونکہ میرا دل مضطر
نغمہ رود جدا چنگ کا اتار جدا

راہ ہی سخت بنٹے لوسی ہے چلنا قائم
دشت ادبار جدا اسکے ونہیں خار جدا

نسیم صبح دلبر کے خبر لا
خوشی کا کمیہ میری دلبر اثر لا

تڑپتی نبض ہے بیمار کیطرح
مسیح نام خدا تشریف ایدہر لا

مزاق زندگی تو کہو دیا سب
قتل کرنیکو الیفا لم ستمگر لا

نشہ جاتا رہا آنکہو نسی میرے
ارے ساقی تو جلدی قدح بہر لا

نہیں قائم میں اب جنبش کی طاقت
تلطف اسپہ ای شق القمر لا

کیا بتا ہے تیری دیوانی کا
کب ٹھکانا ہے بہی ٹھکانیکا

سنی حرم سستی دیر سستی مطلب
سنگ کافی ہی آستانیکا

ہیں جو رہ پاتو اوسنی نہیں کہا
خوب ہے سوز اوسکے کانیکا

ناگنی زلف کو نہ چھیڑ دلا — خوف لگتا ہی کاٹ کھائیگا

تو نہ قایم کر ستا ظلم
چھوڑ دیگا اگر کسی جائیگا

عشق مین تیری اب نشانہ ہوا — اپنی بیگانون سی بیگانہ ہوا

مین فقط کچھ نہین فریفتہ ہون — حسن پہ تیری سب زمانہ ہوا

ظلم سی تیری ای جفا آرا — ایک یگانہ سی بی بیگانہ ہوا

میری آوارگی کو دیکھکے بس — قیس کا بن مین جا کی ٹھانہ ہوا

ایکدن مینی مانگا جو بوسہ — سنکے بولا کہ چل دیوانہ ہوا

تجھسی الفت جو کی صنم مینی — لوٹ کا میری سینہ بہانہ ہوا

چھوڑ تنہا مجھی سن ای ظالم — ساتھ غیرونکی تو روانہ ہوا

غم فرقت لگا دیا کیسا — رات و دن جو کہ غم کا کھانا ہوا

داد دنیا کو کیا کہی قایم
حسن کا تیری بیعانہ ہوا

ہی دشمن جانی جو یہ چرخ کہن اپنا — رہتا ہی جدا اس سی رشک چمن اپنا

وہ غنچہ گل دیکھ آئینہ اوٹھا کے — رخسار کو دیکھی ہے کبھی اور دہن اپنا

اوس دن سی غریق غم اندوہ و بلا ہون — تو نے جو دکھایا مجھی چاہ ذقن اپنا

وہان زلف پریشان ہے یہان [illegible] — وہان سرخ ہی جا دیکھیان خونی کفن اپنا

ہر ایک کو قائم ہے تیری نام سے نفرت
مشہور جو ہے خلق میں دیوانہ پن اپنا

اگر اوس شوخ کی کوچہ میں پھر آنا ہوتا
سخت وہاں سے دل بیتاب کا لانا ہوتا
پانو زنجیر تیرا اکیو کہ نہ وحشی ہوتا
اوسکی کوچہ میں تیرا جبکہ ٹھکانا ہوتا
راتدن یاد میں اوسکی جو گذر جاتی ہے
کبھی آیا نہیں جو غم کو بھلانا ہوتا
شعلۂ آہ سے جنگل میں تو لگتی آتش
تیری جستجو کا اگر دشت میں جانا ہوتا
چاک کرتا تیری کوچہ میں جو داماں قائم
پھر تو مشکل سے تجھی اوسکو اوٹھانا ہوتا

سیہ ظلم تجھکو کسنے بیاری سکھا دیا
فرقت کا غم جو دلسے مری اب اٹھا دیا
کل رات تیری یاد میں ایجا میں پھیلا
رونے ہی رونے آنسو نے طوفان بہا دیا
بس ایک تیری یاد نے بس ہمری جیب
دنیا کی ساری کاموں نے مجھکو چھوڑا دیا
مجنوں کی طرح ہوگیا میں زار اور نحیف
جسنے تمام خلق کو منہ سے بھلا دیا
آکبھی تو میرا حال ذرا دیکھ لیجیئے
مانند شمع کی تیری غم نے جلا دیا
خوف خدا نہیں تجھی اور روز حشر کا
الفت کا نام تونے تو سارا اٹھا دیا
قائم چمن میں کون بوقت سحر گیا
ہر ایک غنچۂ گل کا صبا نے کھلا دیا

درد الفت کا سر سینہ کی پیوند ہوا
مرض ہے وہ ہے کہ حکما سے بھی کمتر نہ ہوا

گھر مین ہر شخص کے گرتا ہو کرم اصحاب
حق تعالی تجھی بخشے ہی دولت حسن
آہ سوزان سی مری سنگ پگھر جلتی ہین
وہ ہی قسمت کہ مددگار ہی کاگن سی ہاؤن
سنگدل یار ستمگر کی خطی کیا ہی
عشق مرزا ہی لیتی ہین سبق تجھ سی علم
گلشن کاوس فریدون سکندر دارا

ہر گذر اپکا میری کبھی ہر چشم ہوا
ہم کشتگان ہی تری سامنی تیغ سر شہوا
ہر تری دلمین اثر گریہ ہی سنگر ہوا
خضر ہی عشق کے رہ مین میرا مسیحا ہوا
ہر مہر افسوس کہ اسکو کبھی یاد نہوا
عشق کے ہوتا ہین کوئی میری برابر نہوا
ماہین کے ہون کہ وہ انکا جا کر نہوا

قتل کرے ہو جو قاتم کو خطا کیا دیکھی
وہ تو ستمگارہ سمجھو آپ سی باہر نہوا

دیکھو تقدیر کہ وہ آج ہے مہمان کسکا
جو گدا کو حصہ دلادین آگی اون کی
ناز بردار ہین جیسا ملیگا تجھکو
اب معشوق جدا ہو گیا ہے تو پھر
بن تیری خاک ہی سب دولت دنیا ہمکو
فرقت یار مین اب ہے جنون کیا صرف
خار آتی ہین نظر میری گلہای چمن
ماہ پوشیدہ ہوا ابرہ گردون مین آج

کس سی اقرار ہنا دیکھی ہی ارمان کسکا
جام جم کیا ہی بلا تخت سلیمان کسکا
مین جو مر جاونگا پھر ہو دیکا نقصان کسکا
جان دینی مین ہی صرفہ دل نادان کسکا
تو نہو پاس تو پھری ہوئی ہو مرجان کسکا
پھاڑ ڈالا ہے گریبان تو دامان کسکا
تجھسا گل ہر مین نہو دی تو گلستان کسکا
واچکا ہی سہ رخسارہ تابان کسکا

جنکو ہے خواہش لب میں اونکی قائم
مٹی گلگون کی کیا لعل بدخشان کرکا

پاس آ میری تو اب شام خدا | ذکر تیرا مجھکو ہے صبح و مسا
قتل کر یا خستہ یا چھوڑ دی | میں نہیں کرتا گلہ چون و چرا
ہے عجب دستور اے ہمدم میرے | جسپہ رہتی ہیں تری شاہ و گدا
جستجو میں تیری پھرتا ہوں مدام | حیف پر ملتا نہیں تیرا پتا
مہر و مہ آگے ہیں تیری سرنگون | اور اونہونکو رخسے ہے تیری ضیا
میں ترا عاشق ہوں دل سے بیتاب | مت روا رکھہ مجھپہ اب جور و جفا
کیا ہی آفت ہے جنبش مژگان تیری | اک سنان رکھتی ہے دل میرا چھلا
ایک تیری خواہش دیدار ہے | اور کسی آگی نال ہے کیا دوسرا
میں کھڑا ہون کب سے تیری در پہ جان | اس طرف کو دیکھ لے تو اک ذرا
تیری ہاتھون سے فلک نالان رہا | سامنی کسکی کرون تیرا گلا

جا کر قائم کو اپنا خد سے
پاس سی اسکو نکہ اپنی خدا

جنونکی دور میں جسکی ہوا کوہ و بیابانکا | رفو گر کسلیے کرتا ہے تو بخیہ گریبانکا
شمع مرقد پہ ہووی گر نہ ہووی گلفروش | میری داغ جگر سے ہے نہان اک عالم چراغانکا
کسی گلرو کا میں ہون خاکپا اور نقش پا ہوں | نہو کیون خاک سر سرمہ دیدہ مرغان گلستانکا

کمر بستہ جو دیکھا صبحدم اوس قاتل جانکو
تو جب سی بید سا کانپی ہی قالب ناتوانکا

تیری الفت لیے شفقت عامہ لے کیا کیا ظرف
سر ایک مذنب کردیا گھر اوسیلا لکھا

میری سینہ پہ لوٹی ہین مزا اس کو مار ساری
کری جو وہ کرتا ہی کبھو اوس زلف بیجا لکھا

اگر ہی ضبط کردون چشم اشک یار کو قایم
ہمین کشتی ہی دریا او میٹا دون نام طوفانکا

ابروے یار سے ہمین مارا
تیغ خدار سے ہمین مارا

آہ یہ ایک پل نہین تھمتے
چشم خونبار سے ہمین مارا

ہم تو مرتے نہین قیامت تک
اوس ستمگار سے ہمین مارا

رات تھوڑی رہی خدا غدا
اوسکی انکار سے ہمین مارا

عشقمین حیف اب کہون کیا مین
ہجر کے خار سے ہمین مارا

کیا ہی مژگان یہ زہر قاتل ہین
خنجر ابدار سے ہمین مارا

قایم کرتا ہی جھوٹی وہ اقرار
اوسکی اقرار سے ہمین مارا

ناوک چشم یار سے مارا
نرگس مردم شکار سے مارا

بیخبر حال سی میرے ہو کر
اوس تغافل نے شعار سے مارا

تھی شبنم سی غسل میت دو
صنم گلعذار سے مارا

بعد مردن کھلی رہین انکھین
شوق دیدار یار سے مارا

شور کر کر کے شب کو قایم کا
اس دل مضطر نے مارا

تشنۂ دیدار ہوں کس ساقی مخمور کا / جو گرا آنسو ہر اک خوشہ ہوا انگور کا
سوز دل بجھا بھڑک کر نا مغز استخوان / میری مرقد میں ہی جلوہ شمع کافور کا
آبلہ پھٹ جائیں آب چشم میں جا لگی حباب / سایہ پڑ جاوے اگر میری تن رنجور کا
کیوں نہ زاہد ہو شہرت محفل میں اگر رات کو / شمع ہی آتی ہے یہاں بنگالہ کا سیندور کا

پارۂ لخت جگر مژگاں میں قایم جم گیا
دار پر گویا معلق ہے یہ سر منصور کا

پیر جنوں نقش زن ہوا اپنا / چاک ہے پیرہن ہوا اپنا
جان تنگ ہی تیرے حوالہ کی / پر نہ تو جانمن ہوا اپنا
لب حسرت چبائی دانتوں سے / رشک دُرِّ عدن ہوا اپنا
میں کفنی میں جب ہوا جوگی / آگ جیلا رتن ہوا اپنا
خاک آنکھیں خاکساری سے / لاسی پاتک بدن ہوا اپنا
کیا ہی مشہور دشت وحشت میں / ذکر دیوانہ پن ہوا اپنا
لیکے جو تو عصای شاخ نقیب / بن کے آگے ہرن ہوا اپنا
حب سے سکے اختیار لی وطنی / دشت غربت وطن ہوا اپنا

موجزن جب ہیتی ہوا قایم

درج گوہر دہن آسا

لٹ گیا مفت دل یہان گیا
اوسکی کوچہ مین جاکے ہان گیا

لی لیا دلکو مفت مین ہیہات
اوسکی چتون کی نگہبان گیا

مین تو دلسے دے چکا صاحب
اب یہ لیتی ہو امتحان کیا

اوسکی تیغ نگاہ قاتل نے
کر دیا دم مین ناتوان کیا

دیکھ لی جب زردی رنگت
پہر یہ قائم نہیں لا فغان کیا

دشمن جان تہا جو اپنا اوسی دلبر سمجھا
مشغل غول بیابانکو مین رہبر سمجھا

فرش گلبرگ پہ بہی نیند آئی مجھی بن تیرے
ہر رگ برگ گل تر کو مین خنجر سمجھا

پشت پر دیکھ کے کہلا ہوا موباف زری
جعد شبرنگ کو دنبالہ اختر سمجھا

اوسکی یاد دندان مین جو رویا مین آہ
قطرۂ دیدۂ نمناک کو گوہر سمجھا

طپش آتش فرقت مین مین قائم در تب
بر مین لخت دل پر سوز کو اخگر سمجھا

حسرت افزا ہی یہ حسن آئینہ رخسارونکا
پہر گیا دیکھ کی منہ چاندکا اوتارونکا

دوسی کی مجھکو سمجھانی لگا یہ لذت عشق
طائر فکر بہت اوڑتا ہی منجوارونکا

سلطنت کیا مین کرون لیکی کہ سایہ جسکا
کم ہی بال ہماسی تیری دیوارونکا

رات رو رو کی یہ انکہوں سی بہائی نالہ
دیر تک پانی اوچہلتا رہا فوارونکا

خط و خال کی ذوق دل بے نیاز کا نام   گشت عدم سے ستم ہوں انھیں دوچار دیکھا
وحشت سرشت میں جو ڈھونڈھا تو جابجا ہی دیکھا   قافلہ ملک عدم کو تیری ہی تیار دیکھا

سنگ کی سر سخت تیری نالہ قائم سنگین
ہم نے بولتے جگر سے گرتا ہی اب دیکھا

جب کسی گلشن میں تجھی سنگ گلستان دیکھا   چاک جیسی سر ایک گل کا گریبان دیکھا
لب و دندان کو ہم یار کے خندان دیکھا   سنگ مرمر کو تیرا لعل بدخشان دیکھا
آنکھ کی دیکھا میں ہر ایک سمت کو حیران دیکھا   ایک با دگر شہر خموشان دیکھا
غصہ آیا ہم پر جیسی تجھا یا نکھ   آزما خوب تجھی دیدہ گریان دیکھا

آشنا ہو کے بھی قائم کی نہ کیا پاس مرگ
تجھکو بھی ہمی سنگ کوچۂ جانان دیکھا

گر دیا جسکو جسم مرض نے نہیں تنکا   ہو گیا میں بھی اسی رنج و محن میں تنکا
بیان تلک باندھی ہیں مضمون سخن میں تنکا   تر ہا سیر تو زمین پر نہ زمین میں تنکا
پکڑی جا رہی کہ جب باد خزان کی آکر   تر ہا برگ گلستان میں نہ بن میں تنکا
لگی آشیان بلبل کا اڑا کر صرصر   ہو گیا سو کہ کے ہر نخل چمن میں تنکا
آمد اوس گلکی ہی فراش صبا کی کہ جو   رہنی پائی نکھوی کا صحن چمن میں تنکا
دیکھی گر اسکی طرف آنکھ اٹھا کر آہو   صاف کر دوں میں اپنی چشم بدن میں تنکا
نہ امان قتل کسی دی اوس شکار فرنگ   لمنی ہر چند لیا اپنی دہن میں تنکا

بسکہ آفاق میں مشہور کیا تنکی کو	نام ور آگی ہوا ملک سخن میں تنکا
تیر رستم کی تو لگتی تھی ہزاران تن میں	کار گر کرتی تھی یوں جیسے بدن میں تنکا
شہرۂ عشق غریب تلک میں جو ڈھونڈی تنکی	تنگیاں تن میں ہی میرا فکر سخن میں تنکا
سخن عشق میں اتنا ہوں کہ گر تیر لگے	تو یہ جانو کہ جو تھا میری بدن میں تنکا

ناتوانی سے سبکدوش ہوا ہوں قائم
اس طرح جاتی ہے چلی جیسے کفن میں تنکا

لب خورشید لقا یاد آیا	مظہر نور خدا یاد آیا
پھر خم زلف دوتا یاد آیا	پھر وہی دام بلا یاد آیا
رشک حسرت نے جب کیا پروانہ	طاہر رنگ حنا یاد آیا
خود بخود چشمک شوخی میں	دل گم گشتہ جانے کہ کیا یاد آیا
زخم کے لوٹ گئی سب ٹانکے	جب کہ خنجر کا مزا یاد آیا
اپنی ہونٹوں کو چبایا جب ہم	بوسۂ لب کا مزا یاد آیا
لکھتا صفحۂ تقدیر کا حال	اس کی خط کا جو لکھا یاد آیا
آج پھر کوئی بتا رہیں ہم جیا	اللہ وہی کہ خدا یاد آیا

تیرہ بختی سے قائم اُسے
سایۂ بال ہما یاد آیا

یاد میں زلف کی شب خواب پریشان دیکھا | مقتل عشق میں دیکھا جیسے ہیجان دیکھا

در بدر کوچہ بکوچہ گیا رسوا تو نی
تہا ئیدہ تجھسی یہ ہی گردش دوران دیکھا

کاٹی شب ہجر کی مین صبح تلک رو رو کی
چشم نی میری عجب طرحکا طوفان دیکھا

چشم سی اشک رواں سینہ سی آہ سوزان
آپ نی حضرت دل عشق کا سامان دیکھا

گاہ تہا زیر زمین گاہ تہا بر اوج فلک
توسن فکر کو قائم تیری جولان دیکھا

اوسکی کوچہ مین پشیمان ہوا تہا سو ہوا
عمر بہر مین کبہی حیران ہوا تہا سو ہوا

شب ظلمات مین کاکل کی پریشانی سی
دل میرا اب پریشان ہوا تہا سو ہوا

عشق مین تیری صنم دست جنون سی میرا
سینہ کبہی چاک گریبان ہوا تہا سو ہوا

عشقکی شعلی کی بہڑکی جو جگر مین آتش
سینہ کباب دل بریان ہوا تہا سو ہوا

تیغ ابرو کی اشارہ سی ہو قتل جگر
یار دل کی سر مژگان ہوا تہا سو ہوا

دام زلفون سی کسی ڈہب سی نکلتا ہی نہین
دلکو اب کبہی زندان ہوا تہا سو ہوا

عشق نی لاکہون ہی دکہ دئی قائم مجکو
کبہی مین اسطرح نالان ہوا تہا سو ہوا

جاتا ہی تصور کبہی اوس ماہ جبین کا
گہٹتا ہی صفائی سی کبہی نقش نگین کا

منہ بہول دیا شکو جو اوس مہر لقا نی
رخ زرد خجالت سی ہوا ماہ مبین کا

کچہ کم ہی نہین کوئی صنم ملک عدم سی
جو جاتا ہی ہو رہتا ہی وہین نقش زمین کا

اسواسطی لپٹی ہین میری قبر سی کالی
کشتہ ہون مین مار خم زلف بت چین کا

عاشق جو ہوا اوسپہ گیا اوس سی ادہی قتل ہی	زاہن گیا بگڑ ہا ای جفاکیش کے دین کا
کیا جلوہ رخ ہی ترا ای ماہ جہانتاب	دم اوسپہ ہے قربان ہر ایک اہل زمین کا

اس ناز کو لیک بہی نہ لائی کبہی قائم
غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا

گشتہ تیرا جب ہوگیا پیوند زمین کا	اس غم سی جگر چاک ہوا چرخ برین کا
تربت مین میری منہ سی اوٹہانا نہ کفن کا	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا
پوشیدہ نہ تہا مین کرنا ہمین عذر غم	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا
مخفی ہی میری لالہ نمط سینہ مین اک داغ	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا
سینہ کو میری چیر کے تو دیکہہ لی جراح	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا
منظور اسیواسطے ہے گوشہ صحرا	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا

جلتا ہی جگر سینہ سوزان مین قائم
غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا

دعوا اتنا جنہین رفعت یہان عرش برین کا	پہر کچہہ نہ نشان پایا مکان کا نہ مکین کا
سیہ طفل سرشک آگہ نکردی کہین افشا	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا
رسمی ہین بڑی نامہ کو لیٹی کئی دن سی	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا
دیرہ دہ سلگتی ہے مری سینہ مین آتش	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا
مضطرب ہین کہیہ جگ سی ام مطرب خوش ہو	غم دلمین نہان رکہتی ہین ایک پردہ نشین کا

کس طرح خوش سے آوے نظر مجھکو اے ہمدم
غم دلمیں نہاں رکھتی ہیں ایک پہ دشمن کا

کعبہ سے غرض کام نہ بتخانہ سے قایم
رکھا ہمیں اس عشق نے دنیا کا نہ دین کا

محو نظارہ ہیں جو جو کسکی رخ پر نور کا
جو شرر دلسے اوٹھا شعلہ ہے نخل طور کا

ہے عیان نور تجلی اپنی سوز آہ سے
خاک مدفن کے میری سرمہ ہے چشم طور کا

مار ڈالا ایک پریکی نگہ کل پر زخم نے آہ
کیون نہ ہڈی سے میری شانہ ہو زلف حور کا

کشتہ ساق بلورین صنم ہون ہمنشین
لوح مدفن کی جگہ ٹکڑا ہو ایک بلور کا

کیون نہ قایم ہو تری محفلمین اکثر بیت بیت
شمع سی آتی ہی یہان ٹکا لگا سیندور کا

عیش و آرام خوش نہین آتا
یار بن جام خوش نہین آتا

اے ستمگار جز جفا تجھکو
اور کچھ کام خوش نہین آتا

تیری وحشی کو اے پری پیکر
ننگ اور نام خوش نہین آتا

روبرو خال و زلف مشکین کے
دانہ و دام خوش نہین آتا

تیری آغاز عشق کا قایم
نظر انجام خوش نہین آتا

جبسے اوس شوخ نے پکڑی ہے یہ رفتار جدا
جبسے دیکھا وہ ہوا اوسکا خریدار جدا

جسم گیری اسنے کیا ابروی خمدار کو خم
جان قالب سے میری ہوگئی یکبار جدا

دل رنجور رہو چشم بتان پر مایل
دیکھیے ہو جائی ہی بیمار سی کبہی جدا

کیا غضب ہے کہ مرا اوٹہا دشمن لوٹین
اور ہو خاک تہ غلطان یہ گنہگار جدا

کسیج بتا ہاتہہ مین کیا آیا تیری ای صیاد
ہو گئی باغ سی جو بلبل غمخوار جدا

یہان تلک یاد ہے ہم ہاہون طلب مین اوسکی
کبہی ہوتا نہین دامن سی میری خار جدا

مانگی قایم ہی دعا عشق مین اوس جانانکی
اب خدا کیجو نہ مجہسی اوسی زنہار جدا

اب جو میخانہ مین ساقی میرا دلبر ہوتا
پہر تو دنیا مین نہ کوئی میرا ہمسر ہوتا

چین دیتا ہی نہین مجہکو یہ ظالم ایک پل
جائی دل کاش میری سینہ مین پتہر ہوتا

گر نہ پروانہ تیری ہاتہ سی جلتا اے شمع
قطع کلگیر سی کا ہیکو تیرا سر ہوتا

آہ ہوتا دل بیتاب کا ارمان پورا
اوس ستمگر کے اگر ہاتہ مین خنجر ہوتا

گرد کہاتا رخ پرنور کا جلوہ اپنا
بس خدا دیتے میری جان کل احمر ہوتا

دیکہہ لیتا جو وفتن کا تیری یوسف نقشا
سایل حسن کا تجہسے وہ ادلبر ہوتا

یہہ تو کیا چین سی دنیا مین گذرتی قایم
آج گر بین جو ہماری وہ ستمگر ہوتا

شمع خدار کو جسوقت علم تمنی کیا
سجدہ شکر کیا ہمنی ستم تمنی کیا

کعبہ دلکو ڈبویا میری افسوس فسوس
یہ ستم ہمپہ بنا دیدہ نم تمنی کیا

کسی کم بخت نی بہکایا تمہین ہے شاید
لطف دیرینہ میری حال پہ کم تمنی کیا

انکھی ہاتھ مین کیا آیا بتاؤ تو مجھی
بعد مرنی کے میری آہ جو غم تمنی کیا

ہو گیا جنت فردوس مین مسکن اوسکا
لگی مرقد پہ میری جان کرم تمنی کیا

سر پہ تیغ ہوئی سیکڑون احسان اوسکے
جس گھڑی ابروئی خمدار کو خم تمنی کیا

کیا کیا مجھہ پہ کیا جرم کیا ظلم کیا
سر کو قائم کی یہ سنتی ہی قلم تمنی کیا

ہمنی جو اوسی حال دل اپنا بیان کیا
جھنجھکا رہا وہ ایسا کہ اوسنی نہان کیا

خاطر مین اوسکی ایک گذری یہ حیف ہے
لا کہ ہمنی اوسکی کوچہ مین شور و فغان کیا

سیر چمن کی مجکو بھی خواہش تو آگئی دیکھ
داغوں سے ہمنے سینہ کو کیا بوستان کیا

بہتان مجھہ پہ کرتے ہو سب جھوٹ بات ہے
کبھی تمہاری ہمنی گلا کسی جان کیا

ای قائم اپنی رشک یاران مین دیکھ کر
کس شوق سی وہ گھر میری آیا قران کیا

جب سی نظر آیا ہین گلفام ہمارا
جاتا ہی رہا دوستو آرام ہمارا

کرتے ہین دوا میری عبث حضرت عیسی
ای یارو اجل کر گئی اب کام ہمارا

خواہش نہین کچھہ تجھہ سی مجھی گوہر و زر کی
دشنام تیری لب سی ہے انعام ہمارا

افسوس کہ منزل رہی جب چار قدم پر
وان ٹوٹ گیا پاؤن سر شام ہمارا

دنیا مین کری اگلی یہ ہمنی کمائی
کبھی نہین لیویگا کوئی نام ہمارا

صد حیف کہ عزون سے عزا آئیگا لوٹا
اور مفت مین بدنام ہوا نام ہمارا

وہاں بساغر مئی بھر کی دیا غیر کو اوسنی
یہاں عمر کا لبریز ہوا جام ہمارا

ناصح بخدا منع نہی عشق بتان سی
جز عشق ازل سی ہی نہین کام ہمارا

کیا ظلم ہی قایم کہ ہی گھر دو قدم اوسکا
اور ضعف سی اوٹھتا نہین اک گام ہمارا

قطرہ اشک نہین چشم سی باہر آیا
بلکہ اک تازہ لگا سینے سی گوہر آیا

شکر ہی آج اجابت سی ہوئی اپنی دعا
حالت نزع مین وہ ساقی کوثر آیا

اسقدر بد ہی مری یہ خوبی قسمت دیکھو
وہ جو آیا تو لیے ہاتھ مین خنجر آیا

ہاتھ مین جسکی تھی مین شری اک ساغر ناز
آج لو ساتھ کسی شخص کے سیکر آیا

جوش مارا ہی یہان خون نی کس کس کی خطا
آج وہ ہاتھ مین شمشیر کو لیکر آیا

کیا عجب کوچہ جانان مین نمایان ہی طلسم
جو کہ اوس کوچہ سی آیا سو وہ لی سر آیا

ساتھ بیٹھا ہی رقیبونکی جو کل محفل مین
دیکھ کر رشک سی اوسکو مرا دل بھر آیا

رہی امید ہمیشہ ہی دلمین میرے
حیف پر وہ نہ ستمگر کبھی ادہر آیا

رہ گیا ذوق شہادت مری دلمین قایم
نہ گلی تک مری ہیہات وہ خنجر آیا

جو ساتھ غیر کے گلگشت کو وہ بستان نکلا
تو میری سینہ سوزان سی اک دہوان نکلا

قضا نے گھیر لیا ہی کسکو خدا ہی خیر کری
وہ گھر سی ہاتھ مین لی تیر اور کمان نکلا

مین اوسکی سحر مین جان سی گیا تو خوب ہوا
سپر نکری تیر ارمان آسمان نکلا

یہ آرزو میری سینہ میں رہ گئی افسوس
بہار گل میں نہ گلشن سے باغبان نکلا

اوٹھائی دست حنائی جو اوسنی وقت دعا
تو میری گھر سے ایک شور الامان نکلا

گیا بہار جو مشہد میں آج عیسی لب
تہ زمین سے شہیدوں کا کاروان نکلا

لگانا دلکا سمجھتے تھی سہل ای قائم
جو میں غور سے دیکھا تو کیا گران نکلا

شب وصال میں کیا خوشی کمال کیا
دکھا دیا مجھے مر کر یہ اپنا حال کیا

رقیب ساتھ میں اور تیوری یہ بال اوسکا
جو آپ گھر میری آئے تو کیا نہال کیا

غضب سے مر گئے ہم چاہ میں تیری ظالم
پر اوسنے بھی کبھی تو نہ کچھ خیال کیا

دہن کو میری تو سلوا دیا دہن افسوس
جو میں نے بوسکا اوس شوخ سے سوال کیا

غضب میں ہوگئی وہیں منہ کو اپنی پھیر لیا
جو قائم اوسے میں کچھ اپنا عرض حال کیا

میں نے جس روز سے صنم دیکھا
جان اپنی پہ صد ستم دیکھا

اوسنے زلفونکو منہ میں داب لیا
چشمہ حیوان پہ ہمنے سم دیکھا

تیری کوچہ میں جو گیا انجان
بس شہیدوں میں اپنا ہم دیکھا

رات محفل میں تیری ای شمع
تیرے طالب نے قلم دیکھا

طاق ابرو میں تیری ایجا سے
سر فکندہ عرب عجم دیکھا

میں نے اب تک کوئی ال
صاحب شوکت و حشم دیکھا

وہ جو کرتا ہی تجھہ پہ قائم جور
واہ اوس جور کو کرم دیکھا

جلوہ یار کا اتم دیکھا
روح فرسا اوسکا مینی دم دیکھا

زاہدا کعبہ سے کہاں بتلا
ہمنی معشوق کا حرم دیکھا

محتسب قاضی خود پرست ہوئے
رات جو تجھکو چشم نم دیکھا

کیوں گیا تھا تو باغ میں صیاد
تجھہ سی بلبل نی سو ستم دیکھا

خون ہر ایک غنچہ میں لگا
تجھکو گلشن میں جو بہم دیکھا

ابروئی یار پر جہان ہی فدا
لاکھہ عالم نے خم بہ خم دیکھا

تاب طفلی کی اب نہیں قائم
اوسکی عزتکا کو مثل جم دیکھا

آبلو لگا دلہ میری بیہرا اثر پیدا ہوا
سینہ مضطر پہ الم شام و سحر پیدا ہوا

چشم سی ہر ایک قطرہ خون کا جاری ہوا
ہی عجب سکو کہاں سی یہ گہر پیدا ہوا

رخ سی پردہ جب اوٹھا دیتا ہی تو ایماں
خلق کہتی ہی کہ دیکھو کیا قمر پیدا ہوا

عشق میں تیری تجھی عاشق کہتی ہیں تمام
آفریں کب عشق میں ایسا بشر پیدا ہوا

چھپ گیا خورشید خجلت سی فلک پر آہ تیر
سامنی سی آج اوسکی جلوہ گر پیدا ہوا

ابتو آسمد وشس ہونا خدا ایجاد وتش
جانب ملک عدم میرا سفر پیدا ہوا

آہ میں قائم کی وہ تاثیر ہی اہم نا

اوسی مجمر کی ہی دلمیں جب شرر پیدا ہوا

ہجر کی گرمی سی ہات جلگیا | آہ سی پتہ پنجر چمن جلگیا
عشق کی شعلہ سی میری اب تمام | عاشقو لکا ملک و وطن جلگیا
یاد میں اوس لیلی دلبر کی جو | قیس گیا بہاگ کے بن جلگیا
گل جو گیا باغ میں وہ سبز رو | دیکہ کے یکبار چمن جلگیا
آفرین اوس عاشق شوریدہ کو | عشق سی اوسکی جو دمن جلگیا
سرخی لب دیکہ کی جانی تیری | رشک سی کیا لعل یمن جلگیا

قبر پہ قائم کی جو آیا نہ یار
اسکی لگی یہ اوسکا کفن جلگیا

جلوۂ یار کا ہم د یکہا | تن بید مسے دم میں دم دیکہا
آتش تو غم رہی کہا فرقت کا | حیف اب غم نے غم میں غم دیکہا
چشم نمناک ہیں عدا ہم ولی | ہے عجب نم نی نم میں نم دیکہا
زہر آلودہ دل ہتا دیکہ کے اولعل | خوب گیا سم نی سم میں سم دیکہا
اب فراموش کر خود اکیا کام | جان میں ہم نے ہم میں ہم دیکہا
مثل آہو کے خود شکار ہو | اوس دل رم نے رم میں رم دیکہا
تیری قوس میں بلا کیا شوخ | دل میں جو خم نے خم میں خم دیکہا
قائم الیاس تا وما فی کو | آہ اوس کم نے کم میں کم دیکہا

لطف سی یار کے سن ای قائم
تیری ہی دم نی دم مین دم دیکھا

یار وہ اب ہمکو جلانے لگا
عیش و خوشی دلکی بہلانے لگا

دیکھئی کس طور سی ہووے نباہ
غیرون سی وہ انکھہ لڑانی لگا

غور کر کے مینی جو دیکھا اودہر
دیکھہ کے وہ منہ کو چھپانی لگا

اوٹھہ گیا ارام میری دلسی اب
وہ جو رقیبونکو بٹھانی لگا ہے

عشق کا ازار لگا دلپہ ہے
دمبدم آب آہ ستانی لگا

ناصحا تو دیکھہ میری حال کو
کیون مجھی باتون مین اوڑانی لگا

بہر خدا پاس تو قائم کے آ
ہجر مین کیون مجھکو رولانی لگا

ترا عاشق ہون ای گلرو تو آجا
بہار حسن تک اپنی بتا جا

مریض عشق کا کشتہ ہون جو مین
تو عیسی کی طرح مجھکو جلا جا

میرا دل مائل زلف دوتا ہے
شتابی دام مین اوسکی پھنسا جا

غم فرقت سی روتا رونب ہون
کبھی تو جان مین آکر ہنسا جا

تو ای قاصد بنام حق مجھی اب
خبر اوس گلبدنکی لیس سنا جا

خریدار عشق کا ہے تیری سودا
متاع ہوش میرا مت گما جا

اگر مرضی ہو تیری سر ہے حاضر
نہ ہرگز پاس سی ہمری خفا جا

تیری دیدار کا ہون منتظر مین — نوازش سی مجھی جلوہ دکھا جا

نہ پہونچا تا خبر قائم کی کوئی
نسیم صبح تو ہی وہان ذرا جا

عشق مین دل میرا برباد ہوا — خانۂ وحشت کا آباد ہوا
مہربانی سی تیری اے جانان — دل ہمارا نہ کبھی شاد ہوا
باندہی ہی قتل پہ اب تو نی کمر — اتنا کیون شوخ تو جلاد ہوا
نالۂ و شور میرا دیکہہ کے آہ — تیشہ زن کوہ مین فرہاد ہوا
عشق مین تیری ہر ایک جانب سی — مجہکو دیوانہ کا ارشاد ہوا
مانگا جو بوسہ تو اوسکی بدلی — خلعت گالیان امداد ہوا

کشور عشق مین اب اے قائم
خانۂ صبر کا بنیاد ہوا

جب سی اس عشق کا آزار ہوا — رونی سی اپنا سرو کار ہوا
میری تقصیر بتا دی ظالم — کس لئی مجہہ سی تو بیزار ہوا
مجہکو سمجہاوی ہے تو کیا ناصح — مین تو رسوا سر بازار ہوا
عنبرین زلف عجب اور گیسو — ناگنی سا تہ سنیہ مار ہوا

قائم اب اوٹہ گئی الفت جگ سی
حال یہہ دیکہہ مین لاچار ہوا

نہین تجھسی مین دل لگا سکتا
نہ تیری پاس گاہ آ سکتا

ایدلا جا نہ اوسکی کوچہ مین
تجھکو وہ منھہ نہین دکھا سکتا

شیخ کیا پوچھتا ہے تو جسے
حال بگڑے ہے اسمین دیوانہ سکتا

جیسا عاشق ہون مین تیرا جانان
خلق مین اسطرح نہ پا سکتا

بال تیری مثال سانپ کے ہے
ہے خطر مجھکو کاٹ کھا سکتا

ہجر مین حال یہ ہوا واللہ
جو تصور سے جان جا سکتا

نہ لگا دل کسی سی ای قایم
طور لی ہٹ سے رہ نہ سکتا

سبزی رخنی تیری رنگ چمن لوٹ لیا
عنبرین زلف نے ارض مشک ختن لوٹ لیا

سلک گوہر ہین یہ عقد ثریا ہین یہ
آب و تاب تیری لی جو دُرِ عدن لوٹ لیا

ہلگیا آہکے صدمہ سی میری چرخ برین
اور عشاق کا ہر ایک وطن لوٹ لیا

گر پڑا ایک نظر مین نہ یہ باہر نکلا
دل میرا لوٹ لی تو ای سیم ذقن لوٹ لیا

کشش جذب محبت کی بلا سے تاثیر
ایک حملہ مین جو جا ملک دہن لوٹ لیا

رات اس کاکل مشکین کے لپٹنے کی بجا
باغ مین لالہ و نسرین و سمن لوٹ لیا

قد رعنا حسن تیرا جو اوڑا افلاک کے سمت
رونق حیرت بہ حسن پری لوٹ لیا

مجھکو دن رات تصور تیرا رہتا ہی جان
غم فرقت نے میرا صبر بدن لوٹ لیا

باغ شستہ ماکیا ور گل ہوئی سر بسر زانو
لی کے دل عشق و ای غنچہ دہن لوٹ لیا

ورد کرتا ہون یہی عشق کی کمبخت سے	حرف سے تیری رہا پوشیدہ من لوٹ لیا

دل پر سوز کی سودے تیری اے قائم
کوہ فرہاد کا او قیس کا بن لوٹ لیا

عشق کی راہ مین سر دیتا ہی جو کہ گیا	شرط اخلاص کا لایا مین بجا
تجھکو مین ڈھونڈتا پہرتا ہون صنم	حیف کہ تا نہین پہر تیرا پتا
تیری دیدار کا ہون مین بیمار	اور سوا اوس نہین میری دوا
آتش ہجر سی دل سوختہ ہے	اور ہر عضو میرا اوسی جلا
مئی الفت کا پیا جب سی جام	اوس نظر جسسی ہوئی مخمور پڑا
نہ رہا ہوش نہ کچھ صبر و قرار	گیا وہ تان سی نہ یہان کا بہی ہوا

بس لے قائم یہ نکر جور و ستم
نظر لطف سی ملی بس بولا

چاک سینہ کو گر سیا نہ سیا	خون دل کا بہی جو پیا نہ پیا
تجھکو پرواہ کیا ہی اے بے رحم	بار غم سر پہ جو لیا نہ لیا
مر کے بسمل تو پوچھتا ہے حال	تجھکو کیا شوخ مین جیا نہ جیا
اوسکے خط سی جگر بریان	ہم تیری یاد مین دیا نہ دیا

تو بہی بسر کیا قائم کو
جو شش فراق نے کیا نہ کیا

سامنی گر ڈالدی تو رخ سی اپنی نقاب — تا ہو خجلت زدہ ملکہ حسن آفتاب
عشق تیرا جب سی آ دل میں میری چھپا — تب سی رہتی ہے بہت دل کو میری اضطراب
عاشق شوریدہ ہوں تیری محبت کا میں — پھر خدا کس لئی کرتا ہی مجھ پر عتاب
دیکھ لے میری طرف ای شہ خوباں شتاب — دور ہوتا مجھ سی اب آفت رنج و عذاب
ساقیا بھر دی تو جام اور پلا دی مجھی — یار کی فرقت سی دل ہو گیا آتش کباب
نغمۂ مطرب ہی کا کام کچھ نہ تھا دوستو — تار میری جسم کا آپ ہے چنگ و رباب

ابھو خبر عمر و قایم بہار کے
دشت و بیابان پھرتا ہی تجھ بن خراب

عجب ہے عمر جسکی گذری ہی لیے رنج و تعب — نہ چین کچھ ہی یکدم اور نہ خواب شب
تمام عمر رہا میں اسی تمنا میں — نہ اک بار ملا مجھ سی تو بغرض طلب
میں جان و دل سے ہوں عاشق تیرا ہمیشہ تری — جو اپنی لطف سی مجھکو نوازے کیا عجب
خدا سی گزرتی رہتی ہی یہ دعا میری — کہ تیری فضل سی ملنی کا ہووی اوکی سبب

اب آکی دیکھ لی قایم حال ای گلرو
کہ تیری دور سی ہے نیم جان و جاں بلب

گرچہ پوشیدہ تھا عیاں ہے اب — حال دل کا میری نہاں ہی اب
تو جو ملتا نہیں پیاری آہ — جان مضطر ہے اور فغاں ہے اب
روح نے چھوڑ الفت تن کو — تیری کوچہ میں وہ رواں ہی اب

بیشتر ہر طرح تہا ہمکو سود
واہ بی رحم کیا زیان ہی اب

دیکہتا تہا نہ شرم سی اوپر
یا تو اتنا ہی بازبان ہی اب

ابروئی یار قتل کرتی ہے
دل نشانہ ہی وہ کمان ہی اب

عشق مین تیری آہ بہرتا ہے
اور دل سوختہ جہان ہی اب

کہا گئی یک نگاہ جان میرے
جسم بسمل سے اور طپان ہی اب

تیری الفت کا ہی یہ قایم دل
جو رسی تیری ناتوان ہے اب

فکر کے بحر مین ہون مین غرقاب
ہجر سی دل طپان ہی جون سیماب

اب خدا ہی نکالی تو نکلے
کشتی دل پہنسی ہے در گرداب

عشق اوسکا ہے مین چہوڑ دنگا
دی نصیحت نہ مجہکو ای احباب

کیا پلائی تہی رات ہی ساقی
جسکی نشہ نے کر دیا بیتاب

رخ پر نور اپنا بتلا دی
جلوہ افروز ہے شب مہتاب

غم فرقت کی آگ ہے بہڑکے
وصل کی آب سی تو اسکو داب

طائر دل ہوا یا قایم کا
دلربا کو لگئیہ ہے مثل عقاب

حیف تیرا تپا کہان ہے اب
کس طرح سے تو بی نشان ہی اب

چہوڑ یا قتل کر مین حاضر ہوں
سامنے تیری ہمری جان ہی اب

دیکھ مت دلکو عیب سمجھی ای رند
تھا رہا گرچہ بوستاں ہی اب

قتل کرتا ہی مجھکو بی تقصیر
الم ایک مجھپہ یہ دستاں ہی اب

گرچہ قائم جدا رہا تجھ سے
خدمتی تیرا ہی ہمارا ہی اب

آج دیتا ہی مجھی صاف ستمگار جواب
مجھکو لازم ہین اسطرح سی دلدار جواب

مین تو خواہاں تھا تیری وصل کا ہر دن ای جان
کیون تو دیتا ہی مجھی شوخ دلازار جواب

ایک تو سر سے مری کوہ تھا فرقت کا یار
جسپہ کہتا ہی تو یکبارگی اب یار جواب

دل نہ ملیئے نہ بیٹھے آہ تو سن ای جان
دی نہ اسطور کا شور دیکو یکبار جواب

نہ کیا وصل سی یکبار مرا دل خورسند
اور غصہ سی جتاتا ہی تھا رجواب

تیری الفت مین مزا پایا یہ میری ہمدم
بات مین آیا تو آیا مری سن زار جواب

دست بستہ ہون کھڑا کب سی تیری در پر مین
ہی توقع مجھی معلوم ہو اظہار جواب

مت ستا دلکو میری ای بت بی پرواہ
مین جو کہتا ہون نہ کر اوس سے تو انکار جواب

وصل کا تیری ہون سائل مجھی اللہ کی قسم
دی تو مجھکو نہ تھا رحمی یار جواب

میری کہنی پہ بگڑتا ہی شرر ہی تجھ خیال
او کرتا ہی تو اجان تو تکرار جواب

جب کہی تجھسی کہ قائم کی بنا جلدی
بس سنتی کو لیا اور دیا اغیار جواب

شتاب لا دی مجھی قاصد تو خط جلد جواب
کہ اوسکو مجھ سی [illegible] طمع ہون [illegible] جواب

قرار و چین گما بیٹھا اوسکو دو مین — طپیدہ خاک پہ ہون جیسی ماہی بی آب
پھر وسا جاتا رہا زلف کا مجھی انکی — سمجھتا عمر کو اپنی ہون اب مثل حباب
نشہ رہا نہین کچھ میری دل مین ان ساقی — تو اپنی لطف سی مجکو پلا جام شراب اب
دیا ہی ہجر کی آتش نے ہیون سینہ کو — کیا ہی لخت جگر آب سی ان کباب
شہید ہو گیا اس ابروی تیغ سی مین — قسم ہی نام خدا کی نہی کیا ہی آہ اب

بتا دی یار کی کوچہ کی رہ تو قایم کو
ای ناصح اب بھی ہو وی گا اسمین کار صواب

شکر حق وہ جو پیشوا ہی اب — صاحب جود اور رضا ہی اب
رات محفل مین اوسنی مجھہ سی کہا — مجھی یہ بی لی کہ با بقا ہی اب
راہ مشکل تہا جو تمام سمجھی — لطف سی تیری وہ صفا ہی اب
ایکدن یہ جو مینی اوس سی کہا — کچھہ تو ایجان با وفا ہی اب
لگا غصہ سی کہنی وہ دلدار — ہان محبت مین تو لگا ہی اب
پھر گیا سخت پھیر منہ گلرو — مین کیا بندہ بی خطا ہی اب

بولا ایک طور سی وہ ای قایم
مجھکو اسدم تیری سزا ہی اب

ساقیا بھر دی مجھی ایک جام اب — جیسی روشن ہو وی میرا نام اب
ہم گردہ گیا یہ چھوڑ کر اس لئی — ای سری روشن پورا کردی کام اب

ای خدا وصل و حسن دایم تو کو — کیوں نہیں کرتا ہی میرا کام اب
عشق میں پختہ ہوا اب بالیقین — ہوں نہیں آوے کیسے خام اب
خط میرا لیکر جو قاصد تھا گیا — کھینچا ہے لی میں الف کی لام اب
مرغ دل زخمی ہے خود صیاد آہ — کیوں بچھاتا ہی بھلا تو دام اب
دل کٹا ہے ہجر میں سارا مجھے — پاس آ کر لگی ہی مت ہم اب
مر گیا کیوں نیم بسمل مار ڈال — چھوڑ مت اسکو تو نا اتمام اب

شعر قاسم ہی سر انک لی بہا
ذکر جو تیرا لکھا فرجام اب

رنگ لی رنگ ہے تیرا لبس اب — ڈھنگ لی ڈھنگ ہے تیرا لبس اب
صاف ہوتا نہیں ہے دل تیرا — زنگ لی زنگ ہے تیرا لبس اب
جستجو میں ہی تیری زخمی پاؤں — لنگ لی لنگ ہے تیرا لبس اب
حسن کیا دلفریب ماہ تمام — ڈھنگ لی ڈھنگ ہے تیرا لبس اب

قاسم اب انتظار کرتا ہے
سنگ لی سنگ ہے تیرا لبس اب

گم کی عشق میں تیری میری دانائی خوب — اور حاصل ہوئی ہر طرح سی رسوائی خوب
کج کی شاخ تو گلشن میں بالا شتہ آج — لی جو اس جا یہ ستمگر تو نی انگڑائی خوب
من تو رکھتا تھا یہ امید کہ تو بولیگا — نہ کہ اغیار سے دشنام سے دلوائی خوب

شعلۂ ہجر لگا دل پہ بھڑکنی سینہ میں	عشق نے آتش جان سوز کو بھڑکائی خوب
شمع رکھتا تھا تیری حسن کے دل سینہ میں	آہ اب اوسکی جو کہ سزا پائی خوب
آرزو رہتی تھی از بسکہ مجھی ہم نگاہ	آج ہوا غنے ایک باد صبا لائی خوب

اوس پری رو نے جو کمین ہاتھ جو قائم کا پڑا
چیخ ایک مار کے وہ زور سے چلائی خوب

آج کیا تمسی پری رنگ نکالا ہی خوب	ہیری اور موتی جڑی کان مین بالا ہے خوب
ہوش جاتی رہی میری جو مین دیکھا اوسکو	حق نے قدرت سے اوسی اپنی سنبھالا ہے خوب
کیٹری زرین بسن اور گلا گر ہو تی	دیکھو اب سر پہ پڑا کیا ہی دوشالا ہے خوب
لنگی نازکی رفتار تو دلکو میرے	سر سہ آنکھون مین بہلا کیا ہی سہ ڈالا ہے خوب
ابروی یار جلا اور مژگان ہی جو	ایک تو ناوک خونریز وہ بہالا ہے خوب
جسنے دیکھا اسی بیہوش ہوا از بس وہ	حسن کیا تیرا جہان سے نرالا ہے خوب

زلف ناگن سے اثر کرگئی دلبر قائم
واہ جسکو ہری ناگ سے پالا ہے خوب

جلوہ افزا ہے سراپا عجب	نور ہے حسن کے بہار عجب
خواب و خورد دونو ہوگئی رو پوش	کیا لہون تیرا انتظار عجب
لی چہپا جلد ناوک مژگان	حق مین ہے میرے دلفگار عجب
تیری دو لبسی الشہ خوبان	ہو رہا ہون مین بیقرار عجب

قول پورا کیا نہ تو نے گاہ
بات کا ہے تیری شعار عجب

ایک دم میں سیہ دلکو کیا وی ہے
زلف ہے یا کہ ہی سیہ مار عجب

لب خندان کو اوسکی قایم دیکھ
ہو رہا لالہ داغدار عجب

جان جہان شتاب آ پاس میری شتاب اب
دیکھ کہ ہجر مین تیری گذری جای مجھ پہ کیا عجب

سر سر راہ ہون کھڑا تیرا ہی انتظار ہے
سر کو جھکای شرم سی رہون کہ با ادب

تیرا ہی ایک شبہ ہون دریہ ہون آگی مین کھڑا
دیکھو اگر نہ زار کو تو ہی عجب عجب عجب

شام سی لیکی جا سحر اور سحر سی تا بشام
گذری ہے اضطرار کی دل پہ مری عجب عجب

نالو مین زندگی رہا نار بامردہ مین ایجان
کوہ فراق سے تلی دب گیا آہ دب مین دب

جب سے لیا ہی عشق کو دشت سی ربط و ضبط ہے
جا بطرف سی جامع وحشی ہوا تیرا لقب

ظاہر مین ملا نہ تو سب ہون مین قایم اسپہ آہ
پردہ باطنی مین سیہ ماری ہی جا کی نقب

دولت ہجر مین ایک فائدہ حاصل ہی عجیب
سینہ مین دل ہیں اور مین ہیں دل

زخم اوسکی ہر ہر کا ہین دکہتا افسوس
ہی عجب ہون مین طیان جان سی

دین و دنیا کو تیری حسن پہ قربان کرون
ہی قسم مجھکو خدا کی کہ تو کامل ہے خوب

مجھکو جز بزم سی تیری ہین جی آتش کچھ اور
ناری ہی قہر و غضب کیجہ محفل ہی خوب

پند دیتا ہی کبھی ناصحا کتنا تو اوسے
راہ سیدھی مجھی اعدائی مشکل ہی خوب

تیرا اوج ہی لو اینہ تابان ہر دم — اوسکی جلوی سیہ دل عاشقان یاں خوب

عشق میں تیری نہ کوئی کسی کچھ کام تا — گرچہ ظاہر میں ضرر پر مجھی حاصل ہی خوب

کسکی انکھین میں تجھی دیکھی جو ای ناقہ سوار — جلوہ افروزی تو حسن میں وہ محمل ہی خوب

آتش ہے تیری دوری سی ہمیشہ قائم
وصل کا تیری وہ الله سی یاں خوب

گرچہ پوشیدہ تھا آتش عیان ہوں میں اب — دخل ظاہر کا نہیں دیکھیہ نہان ہوتی اب

کشتہ عشق سی اسد لیہ لبان بسم اللہ — آہ کا دھ کیجا صیاد کی جان ہوتی اب

میں نہیں میں ہوتی اور ہوں نہیں تو — نہ امید اور او در وطان نہ یہان ہوتی اب

تن کہان سر کہان او جان نہیں — سیہ زبان منہ میں نہیں اوسکی زبان ہوتی اب

چشم سکو کہوں یا ابر کہوں یا دریا — اشک ہرگز نہیں لب لعل فشان ہوتی اب

کبھی مجنون کبھی فرہاد کبھی عذرا ہوں — ہرگ کے مثل ہوں اور سنگ گران ہوتی اب

نہ مجھی کام دو عالم سی نہ پروای جہان — ابروی یاری کیا تیر کمان ہوتی اب

ساقیا پیالہ مئی اب تو پلادی جلدی — ہجر کے غم میں غبث درد کشان ہوتی اب

جب کہ وحشی نہ تہا قائم تو سبہو کو تہا سود
آہ ہر ایک کو ازلس کہ زیان ہوتی اب

ای بادشاہ خوبوکی تجہہ بن ہی اضطراب — نہ دل میں اب شکیب نہ انکھوں میں میری خواب

نامہ جو میرا لیگی گیا نامہ بر او دہر — افسوس کیا سبب ہے کہ آیا نہ کچھ جواب

نالاں ہوں گھڑی میں تیری یاد میں صنم / پھرتا ہوں گھبرا بیابان میں خراب

بلوا مجھے شتاب خدا پاس اپنی تو / تا کشمکش کا دور ہو مجھ سے یہ عذاب

جلوے نے تیرے کر دیا بیہوش اسقدر / تا زندگی کا ڈھنگ نہیں مو کو تا حباب

لب پر ہے جان اور یہ ہنگامہ وصل ہیں / لیتا ہے گر اسکی خبر لے میری شتاب

جلتا ہے اندرون و برون رشک سے [illegible] / ہے آتش فراق سے سینہ ہوا کباب

اکھڑا جو عرض کیوں نہیں سنتا غریب کی / ہے عزم دل یہی کہ میں اب وطن و در رکاب

قایم تو جان نثار کی قدمونپہ تیری جان
ہے حیف ہے کہ ہووے نہ مطلب سے کامیاب

پلوا دے ساقیا مجھے اس طرح کی شراب / ہٹنی سے جسکی دور ہو اس دل کا پیچ و تاب

مست دیکھ رند کو تو نظر سے جو زردہیں / فرقے ہیں انکا سارے خلایق سے انتخاب

مینا شیشہ شراب بغلمیں جو رکھو / جھمکا تو محتسب گرا اور بلکہ شیخ و شاب

مانع ہو تو زاہدا دلدار سے مجھے / دیتا ہے حسن دلفریب یہاں عالم شباب

ذرہ جو مہر کا ہے مہر سے دکھائے / شرمندہ ہو گئی جو رخ سے بلکہ ماہتاب

ہیں چشم ایک بحر رواں اشک مثل ابر / فرقت میں حال ہے [illegible] گذرا ہے [illegible]

قایم کی آہ دل سے نکلتی ہے مثل نار
آب کرم سے اپنی تو [illegible] داب

[illegible] خلایق اوسکا ثنا خوان ہے جسکا شان / استادہ جسکی در پہ ملائک ہیں با ادب

ہر ذرہ نور ایسکا جو تابندہ ہو گیا
دل ہی گلزار ہی ہو گیا تعمیر قصر سب

اوس زلف عنبرین کی خوشبو سیتی الصنم
پُر مشک سے عجم و ہان لبریز ہی عرب

دریای جرم میں من شب و روز غرق ہوں
فلاح کس طرح سی نکلنی کا ہو سبب

ساحل نپٹ ہے دور سر آن پر موج
ای پاک بی نیاز توقع ہی تیرا اب

لا تقنطوا اشارہ سحن ہوں شب و روز سی من
تقصیروار اور ہوں از بسکہ بی ادب

قائم کو تو نواز بحق رسول کے
اور فضل سی تیری نہ ہو گر مجہی عجب

خراب مست ہیری کی عمش جدائی خراب
ہوا ہی ہجر کے آتش سی دل کباب کباب

پڑی میں پہرتا ہوں اس سر کو تیری الفت میں
کہ بار تن یہ میری ہی ایک عذاب عذاب

جنون نی تار نہ باقی رکہا بدن پر ایک
لگالتا ہی ہر ایک عضو اب شتاب شتاب

ہی گرچہ عشق کی منزل میں مجہہ یقین آہ
میں جانتا ہوں بنام خدا صواب صواب

کبہی جو خواہش بوسہ کیا تو اوسی صنم
بطرز عشوہ کی پہر دیہ با جواب جواب

میں تیری کو ولیسی اب بن گیا جو دیوانہ
تو خاص و عام سی جس نی ہوا خطاب خطاب

کسو لگا عشق کو ہرگز نہ تیری قائم ترک
سنی ہی اس میں کہ یہ دم ہی ایک حباب حباب

مست الفت کا ہوں تیری ای بت بی شراب
جان میں نام خدا اپنے لطف سی بیتاب اب

عاشق بیدل کو تو ملتا نہیں ہو اسطے
کر رہا ہوں جان دینی کی عجم تدبیر اب

ایک تو دوری کی خبر سے مجھی کشتہ کیا
ستم مین قتل ہر دو ابروی شمشیر اب

بار ہا مینی لکھا خط اور نہ آیا کچھ جواب
صبر کر کیا فائدہ ہی کچھ نہ کر تحریر اب

وہ جو کرتا ہی نہین کچھ رحم کی ہم پر نظر
صاف جانا ہمنی ہمسی پھر گئی تقدیر اب

جسنی دیکھا یک نظر وحشی ہوا آہو صفت
تیری پیرہن مین لیی پھرتا ہون جو تصویر اب

در پہ تیری آ پڑا ہون دیکھ لی ٹک آنکھ سے
کچھ سمجھ اس عاشق بیدل کی تو توقیر اب

مت کری اغماض مجھسی پاس اپنی لی بلا
مین ہوا ہون جان و دل سی تیرا دلگیر اب

بات قایم کی سمجھ ہا لعل کی گہر سی ہی زیاد
لعل و گوہر کیا ہین واللہ جان لے اکسیر اب

رخ پر نور سی اوٹھا نہ نقاب
جس رخ پر ہوگا سرنگون مہتاب

یک نگہ مین جگر کی پار ہوئے
کیا ہی مژگان ہی تیری با آب

اب گرا جاتا ہے دل اسمین
ہیہ جو چاہ ذقن ہی بس نایاب

آتش ہجر سی بھڑکتا ہے
دل ہے یا ایک معدن سیماب

اب ٹپکنی لگا جبین سی واہ
عرق کیا بلکہ ہے یہ مثل گلاب

ناصحا در گذر کہ پینی دے
ہجر کے غم مین خوش لگی ہے شراب

کچھ گزک کے ہمین نہین خواہش
سینۂ سوختہ کا بس ہین کباب

اٹ چکا ہے عشق مین سر کو
پند مت دی تو مجھکو ای احباب

کیونکہ قایم ہوگا اس سی جدا

سر اگر جاوے اسمیں تو بھی صواب

نہ اگر مسکو نہ کھلاوی یہاں چمن کا باب　　خزاں میں بلکہ جاتا ہی چمن کا باب

مشام عشق سی بوئے نگار جان کا ہی منتظر　　تو دیکھے خسرو شیریں ہو کو گلشن کا باب

گلستان تن کی سب ہی مو ہوئی سرو عالم سی　　شگوفہ سی دیکھی اگر مہوش نہ من کا باب

سرافرازی سے گشادہ بیوگیا آدمی منتظر　　گرا ہی اسمیں جو تیرا ہی سیہ دامن کا باب

عجب سی خوش اسکی خوشبو سی نہ ہر غنچہ کا　　سی ہو لگا اوس بت رعنا کی پیرہن کا باب

سر اک غنچہ نے سرو اکیلا لی تعظیم　　نظر میں آگیا گلرنگ کے دہن کا باب

تو دیکھے عشق میں تیری کا چلنا جیب تن　　سر گر جسی چلنی لگا اب میری کفن کا باب

تیری خیال میں قائم ہوا جو دیوانہ
تو اوسکو ملگیا اکلا شہنشہ وتن کا باب

نام خدا اسمیں بڑا مجھ سی کہ کر تو اجتناب　　شوق سی آگی ہل فرا مجھ سی کہ کر تو اجتناب

ربط ہو جیسک جام سی شیشہ کو ہی رکھتا ہے　　پی لی اب آکے دلربا مجھ سی نکر تو اجتناب

شیوہ جو رکھسی گزرا کا طفیل حسن کے　　چھوڑ دی راہ جفا مجھ سی نکر تو اجتناب

شب کا ہے وقت جائیں ظلمت ہو لتا ک ہے　　سکو تجہ تو اپنا دی بتا مجھ سی نکر تو اجتناب

عاشق زار ہوں تیرا حسن کا جلوہ دی بتا　　صاحب جو دا و عطا مجھ سی نکر تو اجتناب

نام سی لی گئے تا سحر تیرا ہی انتظار ہے　　تجھکو بلایا آپ آ مجھ سی نکر تو اجتناب

میں ہوں مریض عشق کا قاتل ہے تیرا دم　　سحر کے درد سی بچا مجھ سی نکر تو اجتناب

جی میں کیا تیری جو تو سن اکے پھر اوٹھ اوس سے
قائم جان نثار کی لینا خبر ضرور ہے
گھر جو ہوں بسکہ شرحِ قلق جو نہیں کر تو اچھنا ہے
حرف ہی شاد شہر انھیں سے کر تو اچھنا ہے

مژدۂ وصل تو سنائیگا کب
قاصدا رنج یہ گنوائیگا کب

نخل الفت کا سو کہتا ہی یار
ثمر دوستی لگائیگا کب

منتظر حسن پر ہیں مہر و مہ
جلوۂ حسن تو دکھائیگا کب

اشک دیکھے سے ہو گیا دریا
نہیں معلوم یہ بہائیگا کب

مدّا گم گردہ ہوں بیابان میں
منزل یار دل یہ پائیگا کب

آج کا داغ دل پہ جو رکھا
دوست پر وصل سے مٹائیگا کب

تجھ سے بھی کہا ہے حال اپنا
نامہ بر پاس اوسکی جائیگا کب

بار آئیگا قرار کسا
[illegible] تشریف آپ ہی لائیگا کب

وہ جو اوس گھر آئے اب قائم
دل میں اپنے یہ بہائیگا کب

عشوہ و غمزہ عجب ہے اوسکے انداز عجب
جلوہ ہے [illegible] عجب حسن عجب ناز عجب

آج محفل میں اک راہ تری نکلا
دیکھ انجام عجب وقت عجب ساز عجب

مرغ دل کو نہ کبھی صید کیا تیری نگاہ
ہے عجب تیر تری چشم کا شہباز عجب

ناصحا پوچھ نہ کچھ اوسکی تو شوخی کے بات
اوسکا کچھ ڈھنگ عجب رنگ عجب راز عجب

ابروئی غارت دل قاتل جان مژگان
الغرض خال عجب شکل عجب پرواز عجب

ہے یہی عجب اوسکا ہوا جا رہا ہمدم — اب جوانی ہے عجب اور ہے اغاز عجب
مجھکو مانع نہ ہو صحبت سے تو اوسکی زاہد — دوست میرا ہے عجب اور ستمگر یار عجب
رونق شہر اور پیکر زیبا و عالم قربان — اب ہی شوخی ہے عجب چال عجب ناز عجب

ہوئی الفت کی تیری زنجیر جی کی قائم
تو یہ وحشت ہو عجب گو کہ سجا نہ یار عجب

تو یہ حسن غضب غارت ایمان غضب — ہے یہی شیدا آہ ہے میرا ایک گھر ویران غضب
ایکباری جو گیا ٹوٹ نکلتا ہے عجب — چال غضب ہے غضب اور نخوت ان غضب
تو نہ قائل ہو دلا چھوڑ کے کو یکی صحبت — یہاں تماشا ہے غضب اور رنگ ان کا غضب
کبھی الفت سے ہوا یار ہم آغوش — ہمی حسرت ہے غضب اور زبان ان کی غضب
اب جنون نے مجھے کیسا ستایا ہے — جیب ہے جیب غضب چاک گریبان غضب
دل بیتاب میرا اور ہوں غریب سے — تو دو ہمراہ غضب اور بیابان غضب

تو جو دیکھتا نہیں قائم کو یہ خوبان آہ
ہے یہ حیران غضب دیکھ کے سامان غضب

انتظاری میں ہی ہے ساری شب — اب تو کیسی نہیں ہماری شب
کیا کروں عرض الفتہ خوبان — رنج پر اور سے سنواری شب
وہ جو آجاوے پاس میری گر — تو نہیں جانو کہ ہے شماری شب
کبھی آتا ہے ناز سے جو یہاں — تو عجب لگتی ہے پیاری شب

جز تیری کیا کہی کہ قایم نے
بیقراری سی جو گذاری شب

کہیں گیا گل گل چین کو دیکھ کر ای غنچہ لب
عندلیبوں کا ہجوم اور سیر ہوا ایکبار اب

کاش ہمکو ہو گیا ہی اسقدر روز فراق
ایکباری جو نہ دیکھی محفل بزم طرب

یا برہنہ میں تیری امیدوار ہیں کھڑا
حسن کا جلوہ ہیات نا بنتہ عالی نسب

آستانہ پر تیری آکر کی اب استادہ ہوں
اور کمر بستہ ہوں خدمت میں تیری ہو با ادب

عشق میں تیری یہاں تک ای میر حرم نسب
ہوگیا قایم کا اب دیوانہ و مجنوں لقب

شکر ایزد کہ محتشم ہیں آپ
عضد الدولہ اعظم ہیں آپ

نام سی تیری ہی نجات اید
ساری عالم کے محترم ہیں آپ

فیض بخشی سی خلق ہی روشن
جامع فیض اور نعم ہیں آپ

دیکھا جسطرف ہوا وہ عیش
اسقدر لسکہ پر حشم ہیں آپ

آستان پر تیری ہیں سکڑوں شاہ
جو سلاطین عرب عجم ہیں آپ

دشت غربت کے سب افر ہیں
صاحب خانہ او حرم ہیں آپ

اب تو قایم کو بھی نواز و شاہ
معدن جود او کرم ہیں آپ

میں ہوا خواہ تیری تجسیر فدا اب اس حباب
شرم سے سر کو جھکای بخطار اب اس وجہ

ماہتاب دلبری اور آفتاب سروری | اختروں کی طرح ہیں مہ و گدا سب [illegible]
نور حق اسکے سے پیدا ہے تو روشن چراغ | رو سکی لامع سی ہیں [illegible]
آرزو ہی پابوسی کی ہیں ہیں عاشق [illegible] | اب گھڑی ہیں در پہ تیری با وفا [illegible]

تیری الفت میں سے قائم رات دن قائم جان
مال و دل قربان تجھ پر ہے فدا اس [illegible]

سواد سایہ کا کل ہے یا نقاب [illegible] | گو رنگ سی بہا [illegible] سحاب [illegible]
خیال زلف مسلسل میں جو کہ [illegible] | تمام شب نظر آتے ہیں [illegible] خواب [illegible]
نہ کر تو خوبی [illegible] | مرا یہ دو جگر ہے [illegible]
تجھوڑی بال بہا کر جو اوسنے دریا میں | ہر ایک لہر ہوئی کاسۂ حباب [illegible]
[illegible] زلف معنبر کے غم میں روتا | ہر موج رنگ ہے اس [illegible]
زلیخا جو [illegible] | [illegible]

لکھا ہاتا صفت جو قائم لی گیسوی جانان
تو من گیا یہ [illegible] کتاب [illegible]

گیا ہے عشق کے صدمہ سی ان [illegible] | خزان کے زور سے جاتی [illegible]
تیری جو یاد میں گل آ نکلی سینہ سے | تو اوسی [illegible]
غزل یہ سوز سے جب تیری [illegible] | تو اکھاڑ گیا گو [illegible]
[illegible] جو دیکھا [illegible] | تو گر گئی وہ زبان [illegible]

ہر ایک حرف ہی قائم کلام کی بہا یارو
کہ جاوین جسسے گہر اور بحر مین بیتاب

عشق کا گرمی ہی مجھکو بسکہ شدت نہایت — جو نمایان ہی بدن سی میری آثار تپ
یا الہی کر دی فرقت کی کیا تاثیر ہے — جسسی شہر جاتا ہی اکثر بار تپ بر بات
سب جہی ہی لیے میری یہ طرح خار فراق — اور نشتر زن جگر مین ہو رہا ہی خار تپ
یہ طرح سی سمجھ کر کہنی لگا مجھکو طبیب — باعث دوری صنم کے اسکو ہی آزار تپ

دیکھ قائم کو کہی دریائی فرقت مین غریق
موج زن اسواسطی اوس پر ہوا ہی بار تپ

ہنستا رہا چمن مین وہ گلرو تمام رات — اپنی تہا نہ آنکھ سی آنسو تمام رات
گل بھی ہی یعنی کی غم مین تیری چاک پیرہن — نرگس بہی روئی خوب لبجو تمام رات
آنکھون مین کیسے کٹ گیا سی تہا ملا — آتی حنا کے اشک سی ہی بو تمام رات
بیشک کسیکی کا گل پیچان مین جا بسنا — تہا مرغ دل وگر نہ کہان تو تمام رات

مہندی وہان تہی پاؤن مین قائم یہان گرا
چشم تر انتظار سی لو ہو تمام رات

ایسی ہوئی نہ شب کی ہوا میرا تیر اسبات — وارد ہوئی ہی ہجر کی اب سر پہ کالی رات
آنکہ وقت مین کہا کہ صنم مجھسے سی مل ذرا — ہنسکر یہ بولا مجھسی مگر اسطرح کی بات
جھٹ ہنسی سے مثل آہو کی نسیم چلکن لاؤن — جاتی ہین ہے بس کوئی اوسکے مری گھات

مالک حسن ہین رنا ہین دلربا — میرا نہ ایکبار بھی الفت کا سہرا بات
بازی عشق سو طرح ہین کھیلتا رہا — لیکن مدام خوبی قسمت سی پایا مات
انصاف کی جگہ ہی مجھی قتل کرکے شوخ — لاشہ پہ غیر کو لی کرتا ہی ہر برات

قائم تک کب ہو محبت تیری صنم
تا حشر سہ نہ چھوڑ گا زنہار تیرا سات

شعلہ زن ہی جوش دل آوارہ سات — آگ سے اسکا یہ ظاہر کاہ سات
حسن پہ تیری فدا ہین دلربا — کچھ فقط تارے نہین ہین ماہ سات
عشق کا رتبہ ہے کیا ہی دیکھی — نا فرد تہمت ہے اور افواہ سات
اب کوئی دشمن منہ سو ہمین ہٹا — آفت سحر اور اوسکی راہ سات
وہ دیا رتبہ تجھی حق نے صنم — ہم کا سبے ہین گدا او شاہ سات
کشتہ کر یا خستہ کر یا قتل کر — ہین نہ چھوڑونگا تیرا واللہ سات
طور اوسکا کیا کہون اید وستو — ہی کبھی اغیار وہ اور گاہ سات
اب ہین آج حسن سی دلدار سے کے — چاہ ہین ہون غرق ہے چاہ سات

خوف محشر کسلئی قائم کو ہو
سر پہ سایہ احمدی اللہ سات

حلقہ سیہ ماری ڈالی ہی زلف دوتا کی سات — کیونکر بچی یہ دل کہ ہی دام بلا کی سات
برگشتہ بخت کی ذرا خوبی کو دیکھئی — کرتا ہی بات گر تو وہ از جفا کی سات

ہمارا [illegible] سے [illegible] کی ہوا اٹھی اسطرح [illegible]
بادر ہے عجب مجھی کہ اوڑن بن ہوا اسات

اونچی کسطرح وو چلی شعرت ثنا
جسکو ہو شوق اس جگہ آب بقا کی سات

بلبل نے دیکھ گل کسطرف اسطرح کہا
کس واسطے کھڑا ہے تو انجا عشاق کی سات

[illegible] بھی آیا رہنا منتظر ہمیش
اوی [illegible] خاک ہی ہو رہو تو وفا کی سات

دنیا و دین سی ہمت عشق ہو ملی
اب [illegible] کو ہی کر دیا جواب [illegible] کی سات

مایل ہوں تیرا اوسی کب ہو مجھی غرض
ایجاد مجھی بنام خدا اب [illegible] کی سات

یا اللہ عرض ہے قایم کی اسطرح
عقبی میں تیری فضل سی ہو مصطفے کی سات

عشق میں کیا بتاؤں اپنی ذات
میں تو دیوانہ ہو گیا ہیہات

عنبرین زلف اور گیسو سے
ہار ہے ساتھ اور کالی رات

اپنا دیدار یک بتادی تو
غم ہجران سی پاؤں میں نجات

میں کہا تجھ ہوں فریفتہ جان
ہنس کے بولا کہ جھوٹھ ہے یہ بات

وصل کا دست اوسکی گردن میں
ڈالا اک دن خفا ہوا بدذات

لگا غصہ سی کہنی ہو برہم
کبھی آؤ نکو میں تیری سات

تجھ سی قایم جدا کیا نہ ہوو
اسے گر لاکہ طرح ہو آفات

کیا خوب ہے عجب اور سے دلدار بہم سات
کیا بات سی کیا بات ہی کیا بات کہی سات

جب ہاتھ لگایا تو یہ مردہ ہوا زندہ
سرشار نشے میں ہوں ہم آغوش ہی دلبر
ہی بستر گل اور شب مہتاب شگفتہ

کیا بات ہی کیا بات ہی کیا بات کیا بات
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہی کیا بات
کیا رات ہی کیا رات ہی کیا رات ہی کیا رات

جب ہات لگائی تو جلا یار ای قائم
کیا گھات ہے کیا گھات ہی کیا گھات [illegible]

ہمیں تیرا دم مجھکو نہ خوف اسکی کیا نسبت
اگر تو مرد عاقل ہی تو لی راہ رسول اللہ
محبت ما سوا حق کی نہ کر دنیا فانی سے
ہزاروں مر گئی اسکی طلب کر حسرت زدہ ہوکر

نہ ہول ہشو جسکے ہوں غم کیا ہی کیا رحمت
تجھی دنیا سی غم نادان لیجا سی کیا رغبت
کبھی رنج و بلا میں پا رہا ہی کیا [illegible]
ہیولہ میں تجھکو آتش اپنی ہیرا نسی کیا [illegible]

فنا جو ہو گئی الفت میں اپنی رب کے ای قائم
اوسی میں یار دکھائی دیکھے مرجا سی کیا نسبت

تجھی ہے خدا نے بخشی کی گنجی دولت
جب رہجو اوسکی عطا ہو گیا ایجاد
ہی جو اس دل اور میں اسکی زیادہ
امداد ہو سکی تجھیں یہ دولت عظمی
جو کچھ کہ نظر آتا ہی افلاک و زمیں پر
جاروب کشی روضۂ اقدس ہو میسر

ہی معدن ہر فیض وہ اللہ کی قدرت
تو پائی ہی ہر ایک اوسمیں سے نعمت
تیری ہی خدا تجھکو عنایت کری خدمت
جس طور عطا ہو گئی حق کا تجھی عظمت
تحقیق کہ ہی آگے ساری وہ کرامت
ای شمع میں [illegible] اوکی افزوں عبادت

قایم کری کسطور ثنا تیری کہ ہی خرد
اور رب نے بنایا ہے تیرا پایہ رفعت

بر عرش و فرش جلوہ نور محمد است
از ہر دو ہر رتبہ و فور محمد است

خورشید پائی بوسی او میکند مدام
مہتاب را چہ نور حضور محمد است

بر صفحہ حیات چو بینی کمال عام
این سیر تو ہمہ ز ظہور محمد است

ابدال تو شاد باش کہ در ذر بعث نشر
قسمت کنندہ آب طہور محمد است

قایم چرا بفکر گذاری شبانہ روز
چون بسر تو سایہ عفو محمد است

بیوفا یار سی اس دلکا لگانا ہی عبث
آتش ہجر سی اس جان کا جلانا ہے عبث

اوسنی منہ پہر کے دیکہا نہ کبہی میری طرف
بخت بیدار اوسکو دلا اپنا جتانا ہے عبث

ثمر دوستی کچہہ اوسنی نہ پایا مینے
دل کو اس نخل محبت مین جمانا ہے عبث

وہ تو آتا نہیں میں تیری اون سو دن رات پڑا
مفت مین ایسی غم روز کا کہانا ہے عبث

اے ستمگر نہ کبہی تو نے کیا ہمکو شاد
تب تیری یاد صنم ہمکو بہی لانا ہی عبث

آبلہ پہوٹ گئی دلکی پڑی زخم تمام
اسپہ مرہم کا ستمکار لگانا ہے عبث

مت کری جور تو قایم پہ لب بام خدا
چاہنی والی کو بس اپنی ستانا ہے عبث

کیون ہوا عشق مین پامال تیرا یا رعبث
اور عرق کا رکہا سر پہ ہے انبار عبث

میں تو کشتہ ہوں تیری نگاہ سن
ہجر کا دلیہ جیتا ہی تو اب خار عبث

سر تو پہلے ہی پھنسا کاکل پیچا پیچ مین تیرا
شوخ کسواسطے دکھلاتا ہے پھر دار عبث

ایک نگہ پہ تیری قربان ہوا دل میرا
کیوں دکہاتا ہی مجھی خنجر خونخوار عبث

ایدلا مان نہ مل پر خدا خوبوں سے ہی
ربط الفت کا انہوں سے ہی تجھی عبث یار عبث

وہ تجھے سنتا ہیں تو کہتا ہی کسی اہلی
عشق کا اپنا ہی اوس شوخ سے اظہار عبث

ناصحا دلیہ قایم کی اثر ہو کر گر
روبرو اوسکی نصیحت کے ہی گفتار عبث

اوسکا ای دل ہے انتظار عبث
ہجر میں اوسکی اشکبار عبث

بارہا کہہ گیا کہ آؤن گا ملو
حیف ہے جھوٹ کا قرار عبث

ایک ابرو یہ تیرا کافی ہے
تیغ کا پہر ہے مجھپہ وار عبث

پاپیادہ ہوں پر تیرا ہوں یار
مت سمجھہ مجھکو شہسوار عبث

مئی وحدت کی پی ہی قایم نے
اسکا ہیت جانو خمار عبث

سنتا ہیں ہے کچھ وہ ستمگار الغیاث
کب تک کر لگا ایدل بیمار الغیاث

شاید بہار آگئی گلشن میں چہچہا
کرتا ہی آج مرغ گرفتار الغیاث

خاطر میں اوسکی ایک گذری حیف ہے
کی میں اوسکی سامنے سو بار الغیاث

صدبار آیا مر رہی امید میں یہاں
ایکبار بہی دکہایا نہ دیدار الغیاث

اوسکا وہ ظلم اور یہ میرا صبر دیکھی — مجھہ بھی نہ جینی کی ہے رفتار الغیاث
آرام تو کجیہ اب سوا اتنا نہیں نصیب — دشنام ہی جسکی بدلی وہ ازار الغیاث

کہتا نہیں کسی شوخ کی آگی یارب بچائیو
قایم کی دلکو کاٹی ہی یہ یار الغیاث

کیوں نہ فریاد کروں جو نظر آیا تالث — ہائی یہ فتنہ نما کیسا بر آیا تالث
بعد مدت کی میرا گھر جو قسمت سی جان — حیف اب سر پہ میری تیری گھر آیا تالث
ساتھ جانی سی فراقی کی ہم بھی تھی — خلل انداز کہاں سی ایدہر آیا تالث
نفع تھا جسکی دولت سی فراغت نصیب — وای قسمت بھوا او حضر آیا تالث

اب تو قایم یہ ذرا رحم کی کر یار نگاہ
جیکہ درپیش ہمری اب سفر آیا تالث

کرتا ہوں میں تجہ سی تیری احسان الغیاث — مرجاؤنگا اگر گیا تو ارمان الغیاث
ہیں اشک رات دن میری آنکھوں سی جی روان — تو سر یہ ایک ہوگیا طوفان الغیاث
سہتا نہیں ہے ایک بھی تیری وہ تیغ کش — کرتا ہی کس لیی دل ناداں الغیاث
میں ہوں ضعیف بندۂ مسکین اور نحیف — سنلی ذرا غریب کی سلطان الغیاث

قایم عجب ہے بات لب یار کی میری
کرتے ہیں جس سی گوہر و مرجان الغیاث

ساقیا جام دی بہاری آج — لب بلبل مجہے گلعذار ہے آج

رونق وصل سے میری مونس | سینۂ اغیار کا فگار ہی آج
جلوۂ زلف کیا ہی رخ پہ سیہ | گنج ظاہر ہے اور سیہ ماری آج
کس کے شوریدہ تیری الفت کا | تیرے قدموں پہ جاں نثاری آج
کیا ہوں ہجر سے تیرے جو خجل | جان پر میری اضطراری آج
تیرے ملنے کی واسطے اے جان | دل میرا اسکے انتظاری آج

لطف سے دلربا کے اے قایم
عاشقوں میں تو شہریاری آج

سچ کہو میری کیا خطا ہی آج | جو وہ اسطرح سے خفا ہی آج
قاصدا اتنا تو یہ کہ دینا | بحر الفت میں بہہ گیا ہی آج
مار کر تیر غم کا اے ظالم | اب بھلا تو کدھر چلا ہی آج
شب ہجراں میں رات دن دیکھو | میں ہوں اور نالہ اک صدا ہی آج
مقدم یار میں اے قاصد | مژدہ آئی صبا سنا ہی آج
زخم سے ابرو کا ہی یہ دل زخمی | کس لیے پر میری دوا ہی آج
خود بخود غنچہ دل ہی کھلا یا | جلوۂ شب کے یہ ہوا ہی آج
جام ساغر سے کس کی میں دیکھا | جلد آ یار کیا مزا ہی آج

چل ذرا دیکھ اوسکو اب قایم
کیا ہی باتوں میں لگ رہا ہی آج

دل لگی کس طرح سی میرا آج — ہجر کے غم سی ہوگیا تاراج
ہجر نے یوں تیری دبایا ہے — جیسی دب جائی بار سی دراج
اسقدر ہم سی منہ چھپایا ہے — دیکھنی کے لئی ہیں جو محتاج
اس تمنا میں جان بلب آئی — کار پورا ہوا نہ میرا کاج
دیکھ میری طرف کو ٹک تو اوٹھا — تجھکو حق نی کیا ہی صاحب تاج
رخ پر نور یہ عجب جلوہ — جسکو دیتی ہیں ماہ و مہر خراج

کشور عشقمیں بس ای قایم
ملگئی آج تجھکو ہی معراج

جلوہ ہی حسن کا عجب انداز یا آج — ای غم تو جا کہ ہی کہرا وہ غمگسار آج
شاید ہوا ہی باغمیں اسکو تو گذر — باد صبا جو لائی ہی یہاں بوی یار آج
محبوس تھا جو دام میں تو ہجر کی بلا — اب دیکھ لی ہی تجھکو میسر بہار آج
بوسہ جو مانگا ایک ادا سی وہ بول اوٹھا — ہوا ای اجل کو ہی تیری ذوالفقار آج

قایم ہی پاپیادہ و وات دیکھ جسطرف
خدمت کو لگی رہتی واسطے ای شہسوار آج

گلاب میں ہی نہ لالہ میں نہ سمن میں آج — ہی بوئی خوش نسیم بہلا جو تیری پیرہن میں آج
فرشتہ ہووی کہاں حور اور پریمیں وہ — جو حسن ہے تیری سیاہ لٹکہ سا ہی میں آج
خبر یہ لائی ہے باد صبا تو کسکی واہ — طفیل اوسکی جو ہی بو تیری دہن میں آج

نقاب رخ سی اوٹھا کیون گیا تھا باغ مین تو | کہ جسکی رشک سی آتش لگی چمن مین آج
خدا لگالی تو لگی وگرنہ ہی مشکل | گیا ہی ڈوب دل ناتوان ذقن مین آج
جو تیری غم مین کہن منہ سی میری نکلی آہ | تو آگ لگ گئی یکبار ساری بن مین آج

الم کا تیشہ رکھا سر جو کہ قایم نی
دوبارہ شور اوٹھا اوسی کوہکن مین آج

فی الحقیقت مین یہ معنی کہا یا پینچ | زلف کا تو نی جب دکہایا پینچ
کاکل عنبرین نی تیری یار | دلمین سنبل کی جا بنایا پیچ
شرر آہ نی میری جا کر | رات گردون کو ہی بتایا پیچ
راست ہوتا ہنین ہی دل تیرا | دیکھی اوسمین کیا سمایا پیچ
تیری دیدار کی تمنا مین | مینی ہر طرح سی اوٹھایا پیچ
بارہا مینی تجھکو جو دیکھا | ای ستمگار تجھ مین پایا پیچ

تیری در پہ کھڑا ہی یہ قایم
ہجر کا اسنی ہی اوٹھایا پیچ +

مصاف جھکی ہی کہ شد بسکی موئی تار پیچ | عجب ہی جلوہ نما بجلی یہ ہار کی پیچ
رقیب سر خدا امان اسطرف کو نہ آئی | کہ فتنہ ہو کوئی برپا مری بہار کی بیچ
پھنسا ہون چنبر مین تو دستگیر ہو جلدی | پھنسا ہون دیکھنی مین آہ سنگ و خار کی بیچ
جو تیری ہجر مین آنسو روان ہین تو اونسی دیکھ | سیاہ ہوتا ہی بس غمسی آبشار کی بیچ

شہید ہوں تیری مژگاں کا دیکھو اگر آ کر
رہوں گا حشر تلک میں طپاں فراز کے بیچ

کبھی تو رحم سی یکبار دیکھ لی اے جاناں
کہ تیری دیدہ میں رہتا ہوں اضطراب کے بیچ

ہمیشہ جھوٹ تو قائم سی بولتا ہی رہا
نہ آیا حرف ولیکن کبھی گناہ کے بیچ

تیرا عاشق ہوں الگ ہو تیری آگے گلستاں کے بیچ
صفائی عارض تاباں سی ہی اے جان لیتا ہے بیچ

تیری اک بیٹا لکی پر تو سی اے ماہ درخشاں وو
زلیخا بیچ ہی حسن سی اوی ماہ کنعان کے بیچ

ہوا ہوں جب سی بہت عاشق تیرا عالم میں
سمجھتا ہوں میں اپنا تو رسیدیا بان کے بیچ

چبھی ہے ناوک مژگان میری سینہ بیچ جب
تو اوسکی درد جانی ہی یا خار مغیلاں کے بیچ

ذرا تو غور کر دل سے قائم سطح لالان
سناتا ہوں نہ تو ہرگز سیہ آہ عریاں کے بیچ

جب سی بیہ دل گرا ذقن کی بیچ
حال باقی نہیں بدن کی بیچ

سرخی لب سی تیری اے جانی
لعل خجلت زدہ یمن کی بیچ

بلبلو نے مچائی آج ہی دھوم
اوسکو دیکھا سین چمن کی بیچ

اوسکی شیریں جمال نی یارو
شور ڈالا ہی کوہ کن کی بیچ

لیلی خوشنما کے دوری سی
قیس جا ہے اشکبار بن کی بیچ

بعد مرنے کی جو نہ آوی وہ
دیر کرنا ذرا دفن کی بیچ

عشق میرا تو دیکھنا ناصح
جب کہ پوشیدہ ہوں کفن کی بیچ

آہ دل سے میری بر آوی اگر
خلق حیرت میں ہو زمن کی بیچ

قائم اب غل ہی اوسکی چہرے سی
سرو سنبل میں اور سمن کی بیچ

ابر ہی جنگ باران سی بیچ
دیدۂ اشکباران سی بیچ

تو بھی لالہ کی طرح کہایا داغ
بیدل داغداران سی بیچ

گل کی الفت میں ہی اسیر زبان
بسکہ بلبل ہو بہاران سی بیچ

زلف کے دام میں پہنسا ہوں میں
بلکہ صد پا ہیں ماران سی بیچ

ہیں نہ کہتا تہا تجہسی ای قائم
سینہ میں بس نگاران سی بیچ

ناز شوخ کی نہ نکلی سی دل ہی کسطرح
تیغ جو ای نا سما سکی ہی بسمل کی طرح

آہ فرقت کی جہائی ہی سمجھ کر سر اب
حشر ہی اس چشم کا ہم دیکہ لو نازل ہی کسطرح

مست کہتا کوئی مجلس میں ہی آکی غل ہی
او ستی ای زاہد تو کیا جالی کرے محفل کی طرح

وہاں تہا وقت تہا جگی نہ سکی دل مجنون کا
تیا دل کیا تمہی یار دل کعبہ ہی کسطرح

نعرہ خوان و میرا اور گوہکن کا نا ہی ارزی جنون
دور کہا تیشہ سی دل مائل ہی کسطرح

مست خونی قسمتی گر وصل اوسکا ہوتا تو
تو غم ہجر صبح اٹہا ہی یہ مشکل کی طرح

ہر ایک شیوہ ہیں یار کی ہر ایک ہی ناز
کر رہی ہی ای بت ناسپر تو قاتل ہی کسطرح

تیکہا سوت ای شہر خوبان مجہی مانگر کالی عشق
تو خود جالی تو جان میں ہیں منزل کی طرح

فغان نکلی ہی گا لب سی میری عالم بالا
کسی ہی وا اہ ای قایم کہ تو کامل ہے کسطرح

گذری ہی ہجر مین تری ہر رات کسطرح — کرتا ہون بخت سی مین شکایات کسطرح
اوس ماہرو کی ملنی کا کچھ ڈھنگ ہی نہین — بیٹھا ہی وہ رقیب لگا گھات کسطرح
مردہ فنا کا کام گیا کچھ نہ اوسکی پیش — دیتا ہی چال تیغ سی جو وہ مات کسطرح
گہ ناز و غمزہ شوخی گہی عشوہ بی نظیر — اوس چلبلی کی کیا کہون ہی ذات کسطرح

قایم جو اوسکی ہجر مین گذری ہی روز و شب
کرتا ہی اس لئی یہ حکایات کسطرح

مجھکو بھاتا نہین ہی یار قدح — جز تری ہی یہ بی بہار قدح
پیالہ بھری گلاب کی می سی — لیک مجھکو ہی لب وہ غار قدح
ای گل اندام ساقی مہ وش — دی پلا آگی بار بار قدح
لعل لب پر کرون تری قربان — ایک کیا بلکہ سو ہزار قدح
ہی نشہ سیہ تری محبت کا — مجھکو ہرگز نہین خمار قدح
وہ ہی دن سو کوئی کہ محفل مین — ہو تو پاس اور ہمکنار قدح

آج قایم یہان یہ آیا ہے
سو عطا مجھکو خوشگوار قدح

مجھسی کرتا ہی ناز بی طرح — ہے جو ایسا بے نیاز بے طرح

زاہدا پوچھ مت تو یار کا بھید / کیونکہ اوسکا ہی راز کی طرح

بلبل دلکو میری ای صیاد / ہے دباتا ہی سیہ باز کی طرح

ہی صبا سیر تیرا جو گلکون / ہوا اوسکی ہے ناز کی طرح

ابروی یار دیکھکر قایم
لگا پڑہنے نماز بے طرح

ہو گیا افسوس مجھسی کسطرح بیزار شوخ / چھیڑتا ہی پہلوئی دلکو میری اجاب شوخ

راتدن لوٹون ہون بسمل کی طرح / سیہ خدا جانی کہ کیا مجہہ پر لگا آزار شوخ

گھس گئین مژگان تیری سینہ کی اندر کیا / میری چھتیں ہوگئین سیہ خنجر خونخوار شوخ

ابروئی خمدار کو چمکا نہ زیادہ الصنم / قتل کو اس نیم جانکی ہی بس تلوار شوخ

بارہا تو لی کہا آ او لگا تیری پاس مین / ایک ہی سرگر نہ ہو را ایسا اقرار شوخ

لی چھپا اس کاکل پرشکن کو تو اے جان من / کات ہی ہاتھکو نظر آتا ہی سیہ ایک مار شوخ

نام انپر شوق سی سمدوش ہوا ای دلربا
کہیہ نکر قایم سی اب آگے کو تو انکار شوخ

چمن مین حسن فزا آج ہی کشادہ شاخ / عجب ہے طرح گلستان مین ہی نہادہ شاخ

تو دیکھہ جا کی اب اسیر وہی کی تعظیم / ہر ایک غنچہ و گل لیکر ہی آمادہ شاخ

نزکت اوسکی کلائی کی جو تیری ہی نظر / تو پیچ کہا رہی ہر شاخ ہیر زیادہ شاخ

جو تیری زلف کا یکبال ہی اگر دیکھی / تو شمر کالی مین کیونکر نہو بیادہ شاخ

بولا نام خدا باغبان میرا کہنا — کہ چمنستان سے ہو نہ بار کبھو علیحدہ شاخ
غرور حسن پہ اپنی نہ کر تو ای گلزار — کہ ایک شاخ سے ہیں [illegible] وقت ہی بار و شاخ

جو قائم اوس سے ہمیں باغبان ملی آ کے
تو ایکبار لچک کر کے ہوئی فدا وہ شاخ

شوخ کی جیب اندنوں میں ہوگئی آثار شوخ — شوخی و انداز غمزہ و ادا ہے ہوگا کار شوخ
پہلی تو کچھ ہی کرم راہ محبت سی تھا یہ — حیف صد افسوس کہ اب ہے وہ بیزار شوخ
خنجر تیر و تبر سی کیوں گیا زخمی تو چھوٹ — مرغ بسمل ہوں میں طپیدہ طپیدہ [illegible] شوخ
کیوں میں شکوہ کروں اوس سی میں اب ہی — جو روا رکھتا ہی جان پر ہر طرح آزار شوخ

کر کے قائم کو وہ خستہ ابروی خمدار سی
آج پھر قتل آیا باندہ کر تلوار شوخ

نام حق مجھ پہ کر کرم ای شوخ — کس طرح ہی تو مجھ [illegible] ای شوخ
جو کہ ہی حسن میں تیری جلوہ — جلوہ [illegible] میں ہی کم ای شوخ
دیکھ اس عاشق ضعیف کو اب — اور روا رکھ [illegible] ستم ای شوخ
دل تو دی ہی چکا تھا پہلی جان — [illegible] حسرت [illegible] غم ای شوخ

اپنی قائم کو ای جفا آرا
مت کر [illegible] ستم ای شوخ

داغ فرقت کا دے گیا وہ شوخ — دل میرا غم میں [illegible] وہ شوخ

کیوں نہ چشموں سے مری اشک جاری ہوں
ہمکو کیا کیا نہ کہہ گیا وہ شوخ

کیوں نہ روئے چمن میں بلبل زار
ایک نامہ نہ لکھہ گیا وہ شوخ

تن سے جیتا نہ نکلا اے نادان
جانی جاں سے رہ گیا وہ شوخ

ہوتا ہے ذرہ ذرہ اوسکی جو دنرات
شکر ہے آج رکہہ گیا وہ شوخ

ہمسے پوشیدہ گرچہ اوسنے رکہا
بھید میرا پہ پا گیا وہ شوخ

قایم اب انجمن میں ٹک چل کر
دیکھہ تو ہی کہ پا گیا وہ شوخ

کیوں نہیں پاس ہمارے بہلاتا ہے شوخ
روز و شب ہمکو تو از بس کہ رولاتا ہے شوخ

رات باقی تہی ابھی مرغ سحر بولا بھی
ابتو رخصت کا وہ پیغام سناتا ہے شوخ

کل جو غیروں سے ملی آتش تہا وہ پر عالم
آہ وہ آگ مری دل پہ جلاتا ہے شوخ

کسلئے پیکان سے اب ہم جو ہیں بہلا کسلئے
اپنے اقرار کو اب کیوں تو بہلاتا ہے شوخ

ایک نگہہ پہ تیری قربان ہوا دل میرا
نوک مژگاں سے مجھے کیوں تو ڈراتا ہے شوخ

وصل سے اپنے نہ گا ہے کیا خوش ہمکو یار
بار فرقت سے مجھے لیکہ دباتا ہے شوخ

ابتو قایم ہے گرا یار ذرا اپنی نظر
کس لیے دربدر اب ہمکو پھراتا ہے شوخ

مجہسا اچہا نہ ہوگا کوئی مری بعد
اور خطاوار نہ ہوا اب کوئی مری بعد

تو نے بس یار محبت میں مجہے کشتہ کیا
نادم الفت کا نہ ہوگا کوئی مری بعد

میں اناہی کروں چاک گریبان اپنا
مجھی کفنی نہ پہناویگا کوئی میری بعد

تم تو ارمان کمر دکھے سے ہمارا جانی
ناز بیجا نہ اوٹھاویگا کوئی میری بعد

تو نہی جو ہم سے محبت کی نبھانے کی غرض
عشق کا نام نہ لیویگا کوئی میری بعد

لاکھ طرح سے ستم ظلم و ستم ہی سہی
ہنس سے جور اوٹھاویگا کوئی میری بعد

عاشق زار ہی جسطرح سے ترا قائم
ایسا نباہ نہ پاویگا کوئی میری بعد

خاک گلشن میں اوڑاویگی صبا میری بعد
بلبلیں رو ویگی بلبل کے سدا میری بعد

اپنی مرنے سے نہیں خوف مجھے پر قاتل
کون سہویگا تیری جور و جفا میری بعد

زیست سے ہاتھ اوٹھاتا ہوں تیری خاطر
محشر آویگی کوئی دم میں دوا میری بعد

عشوہ و ناز اوٹھاتا ہوں جفا سہتا ہوں
مجھسا عاشق نہی ہوویگا ترا میری بعد

سوگ عاشق کا سبھی رکھتی ہیں اپنی قائم
تو بھی ہاتھوں میں لگانا نہ حنا میری بعد

ہی صحرا کو ہیر کیا آباد
مرحبا ای جوان مبارکباد

جب بدن میں بھی خون نہو باقی
کیا کری کام نشتر فصاد

کیا حلاوت ہی مرگ کی شیرین
جان شیرین سے کھو گیا فرہاد

تشنہ رونا ہی ہچکیاں لی لی
ساقی کوثر کو کرکے یاد +

کر چکی جو جو سکا قائم

آہ وزاری ونالہ وفریاد

کیا ہی مشکل ہی اوبی بیداد — کو ہی سنتا نہیں میری فریاد
ہم چلی حیف دشت غربت میں — تو رہو اپنی گہر میں آباد
عشق کی میری گر خبر ہووے — قیس بن کرنی وہ کسکو فریاد
وای بیرحم تو نے کاہی ہی — نہ کیا آہ جان نثار کو شاد
کسطرح میں لگاؤں اسسے دل — ہی سیہ سینے تو ایک ہی بنیاد
سینی جاتا تہا عشق ہے آسان — سخت ترسے ولیکن اسکی فتاد
دیکہہ کر حال میرا بولا طبیب — چاہی اسکو نشتر فصاد
ایک نظر میں تو ای بت بی پیر — جان و دل دونو کیا برباد

ہی کہڑا آقا کم آستانہ پر
کچہہ تو ہو اسکی واسطی ارشاد

نوجوانی تجہی مبارک باد — حسن تیرا ہی مہر و مہ سے زیاد
تیری تصویر میں ہے کیا اعجاز — جسمیں دیکہی مانی و بہزاد
لیل قربان تیرے تل پر ہے — والضحی زلف سے عجب ایجاد
ایک ہے حرف میں ہوا کامل — ملکہ قدرت سے بن گیا استاد
میں خطا وار ہوں لی شمشیر — سر پہ میرے کہڑا ہے اب جلاد
مرغ دل کسطرح بچے میرا — یکطرف دام یکطرف صیاد

دستگیری سی تیری اے جانان	گھر مین جا کر کے ہوؤن مین آباد
خاکپا کو کرون تیری سرمہ	آرزو کچھ نہین ہی اسکی زیاد

وصل کا نامہ جلد لکھ قائم
ہی عجب کیا کہ یار کردی صاد

کسطرح سمجھاؤن دلکو ناپسند	یہ ہوا ہی عشق کے پھندے مین بند
نیند آوی کسطرح بالا ہی بام	دزد استادہ ہے لیکر کے کمند
ہی شب تاریک اور بجلی کا زور	ہو رہا ہون ہرطرحسی دردمند
مین ہون فرمان بر تیری فرمان کا	ہی وہی منظور ہو تجھکو پسند
عاشقون مین تیری مین اے جان من	ہون ضعیف و خوار و بیمار و مستمند
دو جہان سی کام کچھ مجھکو نہین	تیری الفت کا ہوا ہون پای بند
اپنی تنگ دیدار سی چہرے صنم	جلد کر اس منتظر کو ارجمند
لعل لب سی شکر افشان ہو ذرا	ہر سخن اس تلخ کو تیرا ہے قند

ہی گدا در کا تیری قائم غریب
شک نہین اسمین ہی تو شاہ بلند

نہ زینہار کوئی اسجگہ ہوا ہی شاد	کہ کارستی کا ہی بی نباتی بنیاد
مدام ہجر مین روتا رہا تیری افسوس	یہ حیف گاہ بیاری کیا نہ مجھکو شاد
تمام عمر مین کرتا رہا تیری خدمت	نہ ہوئی ایسا کہ ہو جائی مفت مین برباد

کرم کی مجھ پہ نگاہ کر کی اے شہ عالی — غلام اپنا سمجھ اور بلکہ خانہ زاد

ہوں جان و دل سے میں قائم ہمیشہ خدمت میں
ہے آسرا تیرا الصاحب سخا و داد

میں رکھتا ہوں دن رات یک تیری یاد — نہ گاہے کیا وصل سے مجھ کو شاد
تیری زیر فرمان ہیں سب بدل — سلیمان و اسکندر و کیقباد
مہ و مہر تجھ پہ ہیں قربان سدا — ترا حسن دارین سے ہے زیاد
تو اے شاہ کر دستگیری میری — میں چاکر ہوں تیرا اے حسن اے خوش نہاد

تکبر کو کر ترک قدیم سے مل
ہوئی اسمیں غارت ثمود و عاد

غنچہ و گل دہان سے تیری لذیذ — دیدۂ حور روان سے تیری لذیذ
جلوۂ حسن تا فلک پہونچا — آسمان آسمان سے تیری لذیذ
کیا تبسم ہے کیا تکلم ہے — ہر ملک ہے بیان سے تیری لذیذ
تو ہی مقصود ہے دل و جان کا — آشکارا نہان سے تیری لذیذ
اس لئے آرزو ہے جنت کی — حور ہی وہ جو جان سے تیری لذیذ
خال کا تیری عکس ہے سارا — ہی تن آن بہ تن آن سے تیری لذیذ
ترا دیدار دیکھ کر کے عرش — ہو گیا کام و جان سے تیری لذیذ
ہوں پڑا سرنگوں میں قدموں پہ — جگ میں ہوں استان سے تیری لذیذ

سنری در پر ہو ان اس لئے قایم
بیا گمان ہی تیری گمان سی لذیذ

من ہوا دیدار جانان سی لذیذ
پھول ہوتا ہی گلستان سی لذیذ

دشت سے خونخوار و تاریک تر
پاہی اب خار مغیلان سی لذیذ

دن برابر ایک سی ہوتے ہین کب
مہر ہے ماہ زمستان سی لذیذ

کیا ترقے سے بہار فصل کے
لیک سے وہ عندلیبان سی لذیذ

ایک تو تھا ماہرو تو گل عذار
ہو گیا پر اور ریحان سی لذیذ

ہی دعا میری خدایا دمبدم
جان ہو میری اسکے ایمان سی لذیذ

عرض ہی قایم کی سہ در دو جہان
رکھیو سینہ میرا فرقان سی لذیذ

سمجھتا ہون اپنا تجھکو جو مین یار غمگسار
دو سی تیری کس لئے بیدل ہی بیقرار

گذرا جہان کے کام سی تیری فراق مین
دن رات ایک سیرا ہی رہتا ہی انتظار

ہون پا پیادہ اسکے تیری انتظار مین
لگ دیکھ لی نظر سی کہی اپنی رخ سوار

جز اسکی کچھ نہین ہی تصور میرا دگر
قدمون پہ صدق دے کرون جان کو نثار

افسردہ دل ہی غنچہ کیطرح سی اب میرا
آب کرم سی اپنی تو کر اسکو پر بہار

ہو دستگیر نام خدا اس غریب کا
ہی عرض اب یہی میری خواجہ بار بار

کب دیکھی ملونگا مین تجھہ گل عذار سے
اس فکر سی ہے سینہ میرا اسکے خار خار

دیوانہ تیری عشق مین ہون اب یہ شگفتہ حال — دست جنون سے ہوئے گریبان تار تار

قائم کی التماس ہے پوری تمنا ہے

مین ہون فقیر حقیر آئے ہے میر شہریار

عشق کا غار چھپا دل ہوا از حد مضطر — دیکھتا فکر سے مین چار طرف ہو ششدر

ہوش اور فہم تے گئے یکبارگی سر وار کیا — اب جنون نی کیا یکبارگی دل پہ اثر

روز و شب نالہ و فریاد ہی سر مکون تو — حیف یکجان تو لیتا نہین زنہار خبر

ہر دم مین مضطرب ساقی ہی دیکر جنگ ناز — کیا خبر تیری سمجھتا ہون کہ ہی تار سفر

پاس لے نام خدا ہی تو جلد سے — یہیر عاشق شوریدہ کو یکجان و ردو

سنکر کے لیسن مجھی پر پوچھا کچھ حال مرا — تم یکجان ہو ان ذرا آ بہر خدا بالین پر

قاصد یار سے جا کر کہو اتنا پیغام — ہی تیری لحظہ ہی یہ سی جان جاوے

دل ہما سا جسمین زنہار میری ہمدم تو — حال آتا ہی زمانہ کا نظر مجھکو بتر

وصل کی تیری تمنا ہی سدا قائم کو

بس وظیفہ مرا رہتا ہی یہی شام و سحر

تو چھوڑ دی ہی دل طمع خام پلنگ پر — دیتی نکلا وہ کا کلی ہیں ایک جام پلنگ پر

مکھ پہ گیسو لیا اوستی وہین چین کچھ — شب مرا اکسی جو لیا نام پلنگ پر

دنیزات میری آپ سے یار یہ دعا — ہم ہو وین کسی ورد وظیفہ ہم پلنگ پر

میری ہی شب وصل تب قدر سی بستر — سی پاس میری آج وہ خود کام پلنگ پر

قائم نے اوس سے کہا جب اغوش میں اپنی
بہرتا رہا سسکی وہ دلارام پلنگ پر

شمعکو غیرت سی کوئی جہانکتی ہی اکثر جھوم کر
جہانکتی ہیں آسمان سی اوسکو اختر جھوم کر

رتبۂ شہید کو پہونچا سرخرو ہو کر میں آج
خنجر قاتل سی بس اللہ اکبر کہکر جھوم کر

ماہ کامل میں ہمکو نظر آتا ہے صاف
رخ پہ بکھری ہی یہ جب جعد ستمگر جھوم کر

ہی امید ناز سی جسمیں مسیحا ہو خجل
جلوہ گر ہو شمس کے مانند سر پر جھوم کر

من جو کہتا تھا نہ لے گلشن میں تو رخ سی نقاب
کچھ فقط حیران نہیں ہے سرو شمشاد جھوم کر

اور غش کہایا ہے دیکھو حال نرگس نے
اسقدر گر دیکھو ہی یہ چرخ اخضر جھوم کر

تعظیم کو قائم کی اب اوٹھتا فلک سی قرص نجم
سجدہ کرتا ہی قربان شاہ خاور جھوم کر

باغبان اپنا سواد روئے جانان دیکھکر
بلبل شیدا ہو خوش جیسی گلستان دیکھکر

برق و باران کا جہا جنمیں ساتہ رہتا ہی مدام
کیوں نہ خندان ہو بہلا وہ مجھکو گریان دیکھکر

حدت گرمی کی بجہی مینہ برستا ہی مدام
کیوں نہ ہو امید رحمت مجھکو عصیان دیکھکر

وقت آخر کیا مسیحائی ہوئی اوس شوخ سے
مار کر ٹہوکر چلا یا مجھکو تو بیجان دیکھکر

رشک گل میں شجر میری بوئی گل سے ہیں سوا
چھوڑ دی سیر چمن بلبل نے دیوان دیکھکر

وصل کا تجھکو مبارک ہوا ای عندلیب
جو لگی بیتاب ہونے خار ہجران دیکھکر

ہی نہ قائم وہ چھپا مجھ سے حیا سی غیر سے

منہ چھپایا اوسنی مجھکو خوار دوں آ دیکھ کر

دل مرا گرفتار ہوا رشک قمر پر
سر وقت پھر آتا ہی لبی مجھکو یہ در در

دوری نے تری کر دیا لاچار بہت سا
اس حال سے پہنچک نام خدا میری نظر کر

امید وہ ستو گیا پوچھو اس حال کو میری
لیتا نہیں زنہار خبر میری ستمگر

فریاد ہی بلبل کی گلستان میں ہمیشہ
صیاد تو کچھ خوف خدا کی سی ڈر اور

مت عشق کو آسان سمجھ ای میری مونس
قائم جو ہوا اس میں تو آخر وہ گیا مر

گر وہ کھلاوے سیاہ مار پیچان چھوڑکر
مار مر جاتا ہی سنبل گلستان چھوڑکر

باغبان جاتا رہا ہین گلستان چھوڑکر
بلبل ناشاد کو جون نرگس حیران چھوڑکر

جلد یا شب کو وہ تنہا مہر تابان چھوڑکر
گر گیا اندھیر شب چشم غزالان چھوڑکر

اوڑ گیا مثل صبا کی ایک پران چھوڑکر
جسطرح ہووی کمان سی تیر پران چھوڑکر

ہو گیا شکل ہوا جو ابر باران چھوڑکر
پانی پانی کر گیا سیلاب عمان چھوڑکر

گر گیا مجنون وہ دیوانہ جانان چھوڑکر
جسطرح سایہ ہو پیران نمایان چھوڑکر

کر دیا اندھیر سے ہمہ زلف پیچان چھوڑکر
جلد یا جسطرح شب سر مہر تابان چھوڑکر

دن شب دیکھو ہی کیونکر نہ مجنون کی مثال
زلف لیلی سے پریشان ماہ تابان چھوڑکر

گرچہ دل اکری ہوا مثل کتان اوس ماہ سے
باغ کو جاتا نہیں سرو چراغان چھوڑکر

بام پر مت بر نہ تو ای یار وہ ہر چند ا
ہو گا ہنگام تندد ماہ تابان چھوڑکر

گر صبا لیجائی بوئی زلف تیری پی خطا | مشک سو دشت ختن رم ہوں غزالان چھوڑ کر
بن گیا جون سایہ حیران اُس شیطان لعین | خار گل جانا نہیں ہرگز گلستان چھوڑ کر

کس طرح فرحت ہو قائم بستی بتان چھوڑ کر
خلد جا سوئی بیابان سیر بوستان چھوڑ کر

کیا دلکو میری لیگیا وہ شوخ ستمگر | ایک ناز سی انداز سی رکھ ہاتھ کمر پر
کیون چھوڑ سکا کیا تو قاتل خنجر کو | کیا تھا میری جان تجھی تن سی جدا سر
خون ہو گیا گردن پہ تیری میرا سراسر | احسان سی لیا صد جا اوسکو مکرر
اب دیہان میں گذری ہی تجھی آگے یہ | اور لب سی تکیا مراد اپنے کیا ہی

ای بت تجھی لازم ہی قائم کی خبر لی
دنیا سی تیری ہاتھ سی جاتا ہی یہ آخر

گل فشان چمن سی بہاری کوئی جانا دیکھ کر | داغ ہی حسرت سی اپنا باغ رضوان دیکھ کر
ہی گریبان بہار نی پر سعد ہر طرح | رقص میں وہ شوخ اپنا دور دامان دیکھ کر
ہاتو انگلیان میرا سو لطف وحشت ملگیا | صحن زندان یاد آتا ہی بیابان دیکھ کر
مجھکو محراب حرم کی یاد آتی ہی چراغ | الصنم لوح جبین پر تیری افشان دیکھ کر
سینہ کیا رنج والم نی دل میں ہنگامہ بپا | صبح محشر یاد آئی شام ہجران دیکھ کر
شوخ چشمی اسقدر الگل تجھی اچھی نہیں | تنگ ہو گیا باغبان نرگس کو حیران دیکھ کر
ای سحر سونی لگی دی اوسنی پیدا | ہم الٹی سی کیا کرین ہر نکالا سامان دیکھ کر

وہ نہیں کہتا کہ دعوا ہی خدا ہونیکا مجھی — سجدہ کرتی ہیں جسے گبر و مسلمان دیکھکر

آج کل قائم کنار آشنائی سے گیا
بی تمیز کیا جار ہیں ہم طوفان دیکھکر

اوٹھائی جسکی لئی ہمنی درد و غم سر پر — سینہ ظلم سے کہ لگی کرنے وہ ستم سر پر
تمہاری درد کی باتوں ہی درد سر جسکو — لگا ہو ہاتھ سے صندل میری صنم سر پر
تن ضعیف ہو کس سکا اب اٹھا حال — گرا تن پہ کوہ میرا ہے کوہ غم سر پر
نثال سبزہ ہوا شوق پائمالی سی — خرام ناز سے چل اور رکھ قدم سر پر

یہ درد سر رہی قائم کہ جسکی ہاتھ سے
وہ رکھکے زانو پہ سر ڈالتی ہیں دم سر پر

لیگیا نقد ہوش و صبر و قرار — کیا کہوں حیف مایۂ عیار
ایک نظر بیچ دلکی پار ہوئی — شوخ یہ تیری ابروی خمدار
مت ستا دلکو میری ای ظالم — زندگی کا نہیں دار و مدار
تیری مژگان نے ای جفا آرا — کر گئیں تیر سی بھی زیادہ کار
دیکھ مجنونکو اپنی ای لیلیٰ — لیا دوری سی تیری بن میں قرار
میں فرہاد کی طرح شیرین — سر پہ غم کا لیا ہی تیشہ مار
جان تک بھی نثار کے تجھ پہ — وائی پھر بھی ہوا نہ میرا یار
شہرہ عشق کا میرا ایجان — ہو گیا ہر طرف اور ملک و دیار

اجو قایم خزان رسیدہ کو
جلوہ حسن نے دکہادی بہار

پڑگئی پا مین عشق کے زنجیر
رات محفل مین اوسکی پہونچا جو
ہوون مین رانجہہ کیطرح نخچیر
حسن کیا دلفریب تیرا ہے
تیری پہرنے سی اب مری ہمدم
ایکدن مین کہا کہ مل مجہسی

ہجر اگر ہوا گریبان گیر
تر نفس حد سی ہوانب لبی ہیر
دہان بکلو بندہی میرا ای ہیر
کون دنیا مین ہووی شیرانظیر
سنی جانا کہ پہر گئی تقدیر
کہا اسطور سی نکر تقریر

قایم اب عشق مین صنم تیری
ہی طرح نقش پا ب ان تصویر

دلسی جاتا رہا ہی صبر و قرار
حسن کی تیری ہی جہان مین دہوم
کسطرفکو جہپاؤن دل لیجا
تیری ابروکو دیکہہ کرعاشق
ہین تو تیری نگاہ کا ہون کشتہ
کیون نہ حسرت رہی مری دلمین

ہجر کے غم نے دل کیا ہی فگار
ہر دو عالم ہی بلکہ اوسپہ نثار
ہی مقابل جو خنجر خونخوار
صدق دلسے ہوا نماز گذار
قتل پر باندہ اب نہ تو تلوار
طرف میری کبہی نہ دیکہا یار

قایم اب دیکہہ حسن جانان کا

گیا تری جلوہ سے اک چمن اور بہار

تیری غم سے دیا ہی اپنا من گلزار ایران چھوڑ — خار کی زور سی جون مرغ جاتا ہی گلستان چھوڑ
اوس دن سے ہی ہوا ہون و خوشبو یکبیک طرح سے تی الفت — گرچہ بنسی گیا ہی کی سر بساط کو جانا چھوڑ
زلیخا کی طرح اب دام حسن میں پھنسا ہائے — پریشان کر گیا کیون مجکو تو ایا کنعان چھوڑ
نہیں ملتی کل ہی اس عشق کے میدان سے جان من — مولا ور کب کی مرجاوی سر جاوی میدان چھوڑ
میں ہون ذرہ بیمقدار تو ہی خورشید جہان حسن — نور الوان اپنا سینہ دی ایمہر تابان چھوڑ
کسین اکیلا رہ قسمت سے ملا تھا مجکو تو لیکن — گیا ہی کسطرح سی خوار مجکو اور حیران چھوڑ

تیری فرقت کی سحر دمن یہ فا جو کر دیا ہے
تو دیا اشک سے اپنے ایک دریای عمان چھوڑ

ہاتھ رکھ سر پہ میرا او راتش تنور کو چھوڑ — پر نہ میری دل سوزان کی تو نا سور کو چھوڑ
غرق ہو جائیگا عالم ابھی خو مین و اللہ — ای ستمگر نہ میری زخم کی انگور کو چھوڑ
آہ سوز انسے ابھی ہو گی قیامت سر پا — دیکھ رخسار نہ میری دل رنجور کو چھوڑ
دلمین رہ جائیگی ظالم تیری حسرت باقی — ہو لگر ہی نہ کبھی مجھ سے لب گور کو چھوڑ
مت دکھا دیکھ ستمگر دل بیتاب میرا — ٹوٹ جاویگا نہ اس پارہ بلور کو چھوڑ
فرقت یار مین جیتی کی ہی مرنا بہتر — کسکو میں جا کے فرشتے سے رہ حور کو چھوڑ
فوج غم کی میری سینہ پہ چڑہائی ہو گی — ای میری حسن کی کیتان نہ طنبور کو چھوڑ
دیکھتا ہی نہیں مجھکو کبھی میری طرف — آہ سوزان قدر اوس مست مغرور کو چھوڑ

ہاتھ اوس سبزہ خط کو نہ لگا ای قائم
دیکھ زنہار نہ تو خانۂ زنبور کو چھیڑ

فرقت یار میں پھرتی پھری ہم خوار ہنوز
بن میں پھرتی ہیں صحرا کی لگا خار ہنوز
ہم تیری عشق میں ٹک پا گئی ای یار ہنوز
ہم تیری حال سی اب کیوں نہ خبردار ہنوز
ہمنشیں کس سی کہوں ماجرا دل کا اپنی
یاد آتا ہی مجھی کوچۂ دلدار ہنوز
ہم تو پہلی ہی تیری عشق میں دل دی بیٹھی
کس لیے رکھتا ہی تو ہاتھ میں تلوار ہنوز

اوسکی محفل میں نہ جا مان کہا ای قائم
ڈھونڈتی پھرتی ہیں تیری تئیں اغیار ہنوز

مت کری حسن پہ تو یار بناز
سہی قد اچھتہ پہ جان نثار بناز
گل عشرت سی کر تو ہم آغوش
مثل بلبل کی ہوں میں زار بناز
تیر مژگان سی تیری ای ظالم
اب تلک آہ ہوں فگار بناز
بحر ہر ایک اس سی ہے جاری
اشک میری میں کیا بہار بناز
آفریں خواں ہی مجھ پہ ہر عاشق
کیا اوٹھایا ہے میں نی بار بناز
بزم سی اپنی کرکے مجھکو جدا
پھر نہ کہا ہی ہو آشنا بناز

کوہ فرقت کا سر پہ قائم کے
آ پڑا ہی سو سہ دیا بناز

پاس کی کون بھلا خط پہ ہر اک کا راز
کیا سناؤں تجھی زاہد میں اب اوس کی کا راز

واہ کرتا ہی وہ مجروح سر ایک عاشق کو
اشک میں جاتی ہیں اب لعل گہر سے بھی زیادہ
خوب ہی بھولا فریدین ہے اس ای ہمدم آہ
بار ہا میں کہا نام خدا ای جانی
کیا کہون حیف طپیدہ ہے جگر سینہ از حسرت

تو بجہہ مت ناصحا اوس شوخ ستمگار کا راز
دیکھہ ای ابر میری چشم گہربار کا راز
آبلہ جانی ہی اوس خار دل افگار کا راز
کچھہ سنادی مجھی اوس فتنۂ اغیار کا راز
ہی عجب لوگ سنا ابروی خمدار کا راز

ہر طرح تجھہ پہ فدا ہی دل قائم اید وست
ہو ہم آغوش بکر مجھسی تو تکرار کا راز

تاب کیا جا کہ کوئی سید ابرار کا راز
اس تمنا ہی میں مرجاوی اگر سارا جہان
نکلی ہی آنکھ کہ رفتار کو تیری دیکھی
ہجر میں سوختہ دل اور طپیدہ ہے جان

مجمع فیض و عطا منبع انوار کا راز
کھلکہ آوی ہمین ہرگز میری دلدار کا راز
غنچہ جوش کب نظر آوی تیری رفتار کا راز
ای مسیحا ذرا آ دیکھہ لے بیمار کا راز

خون آنکھوں سے ہے قائم کے رواں ای ہمدم
کیا سناؤں تجھی میں دیدۂ خونبار کا راز

میں اوٹھاتا رہا ہوں تیرا ناز
ہوں تیرا خدمتی ہمیشہ کا
اس تمنا میں جان تک گذرا
حسن سے دلفریب ماہ تمام

حیف گاہی نہ تو ہوا دمساز
کیوں ملاتا ہی ساتھ میں انباز
کبھی ظاہر ہوا نہ تیرا راز
اور جوانی کا ہے عجب آغاز

مرغ دل کی لے نظر تیری — حق مین عاجز کی ہے بجائی باز
ایک لحظہ مین طے کی رہ چرخ — تیرے براق کی عجب ہے تاز

آرزو ہے خدایہ قایم سے کہ
ساتھ اوس یار کی پڑھی جو نماز

عشق کرنا کوئی میری لیس — قفس و دام مین گیا مین پھنس
جسطرح عشق مین مین ثابت ہون — ہونہ ہار کوئی اب کس
اپنا دیدار ٹک دکھا دی تو — یہی ہی آرزو میری بس بس
عمر گذری اسی تمنا مین — پاس بیٹھا نہ تیری ایک نفس

مرغ دل جان دام قایم کا
مت دکھا ہجر کا تو اسکو قفس

قاصد لیجا خبر تو میری اوس یار کی پاس — جلد آنا ہی خدا اب ذرا بیمار کی پاس
نیم جان ہوگیا از بسکہ تیری الفت مین — کیون نہ آتا ہی تو اس عاشق لاچار کی پاس
دل ستی لگتا ہی اوس بن کہ مین مرا او للہ — لیجا دوستو میری تئین دلدار کی پاس
ہجر کی باد سی دل تنگ ہے اور پژمردہ — تو لی پہونچادی صبا اوس میری گلزار کی پاس

حال قایم جو دیکھتی ہین تو کہتی ہین عجب
اوسکو لیجاؤ اسی قاتل خونخوار کی پاس

آہ مرتا ہون کھڑا مین تیری دیوار کی پاس — کیون ستی آتا ہی اکیلا تو اس خونخوار کی پاس

مست کری عار تو ملنی سی تیری ای عاشق — خار ہوتا ہی سن ای یار تو گلزار کی پاس
حیف صد حیف تیری رخ کی نظارہ کو دل — ہی طپیدہ ولی وہ گنج ہی اب مار کی پاس
میری لاشہ سی یہ آوے گی صدا مرگ کی بعد — دفن کرنا اسی جا کوچہ دلدار کی پاس

مست الفت کا تیری ہو گیا قائم یہاں تک
چھوڑ تسبیح کو ہوا جا کے زنار کی پاس

خوش نشیں ہوا ای بلبل اسیر ہو تو ہی گلستان تو بھی — کبھی ہے نفس ہی ہی قفس ہی قفس ہی نفس
کروں لیکی شراب ین کیا ساقی میں پیدل ہی جس بادام — کبھی ہی ہوس لی ہی ہوس ہی ہوس
سینہ ریف ہی تیری یاد ام بلا مجھی رہی طائر دل کا — کہ نہ جا کہ کہ جا
مجھی قتل ہو کرنا تو حاضر ہوں ولی پا نام خدا — کہ گر کو کس گر کو کس گر کو کس گر کو کس

ہوا پیالہ زیست کا قائم پر رہا باقی کچھ تو ابھی دم میں
بجنگا جرس بجنگا جرس بجنگا جرس بجنگا جرس

بیقراری نی کیا گرم یہ بازار آتش — جیا بجا [illegible] بیمار آتش
جاؤں گلشن میں جو دیکھ سنبل ای بلبل — گیرد [illegible] کی آہ آتش
آبلہ پا میں بیابان تک ہوں فراق جانا — سی میری شرار آتش
نجیہ بن السیر و چمن لعل لب غیرت چمن — گر مجھکو نظر آتی ہی گلزار آتش

جیسے جیا بلبل شیدا کا سنا قائم
کس لئے ہو رنگ رنجہ میں حجر یار آتش

بیوفا سے میں دل لگایا کاش | نقد اس زیست کا گنوایا کاش
عمر بھر جو رہا نصیبوں میں | مرگ کے بعد بھی نہ آیا کاش
تیر مژگان سے دل ہوا خستہ | گرچہ سو بار میں بچایا کاش
دل وحشی کو گھیر کر صیاد | لے تیری پاس اسکو لایا کاش
نہ کبھی حال میرا ای قاصد | جا کے اوس یار کو سنایا کاش
مرغ دلکو میری تو لی بے پیر | دام میں زلف کے پھنسایا کاش

دیکھ قائم کو تو نے ای بیرحم
پاس اغیار کو بٹھایا کاش

آہ سوزاں نے میری دلمیں لگائی آتش | نالہ گریاں نے میری اب نہ بجھائی آتش
خاک و پانی کو ملا کر کے بنایا یہ جسم | پھر بار دگر ہوا اسمیں ملائی آتش
میں تو جلتا رہا فرقت میں شب و روز تیری | وصل سے تو نے ستمگر نہ مٹائی آتش
آہ نے میری عجب کام کیا ای ہمدم | دشت اور کوہ میں یکبار لگائی آتش

آتش ہجر سے قائم کو بچا یوں اللہ
جوں خلیل اپنے پہ بس تو نے بجھائی آتش

کر دے ہی دل سے ابروئے شمشیر پاش پاش | صیاد تیری آگے ہی نخچیر پاش پاش
طالع میں وصل دوست کا گر ہو نہیں نصیب | کیونکر نہ ہووے پھر یہ تدبیر پاش پاش
دہر سے تیری کیا کوں برق سا ہو گیا | ہر استخوان ہوئی ہے تن پیر پاش پاش

اور لچھار ہلو ہمن تا لگا اس کمند مین — کرتی ہی جان اب تیری زنجیر پاش پاش
بس آب حسن دیکھ تیرا رشک حور عین — اس قصر دل کی کیون ہنو تعمیر پاش پاش
یہان تک ہوا ہی سوز تیری غم سی جان کو — کرتا ہی آہ نالہ شبگیر پاش پاش

قائم تو غور کر ذرا اوسکی شباب کو
کیا حسن ہی کہ ہوتی ہی تصویر پاش پاش

کدہر ہی ساقیا تو مرده بہاری خاص — کہ آج ہر بدن مری مہوش وہ یاری خاص
نہ دیکھ تو ناز کر تو آج ایمبری ہد هم — کہ سوختہ ہی وہ اغیار دل فگار رہی خاص
مجھی ہی شغل گلستا کی شادمانی بس — اور اوس رقیب کی چھاتی ہی ملین رہی خاص
دماغ عرش معلی پہ کیون نجاوی اب — کہ مہربان ہوت مجھ پہ شہ سواری خاص
گلاب و مشک و گلستان سی کیونکہ شرماوی — ار آگئی اوسکی اس انجان وہ گلعذاری خاص
جھلک جو اوس لب نازک کی تک پڑی ہی نظر — تو دیکھ لالی کو دل میں وہ داغداری خاص
سناؤن کیا تجھی احوال دلکا ای پیاری — نہ جاؤن پاس سی تیری تو تاجداری خاص
ہی آرزو یہی دور دن ہمرکابی مین — تو جان مجھکو کہ یہ ایک کامداری خاص

مین التماس یہ احمق دلسی کرتا ہون
کہ تیرا بندہ ہی قائم تو شہریاری خاص

صبر کر ای دل کہ ہوتا ہی ہجران سی خلاص — بلبل شیدا بھی ہوتا ہی گلستان خلاص
دیکھتی ہین جسر کی جانب کو ہم ای دلا — تم تو ہی ستاید گری یہ دام ہجران سی خلاص

اسقدر آوارہ فرقت ہوا جو دشت مین / ہو نہین سکتا بیابان کا قدم گردان سی خلاص

چشم کا یہ حال ہی جو اشک سی دریا بہا / جان اب ہوتی نہین افسوس طوفان سی خلاص

اکبار ہی دیکھکر تجھکو ہوا مین خود پرست / اب بیٹھ حیران ہون کہ کب ہووین حیرانی سی خلاص

خود بند تا یا اس دل نادانکو مینی بیچ مین / کس نمط ہووی بھلا یہ زلف پیچان سی خلاص

ہی دعا تجہ سی الہی روح تن سی ہو جدا / کیجیو پر تو نہ ہرگز میری جانان سی خلاص

شاہ ہی میرا مین اوسکا بندۂ دیرینہ ہون / ہووی خدمتگار کب اپنی سلطان سی خلاص

جب تلک قایم ہی قایم کی بدن مین سانس کی
خار کی مانند الگ ہوون نہ دامان سی خلاص

اوٹھا ہی ہجر کی باعث سی اکبار مرض / کہ شعلہ دل پہ پکڑتا ہی جون انار مرض

کیا ہی جب سی کہ گشتہ تجہی جفا گرنی / دل طپیدہ پہ جھکی ہی کیا بہار مرض

فراق ہووے کسیکو خدا نہ دکھلاوے / بہار دلمین نہ جب جای آ خار مرض

رقیب مر رہو مجھی کیا ہی تیری خنجر سی / کہ سر سی اپنی ہین رکہتا ہو ذوالفقار مرض

نہ تجہکو سمجھ کم ہی بڑا آزار / کہ خلق مین یہ ہی مشہور ہی شہریار مرض

مسیحا کب ہو دوا سی تیری مجھی صحت / کہ مرگ کا ہی یہ رکہتا ہی انتظار مرض

خدا کی واسطی قایم کی حال پہ کر رحم
اب آکے دیکھ میری دل کا اضطرار مرض

رکہتا نہین ہی ہمسی عسر و کا رنجش عرض / بہات تک بھی سی ہو گیا بیزار بغرض

کیونکر نہ باغ ہووی مجھی داغ کی جگہ
گل ہاتھ مین رہا تو گیا اب بہار بیغرض

ہین برق و رعد آسی میری طپیان تو ہنگ
دیکھی ہی کچھہ تڑپ دل بیقرار بیغرض

محشر کے روز پوچھین گے گر مجھہ سی اپنا حال
کہدونگا اسکو ہوگئی گنہگار بیغرض

مجکو ستانا ہی خدا اکی ستم نما
مستو نگانک تو دیکہ لے اسرار بیغرض

عاشق فریفتہ ہون ترا مان اسکو ہی
غیرونکی پاس ٹہر یار بیغرض

دشنام اور جھڑکی ہی ہر بات مین مجھی
ای حیف اب کردیا لاچار بیغرض

غمزہ کا ہون مین کشتہ نہین نیم بسمل
منظور ہو تو ماردی تلوار بیغرض

جس روز سی شراب محبت کی پی لی
دایم رہون ہون نشہ مین سرشار بیغرض

دریائی اشک آنکہون سی جاری کرون اگر
طوفان نوح کا سا ہو اتار بیغرض

اغیار سی تو کہتا ہی جلاد کسطرح
قائم تو دار کی ہی سزاوار بیغرض

قاصد لیجا میری یار کو خط
جلد دی جا کے گلعذار کو خط

گر رقیبونکی پاس بیٹھا ہو
دیجیو تو نہ اوس نگار کو خط

دلربا ہی وہ فاحشہ سی ہین
کوئی لکھتا نہین ہے زار کو خط

عشق مین اوسکی ہو گیا رسوا
کیا لکھون اب مین بیوفادار کو خط

لکہہ کے تو حال اپنا ای قائم
بھیجیو اپنی شہسوار کو خط

ہی دل طپیدہ مرغ گرفتار کی نمط / کہاتا ہی داغ سینہ گل و گلزار کی نمط
گیا ہی نشہ سے حسن کا بس تیری دلربا / مخمور چشمین ہوگیا خمار کی نمط
منصور کیطرح سے ہون عاشق ترا صنم / آتا نظر ہی عشق تیرا دار کی نمط
زخمی نہ ہووی دل میرا کسطور سی بھلا / ابرو ہی تیری اشوخ جو تلوار کی نمط
تجہ بن ہی باغ لیکی مجہی داغ کی جگہ / لالہ ہی اور گل ہی سبہی خار کی نمط
اب دیکھتا ہون لیکن اوٹھا کر جو دو سو تو / دکھتا نہین ہی اوس میری دلدار کی نمط

قایم بچاوی جانکو کسطور سی بھلا
ہر تار زلف اوسکا ہی جو مار کی نمط

اپنی تو بیمار کی کر احتیاط / عاشق بیزار کی کر احتیاط
موت کا ڈر اور دم واپسین / اس لئی لاچار کی کر احتیاط
تیری ہی بیند لگا طلبگار ہون / حسن کی بازار کی کر احتیاط
گنج عجب ہے ترا ای گلبدن / جائی خطر مار کی کر احتیاط
گلشن امید مین ہے جو شجر / اوسکی تو اب بار کی کر احتیاط
دلکو جو لگایا تو لازم ہی جان / ضرب سے اس وار کی کر احتیاط

آگی تیری درد مین قایم ہوا
الشفا اس خوار کی کر احتیاط

مست کری یار ناتوان سی لحاظ / سنین لازم ہی نیم جان کسی لحاظ

بی نشان ہون ہی عزم بر سر راہ
…عت کری کچھ تو بی نشان سی لحاظ

مجھ سی تو شرم کیا ہی پر اب تو
ہو گیا ہی مجھی جہان سی لحاظ

یا تو رہتا تہا لب میری منہ میں
یا تمہاری ہوا دہان سی لحاظ

خانہ ویرانہ دیکھ ای بلبل
کیون نہ کسی کری ہی اوس آشیان سی لحاظ

مجھکو لازم ہی کیا نیہ ای بیرحم
جو کری اپنی عاشقان کسی لحاظ

ہون میں تیری مزاج سی واقف
حیف ہے ہو مزاجدان سی لحاظ

تیر مژگان کا تیری ہون کشتہ
ہی نہیں خوب کشتگان سی لحاظ

سگ کی طرح سی رہ قایم ہے
کب ہو اسکو آستان سی لحاظ

دشمنوں کا ہی مجھی دوست نہ منظور لحاظ
اوٹھ گئی شرم زمانہ سی گیا دور لحاظ

کو تیری قول میں سو بار تزلزل آیا
مجھکو ہی اپنی قسم کا اوسی دستور لحاظ

خواب میں منہ سی اولٹ کر وہ نقاب آتی ہی
بی حجابی ہی مگر کو نہ منظور لحاظ

چاہتا ہی کہ اوٹہا دی حق و باطل کی سخن
نہ رہا اپنی خدا کا بہی منصور لحاظ

پہلوئی غیر میں بیٹھی ہیں وہ اگر سر بزم
کچھ ہمارا نہ رہا پاس گیا دور لحاظ

دل ہی عصمت کدہ تا پارہ نہ رخنہ پڑ جای
سخت مشکل ہے کہ رکہتی نہیں ناسور لحاظ

کیا حسینوں کی طرف آنکھ اوٹہا کر دیکھوں
کہ مجھی نرگس جانان کسی ہے منظور لحاظ

ساقیا دور میں لا جام مئی آتش رنگ
نرگس یار سی ہوتا نہیں کافور لحاظ

وصل میں اُنکی دونونکی ہی صورت قائم
اونکو مرکوز تکلف مجھی منظور لحاظ

عشق میں ہمنے کیسا پایا حظ
عیش و آرام کا بھلا پایا حظ

تو نے دل لیکے میرا اے ظالم
کیا کہوں آہ کب کا پایا حظ

آتش ہجر سے جلایا خوب
نہ کبھی وصل کا دیکھا پایا حظ

کچھ اداسی سے ہی جگر بریان
گاہ میں نہ تجھ سے پایا حظ

ظلم سے تیری اے صنم ہر سے
دل سے یکبارگی اوٹھا پایا حظ

عمر ساری گذر گئی اے من
وصل کا تیری پر نہ پایا حظ

کرکے اقرار خوب قائم سے
کیا ہی انکار کا تنا پایا حظ

پھر گیا ہے دلمیں غم خدا حافظ
رنج سے ہے دم بدم خدا حافظ

کیا کہوں رات تیری فرقت میں
ہو گئی چشم نم خدا حافظ

شمع اغیار کو بٹھایا آج
ہم پہ کیا ہی ستم خدا حافظ

دل پہ جس طرح خنجر مژگان
مارتا ہے صنم خدا حافظ

شمع کے ساتھ عشق میں آخر
ہو گیا سر قلم خدا حافظ

تیرے کوچہ سے دور لیکے اے جان
لگ گئی ہی الم خدا حافظ

ہجر میں رہتی ہے روتی اے یار ہو
گیا اُلٹو یعنی جسم خدا حافظ

نام الفت کا اوٹھ گیا جگ سی   دن بدن اب سی کم خدا حافظ

عشق مین دیکھ حال قایم کا
ہی یہ ثابت قدم خدا حافظ

وہ ستمگار ہے خدا حافظ   مجھسی بیزار ہے خدا حافظ
جسطرح اب تو دل مین جیتا ہے   ہجر کا خار ہے خدا حافظ
جلوۂ حسن یہ عجب کا گل ہے   گلچیں بیمار ہے خدا حافظ
اوسکی ابروئی قتل آراسی   سینہ افگار ہے خدا حافظ
عشق کا جب سی آگ سلگا ہے   ہجر کا تار ہے خدا حافظ
درگذر جان تک کسی کی مینی   سر جو اغیار ہے خدا حافظ
قتل کو آج لی گئے کے لئے   تیغ خدا رہے خدا حافظ
کبھی اقرار اور کبھی انکار   کیا دل آزار ہے خدا حافظ

دیکھ الفت سی اب تو قایم کو
یہ تو لاچار ہے خدا حافظ

ماہ ہی روشن تیری رخسار سی ای یار صبح   اہ ہجوم عاشقاں مین ہری جون جانور شمع
باغ مین دیکھا تھا تجھکو بلبلونکا شور ہے   کیون نہین آتا ہی پروانہ کی گل جلد شمع
مست سمجھی مجھکو شکستہ حال تو مشتاق ہے   جان لی اس شعلہ سوز اسکو بتاتا ہے شمع
مجھکو گر صد طلب جو کی کا نہ جانا در کو جہوڑ   مجھکو کہتا ہے گا پروانہ کو اسکی شمع

عشق کی منزل میں جا کر ہوئی رحمت گزین
اب سے قایم ہی جو قایم طالب دیدار شمع

عجب ہے رخنہ تیری کیا ہے آب و تاب شعاع
گمان ہے مجکو کہ ہی لب سے آفتاب شعاع
جسمیں جو تیری نظر عاشقو نکو تیری پڑی
تو سبھی یون کہا کہ ہی سے ماہتاب شعاع
سے جو تیرا حسن ہے پرتو اسیری دلبر
اور اوسے جلوہ نما ہوری نقاب شعاع
جھلک ہو جو ریری کا جا جیسی تجالت سی
جو ایک ذرہ تیرا جا پڑی حباب شعاع

اندھیر سی گئی قیامت کے گیا خط قایم
کہ سر سے رکہتا ہی اپنی تو ایک حباب شعاع

کھلا ہی باغ محبت ای گل میں اقطاع
کہ باغبان کری حسن ہمط چمن اقطاع
یقین جانیو تو بعد موت کی ای جان
نہ آوے گا تو کرون اپنا میں کفن اقطاع
رکہا جو عشق کا پاون میں دشت غربت میں
تو دیس کا سو ایکبار سارا بن اقطاع
عجب بستی میں خوشبوی تیری ای جانی
کہ جیسی کر دیا بس لالہ و سمن اقطاع
جو سالی تیر حرزہ رو بر و تمر میری
کہ ایک نظر میں ہوا جاتا ہی لبن اقطاع
سو ستم کری ہی غضب تیری اس رخ لیکے
کہ اوسکی عکس سی جو جی زمین اقطاع

رخ میں یار کی جو حسن ہے اس ای قایم
کہ جسکی دیکھ سی یوسف کی ہی تن اقطاع

مست کرو تربت سے میری بعد موت دشت چراغ
داغ دل کافی ہی اپنا بر سر مدفن چراغ

جلوہ گر چوٹی مین اوسکی ہی یہ نعل چراغ
سانپ جعد عنبرین ہی اوسکی اوری من چراغ

شعلہ ہی ہی عیان سر بینہ مینا سی لگن
جیسی آندھی مین کسیکی ہو گئی ہین دامن چراغ

مشعل غول بیابان کا صرف ایک نام ہے
لالہ سان داغ جگر جلتی ہین یہ بن بن چراغ

غون تو باقی ہین چمکی ہے ایکدانہ جنون
پردۂ فانوس مین جلتا ہے لی روغن چراغ

سد رہ کنج قفس مین ہو گیا دود جگر
کیا کری روشن بیابان دیدہ روشن چراغ

ماری گر اوس شمع بزم حسن لاف فروغ
مارا جاوی خنجر گلگیر سی گردن چراغ

گر خزان مین بھی تو آجاوی بیابان بادیہ
تو بلا شبہ وہ بس ہو جائی ایک گلشن چراغ

جان کیو بیٹھی ہو قایم آ کے عشق مین
قبر کی پردہ مین لایا بس ز مردن چراغ

ہو گئین دیکھ چشم مثل ایاغ
تیری فرقت مین ہو گئی کہان ہی سراغ

درد رنج بیان ہے تیرا مجکو
مجکو اس حال سی ہے میری فراغ

پا برہنہ ہون اور دشت نورد
آفرین خوان ہین مجھ یہ کوہ وراغ

باغ عیب ہو گیا خزان کا اثر
جانہ بلبل کی بولتا ہی زاغ

خبر وصال صنم نہ آوی خوش
لالہ گرچہ ہو بس شگفتہ باغ

سب مین میرا ابتو جلتا ہے
حسن خلت زدہ ہوا ہی چراغ

سسی قایم ہون اگی قدمون پر
گر ملی مجکو یار تیرا سراغ

ماہرو کا نہیں ملی ہے سراغ	اسکی چہاری ہین دلپر داغ
جلد آجا تو اری مہ گلرنگ	ہجر کے درد سے ہیں یارون فراغ
دولت وصل سے ہوں جو محروم	دو جہان کا ہوا خراب دماغ
پردۂ ہجر اب اٹھا دی جلد	سینہ خشران زرد ہو جائی جیسے باغ
صبح سے شام رات خیال میں یار	ساری شب جب تلک ہوویں زاغ
اور گیا دیکھ بلبل شیدا	صورت مدا تر سے تری کلاغ

عشق میں تیری شمع رو قائم
سوختہ ہے مدام مثل چراغ

نہ ہو تو مجھسے خفا دم ہی نکل جاویگا صاف	دلبرا نا کہیں اب دیکھ کے دل جاوےگا صاف
گر کروں جا گلی میں فریاد چمن میں صبا	آشیاں بلبل شیدا کا بھی جل جاویگا صاف
ہفت بدنام ہوا عشق میں تیری ظالم	سینہ جا لو نہ تہا کہ تو یاں ریدل جاوےگا صاف
میں تو کہتا نہ تہا کہ اوس شوخ کی کوچے میں نجا	جا کی اوس شوخ کی کوچے میں مچل جاوےگا صاف
تو بھی چل دیکھ چمن کے تئیں اکدم تا آج	غیرت جو گلستاں میں گل جاوےگا صاف
یاد میں رب کے رہو اور نہ ہو تو غافل	آخر انجام تیرا دیکھ سنبھل جاوےگا صاف

نہ گرا ب جو رو فغان دسی تو اپنی قائم
آہ سے تیری تو آتش ہی جل جاویگا صاف

یار نے رخ جو سنوارا صاف	ہو گیا ایک ماہ پارہ صاف

تیری ابرو کی پڑے بلا کی آج
میری دلبر چلایا آرا صاف

تکمہ کیا ہی بہار کرتا ہے
سانٹہ ہے ماہ کی ستارا صاف

ناگنی زلف میں ہی کس تاثیر
زہر نے اسکی مجکو مارا صاف

شرم سے باغ ہوگیا گل خشک
دیکھ رخسار کلو نہارا صاف

بعد مدت کے ایک شب ہی سے
دیکھا جب اوسکو میں پکارا صاف

بزم میں لجا لا رات قائم سے
تیری باتیں میں ناگوارا صاف

ترش رو ہے آج وہ شیریں صاف
عمر شیریں سے اب ہے ہمکو خلاف

برق اسکو کہوں میں یا بجلی
ہے درخشاں جو بال میں بہ صاف

تیری رخسار میں وہ نرمی ہے
ہاری گل اوسکی آگی کف تاف

رات کاکل کے آؤ رگئی جو لپٹ
مشک نافہ میں ہوگیا جا ناف

عشق میں تیری جب کہ ریا بادون
ہوگیا شاہ گرچہ تھا نداف

عشق کے راہ سے ہزدون لیکن
پند گوئیندہ سے کرنہ ہو معاف

قتل قائم کو کرکے دیکھو اب
لگا شمشیر کا وہ کرنے غلاف

کرتا ہی کیا جواب ستمگار صاف
صورت سے تھاری وہ سیہ زار صاف

پوشیدہ گرچہ تھی تھا اپنے دوستو ولی
رکتار و اہی اب تو وہ آزار صاف

گاہی جو پا تکتا ہوں میں لب تو وہ چھوڑ اب
دیتا ہی اور کرتا ہی ہزار اعتراف صاف

عزلت نشین بیٹھا ہی پہلی وہ پردہ نشین
یار اب پھری ہی برسر بازار صاف صاف

نظروں سی اپنی ایسا مجھی اب گرا دیا
ہی قتل پر کھڑا میری اغیار صاف صاف

دور ایسی تیری ہو گیا ہی فرض نصیب
پر استخوان کا لکھی ہی جو نار صاف صاف

قائم کو یا اٹھا لی آیا قتل کر شتاب
کرتا ہی عرض اپنو سیلا جیا صاف صاف

سبق ہی عشق کی مکتب میں داستان فراق
زبان پہ گذری ہی ہر لحظہ اب بیان فراق

لحیف حسرت و افسوس لگ گئی خارش
ہی بلبلوں کو کھا ہی شور رہا غنبان فراق

ہزار بار تیری در پہ آرزو میں گیا
طلا شہ پر تو ہوئی حاصل آستان فراق

یہ ابر چھا گیا سر پر میری جو در لگا
تو مجھ پہ ٹوٹ پڑا آہ آسمان فراق

نہ ایک لحظہ ہوا وصل سی میں قائم خوش
دریغ بسکہ یار روز و زمان فراق

ہوا ہی عشق کی منزل میں اب دو چار فراق
طپان کری ہی وہ بسمل کی طرح خار فراق

فلک تو ابر کرم سر پہ میری برسا وی
کہ سر پہ چھا گیا یکبارگی غبار فراق

ہی ملک ہجر کا ابتر نہ ہو کسی کو نصیب
خدا کسی کو نہ دکھلائی روزگار فراق

نکال سوزن الطاف سی اب اسکو جلد
کہ دل میں چبھ رہا اب میری خار خار فراق

تو داد کیوں نہیں دیتا ہی میری ظالم اب
میں روز حشر کی سمجھو گا یہ شمار فراق

نہ غنچہ ہے آتش گل اور نہ آرزوئے باغ — کہ دل میں اپنی جمی رکھتا ہوں بہار فراق
سر اپنا و دل کو میری عاشقو بلا ہی تم — کہ ملک عشق میں ہنگامہ یہ شہریار فراق
نہیں وہ صلح کا کچھ کام ہمسے رکھتا ہی — دیا ہی سونپ ستمگر نے کار زار فراق

[illegible]
اگرچہ میری ... کیا فراق

ای یار رہو ربا دیدار کا تیری مشتاق — کہ ایک لحظ ہوئی میری صبر و طاقت طاق
وصال سی ذرا خوش کہو کہ ایکدم جانی — تمام عنایت کری یا فراق
جو دیکھی اس رخ پر نور یا جمال کو خورشید — تو ٹوٹ جائی فلک سی بہر ... کا طاق
شمیم گیسوئی دلدار یا ہی مشک ختن — کہ جسکی بو سی معطر ہی مغز عشاق
غلط ہی کون کہی یوں کہ ہی یہ شہد — یہ تیرا حسن تو ظاہر ہی شہرہ آفاق
یہ میری خوبی قسمت کہ ایکدن مجھی — جو مانگا بوسہ تو ہنس کی کہا نہ کرو مذاق

گدا ہی در سی قائم تو آستانہ پر
دکھا دی جلوہ کہ تیرا ہی نور ہی مشتاق

لاتا نہ ہی خبر نامہ بر ایک ایک — روز کرتا ہی یہ غم مجھ پہ نیا ایک ایک
پیچ کھلتا نہیں کیا سحر ہی اس کافر کا — دل پہنسا لیتی ہی یہ زلف دوتا ایک ایک
دل غم ہجر میں گذری ہی سر یہی تجھ بن — رات لاتی ہی میری سر پہ بلا ایک ایک
قتل ہی تو کوئی ہونی نہیں دیتا ہی مجھی — دیکھی آگی سی مجھی دیتی ہی ... ایک ایک

یہ ستم کوچہ معشوق میں قائم دیکھا
روز مرتا ہی آشفتہ نیا ایک ایک

کہیں پڑی جو تیری نور کی ذرا جھلک — تو ہوش ہی ہوئی مدہوش ساکنان فلک
تیری فراق میں بس جنون کبھی میرا — نہ حیف گریبان سی و سینہ تک آیا
عجب ہے جلوۂ دلدار ابد الآغوش — کہ جسکی دید کو ترسیں ہیں ساری حور و ملک
خیال میں تیری جگتا ہوں رات و دن بیکار — اور ایک لحظہ نہیں جاتی میری آنکھ جھپک
عجب ہے کیا کہ چھپی مہر و مہ خجل ہو کر — دکھا نہ اس رخ پر نور کی تو اپنی جھلک
تو بند کرکے ہی دروازہ بی خبر ایسا — میں لوٹ جاتا ہوں ہر بار اپنی سر کو پٹک
نہ خبر تیری مجھی کچھ نہ کار خلق و عالم کی — نہ اوسیہ ہی کہ ہوں معشوق میری قاتل تک
خراب ہوگئے بکتا ہی اختر ونکا ہجوم — جو میری آہ کے لپٹی اوڑی ہی جب تک
مجھی جو عشق میں سمجھاوی ہی تیری ناصح — تو اوسی کہتا ہوں اسطور میں نکر بک بک
عجب ہے کاکل مشکین اور زلف دوتا — پھنسا ہی لیتی ہی دل عاشقونکا اوسکی لٹک

نظر جو حسن پڑا آج اوسکا قائم کو
تو اپنی دل سی کہا اے خدا تیری ملک

کیا سناؤں تجھی میں زور فلک — سخت گذری ہی جان پہ جور فلک
کیوں نہ ہوں مور کی طرح پامال — شیری جان پہ میری مور فلک
عاشقوں پہ بد ادا فتنہ ہی — کیا بگڑا ہے اب اسے طور فلک

تونی ناحق کیا جو قتل مجھے | اس لئے ہو رہا ہی شور فلک

شادی و رنج دونو قائم ہین
کیونکہ یکسان ہی دور فلک

ناتوانی سے اور گریبان چاک | در بدر پھرتا پھرون ہون خاک
جلوۂ حسن تک دکھا اپنا | ہون کھڑا اس جہان مین بیباک
قیس نے مجھ سے عشق سیکھا تھا | اس سبب سے تھا عشق اوسکا پاک
نشہ سے ایک تیری الفت کا | منتظر ہون تیرا لگائی تاک
تری بسمل کی آرزو ہی یہہ | سر میرا اور تیرا ہو فتراک
عشق کا میری ملک مین ہی شور | بلکہ لیکر زمین سے تا بسماک

خوف محشر کا کچہہ نکر قائم
تو ثناگوی صاحب لولاک

حسن کو تیری دیکھہ ہتی دنگ | چھپ گیا چرخ پر زہرہ ہو کر تنگ
وصل تیرا نہ کاش گاہ ملا | بخت ناساز کرتی ہی جنگ
سحر کا ہو جانا سے دل پر | صیقل وصل سے شادی زنگ
کشتہ کر یا تو مجھکو پاس بلا | کیونکہ اس زیست سی ہوا دلتنگ
حسن کو ہین کا مرے جانے | نال کے آگے تیری ہی پا لنگ
ایک اشارہ مین لگیا ای یار | مانہ زہد و ہوش اور فرہنگ

ستمگر تجکو کچہ خبر ہے کب — ہوں خدا تجہ یہ جان سی مثل تنگ
سربسر موئی زلف تو جا بانٹ — بنت ہے نا جو دہی جان کا رنگ
یا پیادہ ہوں اور جنگل ہے — لیک شتر رقیب سی ہوں دنگ
شہسوار اتنا شہ جا تو شاہ سوار — ہن ہوں مسکن اور جدہ سی لنگ

دستگیری شتاب قائم کی
کر تو اب دار کے بگڑا ڈہنگ

الفت گل میں کیوں کہ گل بہار کہا وی بلبل — زندان اپنا کس طرح جلا وی بلبل
وقت ہے تنگ یہ سخت مشکل ہوا — تو جو اب باغ سی اس طور اڑا وی بلبل
ستمگر دستی کچہ گل سی نیا یا اسی — زخم دل اپنا بیان کسکو دکہا وی بلبل
سیو کا سیو نیا ای گل تو ہوا بلبل سی — نالہ کس غم سی سحر کی الیون سنا وی بلبل
ذبح مت کر تو بنام خدا صیاد اسی — کچہ جو ٹہی ذرا اپنی سنا وی بلبل
داغ حسرت میں گرفتاری یہ جہد سو — ہیں کس طور سی پر اپنا چہپا وی بلبل

جلد اوڑ باغ سی قائم نہ ہو ایسا نہ کہیں
ڈر ہے سر پر تری صیاد نہ آوی بلبل

اوڑ گیا دیکہو صیاد پہر آخر بلبل — بیٹہو خوب سنبل کر کی شجر پر بلبل
تو سر ناتجکو کڑا تیر قفس سی میں ہی — داغ کہا یعنی میں لی آ دیکہ جگر پر بلبل
ہنکر اوڑنی کی تو پر دیکہ آیا صیاد — ڈالی منقار کو کیا جہٹی کمر پر بلبل

کل تجھی قتل کریگا وہ ستمگر قاتل
ظالم سو جای نہ پر یا تیری سحر تک کل

گر خوشی آج تو مل مل کی گلوں سی قائم
کل کو آویگی خزان دیکھیہ ثمر بلبل

منہ سی لیویگا زبان ای ستمگار نکال
بات ایکی سو کہی مت ای دل ہشیار نکال

قتل کرتا ہی تو کر قتل مجھی ای قاتل
سامنی میری نہ پر یار تو تلوار نکال

مجھکو کہتی ہی شرم و حیا اسمین ہین ایکدن یار
گرچہ محفل سی مجھی اپنی تو سو بار نکال

مینی بوسہ کا کہین نام جو ایک منہ سی لیا
بزم سی اوسنی دیا مجھکو بس ایکبار نکال

ہی شب وصل میسر مجھی قسمت سی آج
مجھکو ارمان ہی بہری ای دل بیمار نکال

کاٹ کر سر میرا مت حکم کہین دی ظالم
لاش عریان میری تو بر سر بازار نکال

جانون مین دشت سی گلذار کو ایسو جب
کف پا سی میری ڈالی جو کوئی خار نکال

جو مجھی وصل کی امید نہ تھی اوس گل سی
کیون دیا دل اوسی ای مرغ گرفتار نکال

گر اوسی چاہ نہ تھی ملنی کی قائم سی خدا
پہر وہ کیون لیگیا دل میرا ستمگار نکال

دیکھکر سرخ گلی مین میری دلدار کی پہول
ہوگئی باغ مین بلبل جگر افگار کی پہول

جب سی دیکھا تجھی ای رشک بہار گلشن
ہاتھ اور پاؤن گئی بلبل غنچہ و گل کی پہول

دلمین آتی ہے خدایا میری کیا کیا حسرت
جب سی دیکھی ہین مجھی نسخۂ گلزار کی پہول

ہی دو رنگی سے یہ عالم فانی باقی
دیکھیو سات ہی رہتا ہی لگا خار کی پہول

جب سی عاشق ہوا اوس نظر سیتی
بہار آتی ہین نظر سب تجہی گلزار کی پہول

دامن ابر سی منہ کو چہپایا ہیتی
ساتہ آنکہین نظر اوسکو سیہ بار کی پہول

تیری گلگون کا وہ نقشہ ہی کہ نقل اسکی
جاکے بیٹہی ہین اوس سرو کی دامن کی پہول

تا تصور اوسکا آنکہین چشم کو لاتی ہی خدا
مست ہو باغ مین نرگس ہی کہ ہین پہول

رشک گل کہتی ہی جو تا سیر چمن کی خواہش
تہا کہ دیکہلاوی کوئی داغ دل ابتر کی پہول

ہے ہجر مین ابتلا خاص دل
کہ ہو صبر سی آخرش کام دل

خدایا دعا ہے میری ہر گھڑی
کہ برلا میری دلکا آرام دل

یہی خواہش میری کہ اب دیا
پلادی لبالب تو ایک جام دل

یہی حسرت رہیگا وہ حشی میرا
دریغا نہ میرا ہوا رام دل

کری عرض صدبار صبا تجہسی
نکالا نہ تو نے کبہی دام دل

تیری عشق مین یہ ہوا مجکو حاصل
کہ دنیا سی جاوینگی ناکام دل

محبت مگر خوبرویون سی تو
گیا ہاتہون سے ہے جو نام دل

پہنسایا ہی دل عشق کی دام مین
خدا جانے کیا ہوگا انجام دل

ستامت تو قاسم کا دل ای پری رو
سمجہہ اسطرح سے نہ تو کام دل

لبون مین حسن کا کسطرح ہار تیری کہا
کہ اوس گلال سے ہے مہر و ماہ کو بہی زوال

یہ کشت دل میرا اب سوکتا ہے اے جانی / تو آب وصل سی کر سبز ای خجستہ خصال
غم فراق کی ہی دہوپ سی تیری اے جہ / تو ابر رحمت و الطاف سی اوسنی دی ڈال
مین صدق دل سی ہون مایل ترے اے محبوب / بحر وصال کی تیری ہمیں ہے او خیال
کھڑا ہون کب سی مین در پر اس انتظار مین / خدا کے واسطے بتلا دی کک تو اپنا جمال
تو ذبح کر مجھی صیاد اور نہ زخمی چھوڑ / کہ رنج سی ہوا دل میرا اب نپٹ پامال
جہاں کہ ڈھونڈا ہوں مین عالم مین تیری تائین / تمام حق کہ نکلی کوئی تیرا تمثال
بلکہ لی پاس تو خدمت مین عاجز اپنی کو / کہ تیری دوری کے باعث ہوا ہون غم سے نڈھال

تجا رزو یہی قائم کی ای صنم میرے
کہ پاس بیٹھ کی تیرے عقد ہو نہ دی سیر اپنا دل

بہار سیر مشکل سخت مشکل / گیا نہیں ہی انسان اپنا جو دل
تیری فرقت مین تڑپون ہوں بیاری / صنم نام خدا مجھی سی آب اے دل
شہید و عشق علا اسدم کو فی الفور / ولی پر رحم مت کر مجکو بسمل
تیرا طالب دل و جان سی ہوا ہون / پھر ہوتا کیوں ہی دلبر مجھ سے غافل
ترحم کی نظر سی دیکھ لی اب / قسم ہے حسن کی تیرا ہون مایل
کئی بار آکی در سی پھرا ہون / قدم بوسی نہ ہوئی پر تیری حاصل

توئی مقصود قائم کا ہی ای جان
مین ناقص ہر طرح تو سب کا کامل

اپنی اقرار پر نہ آیگا کل
صاف دم جائیگا یہ میرا کل

عشق میں جب سی مجنی رکھیا پاؤں
ہوا تب سی مقام در جنگل

خد کی نرمی سی تیری اے جانان
منفعل ہو رہی گل و مخمل

یاد میں تیری ہی میرا یہ طور
نین لگتی ہے انکھ جو ایک پل

چھوڑی فرقت کی انکھ سی
غم کے آتے ہیں دمبدم بادل

کوچۂ شوخ میں دلا اب تو
بیحیائی سی آج پیر بہی چل

راہ نازک یہ ہی بہت قائم
اسپہ چلیو ذرا تو خوب سنبہل کے

دلبرا غرق ہوا چاہ زنخدانکی قسم
اشک کے دریا قسم دیدۂ گریانکی قسم

چہوٹی ناگن نی تیری جسکو ڈسا ظالم
وہ تو بچتا ہی نہیں زلف پریشانکی قسم

تہا رچنا ہے یہ ہر وقت میری انکہوں میں
دل سی آرام گیا اب گل خندانکی قسم

صندلی رنگ کو تیری دیکہہ نزار روتی تہے
درد اوس کی قسم اور یوسف کنعانکی قسم

حسن کس طرح سے لاچار ہوا میں واللہ
ہر وقت لیجاتا ہے مجہی کوچۂ جانانکی قسم

دیکہکر اوسکی لطف ہوتے میں حیران
کیا چمکتا ہے ستارا رخ تابانکی قسم

صاف دل جاتا رہی دیکہکے قائم میرا
لب نازک کو تیری پستۂ خندانکی قسم

جب سی کہائی میں تیری زلف پریشانکی قسم
وہ میں سودا ہوا اوس چاہ زنخدانکی قسم

ہنستی لگی وحشت سیہ یہاں تک مجکو
تم تو یوسف ہوئی لس ورکہ اپنی جانکی
اور گئی بلبلو بستان سی گلو نکی ریحان

اہل باہم ہوئی دشت وبیاباں کی قسم
سی زلیخا کی مجھی چہرۂ تاباں کی قسم
خورش لگی کیونکہ مجھی سیر گلستاں کی قسم

گذری مدت غم جاناں ہیں سیہ قائم مجکو
کبھو سونگھی نہ گل بوگل رعنا کی قسم

عاشق طفل دبستاں ہوں قرآں کی قسم
اپنی یوسف کی ہیں ہونا چاہ ذقن بے کنعاں
بعد مردن کبھو ن تار کفن ہیں باقی
آہ سے برق جلی اشک سی دریا ڈوبی

لوح سیمیں کے قسم کلک و قلمدان کی قسم
حوض کوثر کے قسم اور چہ کنعاں کی قسم
قیس سودا کی قسم چاک گریباں کی قسم
آہ سوزاں کی قسم دیدۂ گریاں کی قسم

عاشق کس طرح سے ان روزوں سے قائم اب تو
سچ بتا مجکو تجھی الفت خوباں کی قسم

مت کری تو جفا خدا کی قسم
پیچ ہیں مت پہنا تو اپجا تاں
اے دلا عشق میں قدم مت رکھ
پاس میری خرام سے آ تو
حال سی میری ہو نہ تو غافل
عرض سن لی تو اے شہ خوباں

ہاں ای بیوفا خدا کی قسم
مجکو اس زلف خوشنما کی قسم
مشرب رند وپارسا کی قسم
اپنی او حسن ناز او حیا کی قسم
شاہ دارین مصطفیٰ کی قسم
جانیں مجکو سے خدا کی قسم

خوش ہو قایم کا دل پہلا کسطور
کیا ہی او سینے جو جفا کی قسم

جا کرکے آج دشت جنون مین کرگئی شام
تاریک شب ہی راہ فراموش کر گیا
اس حسن دلفریب پہ کیا جو تنہا ہی تل
جسطرف دیکھا تو مین ای دلربا دام

وحشت نے اگی سر پہ کیا کسلر ازدہام
جلد اسی راہ پر ہو تو انصاحب کرام
کسطور مرغ دل نہ پہنچی ہے دانہ اور دام
تیرا ہی جان نثار ہی ہر ایک خاص و عام

پردہ اوٹھا کی منہ تو نتاد و ذرا مجھی
کسواسطے کہ انکا قایم ہے ایک غلام

آج ہوتا ہی ہمسی وہ برہم
دل دیا جان تک بی دی ہی جنکا
تیری دوری سی اسقدر ہون نحیف
ہجر کی دام سی چھوڑا مجھکو
ہو نہ وحشی کی طرح ای آہو
صفت مین خون ہوگا عالم کا
تیری ساغر کا ساقیا ہی شوق
سب فراموش کردیا تجہ مین

حیف افسوس ہے ستم ہی ستم
ظلم ہی پر ہوا نہ مجھسی بہم
تاب کیا ہی اوٹھا سکون جو قدم
ورنہ ایکدم مین جایگا یہ دم
ناز و عشوہ سی کر ایدہر کو رم
تیغ ابرو کو مت کری تو خم
گردی اوسکی آگے جام و جم
تیری ایک وصل کا رسی ہی غم

تیرا خدمت گذار ہے قایم

مجکو باور نہو تو لی قسم

مجلس رند مین خراب ہین ہم
پہر بہی اوسکی طرف شتاب ہین ہم

جائی محفل صنم کی خوش تہا اسمین
غرق عصیان ہین یا صواب ہین ہم

اوسکی جلوہ مین کچہہ نہین معلوم
شیخ یا پیر یا شتاب ہین ہم

جلد ساقیا پلاوی شراب
سوختہ مثل اب کباب ہین ہم

نغمہ آرائی ہمسی ای مطرب
سیکہہ سے یار کے رباب ہین ہم

منزل عشقمین نہین ہے بد
سطر حکی دلا دو آب ہین ہم

یار قایم ہے افتاب جہان
حسن کے کان وہ ہے باب ہین ہم

کیا عجب دلبرا ای رشک بتان لیلو تم
دل ہی کیا چیز اگر جاہو تو جان لیلو تم

کون ہوتا ہی بجز میری ف دیکہین تو
ہاتہمین اپنی ذرا تیر و کمان لیلو تم

ہی خوشی اسمین میری جسکو ہین مانگو تو
آپ بی عذر جو فرماوکہ ہان لیلو تم

مین تو بیہوش ہون اس عشقمین دیوانہ ہون
گالیان جتنی ہمین جاہو یہان دیلو تم

اسکو باشندہ جنت سے کہین ہین قایم
بالعوض کوچہ جانان کی جہان لیلو تم

مجکو کچہہ عار نہین جان سی سے جان لیلو تم
اور خواہش ہو تو ایمان روان لیلو تم

جان فدا تمپہ کرون اور لون کو سدم
آپ بے عذر جو فرماوکہ ہان لیلو تم

پارہ پارہ میں کروں جسم کوں اپنا لقا	دل میرا ہات میں جو مثل کتان لیلو تم
میں تو ایک خاک کی بدلی تیری والنڈ نالون	سو کوئی گر لاکہ کبھی حور جنان لیلو تم

دشت پیماہی تو ظاہر ہیلا قایم کہوتا ب
کوچہ یار کی اب راہ نہان لیلو تم

رہتا ہی رات دن مجھی دلدار کا الم	سینہ وہ الم سی جان پہ کرتا ہی صد ستم
تا زندگی جدا رہا تو یار سی آہ	اکیلا رہی نہ آ کی مجھ سی تو اب ہم
دعوہ جو حسن میں تیری کاکل سی شمع نی کیا	گلگیر نے اوڑا دیا سر اوسکا بیقلم
تیری فراق میں بہت ہی بیتاب میں	گریہ کنان ہون شام و پگاہ بلکہ دمبدم
طالب تیری ہوں میں تیرا کس سی کام ہی	باور نہ ہو جو تجکو تو دلوا مجہی قسم
تدبیر و چارہ کب سنین آتا ہی الحذا	کر دور تو ہی سب میری دکہا نیہ درد و غم
میں ضعیف ایک تو فرقت زدہ بہت	پہر جسیہ اور کرتا ہی جور و جفا صنم
محروم کر بلک مجہی رکہتا وصل سی	امید ہی کہ حال پہ کر دی میری کرم
بار فراق جو پڑا اب سر پہ آنکی	کرتا ہی دل بدن وہ میری جان پر ستم
ہی راہ دور منزل پر خوف سامنی	اور جور یہ گہات میں سی لگا دین یا ہی

ہو دستگیر الہی خوبان اب اگر
قایم کو آسرا ہی تیری دم کا دمبدم

قابل نزم اور عطا میں ہیں ہم	حامل جور اور جفا میں ہم

ہندوی کاکل دوتا ہیں ہم
بندۂ یار لبی رہا ہیں ہم
بوئی گل کے طرح ہوا ہیں ہم
ایک ذرا ہنسنا اوسکا یاد آوی
کیون نہ ہو گل دیدۂ بلبل
خاک ہونی سے طلا رتبہ
خاکسار ہے نسخۂ اکسیر کا
تا قیامت جی لوگیا حاصل
ٹھیان کیا گیا سگ جانان
وہ جو جاتے ہیں راہ سوی عدم

والی کشور خطا ہیں ہم
سیر پاؤن کی خاک پا ہیں ہم
راکب مرکب صبا ہیں ہم
پہر تو رونیکو ایک بلا ہیں ہم
کسی گلرو کی خاکپا ہیں ہم
سرمۂ دیدۂ صفا ہیں ہم
عیب کے مس کو کیمیا ہیں ہم
عاقبت ایکدن فنا ہیں ہم
تجہ سی شرمندہ ای ہما ہیں ہم
اوسی منزل کی پیشوا ہیں ہم

ہمتو قایم ہیں عشق کی بندی
رند ہیں او نہ پارسا ہیں ہم

جلوی سی تری ہو گئی اب زیر و زبر ہم
اب گریہ و زاری سی سی دیہای میرا
ایکبار نہ دیکہا کبہی اشفاق سی تیری
آدہر آتا ہیں جانب کو تیری ای آسمان
وہ رو نہ چندا آتش نہ لادی کبہی گرنہ

بیہوش ہوئی کچہ نہ رہی جانکی خبر ہم
غلطان لیسر خاک ہیں جو شام و سحر ہم
برباد کیا کرتے ہیں او در کو گذر ہم
افسوس کیون لکہ ہین سکتی ہین پر ہم
جو یاد سی غافل تری ہوجائین اگر ہم

ہون یار تیرا ایسا خوش مستی کا تماشا — تھا بتا جھی میدی خنجر سی جوہر ہم

قایم کری توصیف تیری حسن کی کس شان
ذرہ ہی تیری نور کا یہ شمس و قمر ہم

دایم رہیں ہیں جانا تیری خیال میں ہم
سو چند مرغ دل کو سمجھا یا مینی میں ہیں
مست خرام ایسا انداز سی پیاری
کالی نے ڈسن لیا سی کاکل سین ہی تیری

اب سو رہیں ہیں بردم از لبس و با لمین ہم
ہین مرغ کی نمط اب الفت کی جال مین ہم
بیہوش ہو ستی ہیں اس تیری چال میں
وہ تو گما سی میٹھی اسکا لوت با لمین ہم

قایم تو ایک تیرا بندہ ہی جان فدا جا
کھوی اگر تو جانان مرجائین جالمین ہم

ہم ہی تم قسم ہم ہی ہین ہم قسم قسم
گاہ ہین بہشت مین ہیں گاہ گاہ ہین کو وہ بتمین گاہ
بحر مین گاہ رہین بستر مین گاہ در ہین
گاہ بستر کبھی جوان اور کبھی تو پیر ہین
زاہد پارسا کبھی عارف و پارسا کبھی
شیخ کبھی ہین اور کبھی سرشغان ہی بخطا

صاحب حجہ داور ہم ہی ہین ہم قسم قسم
گاہ عرب ہین گاہ عجم ہم ہی ہین ہم قسم قسم
خوش ہین کبھی ہین خستہ ہم ہم ہی ہین ہم قسم قسم
گاہ خوشے مین آلم ہم ہی ہین ہم قسم قسم
گاہ غرت گہ ستم ہم ہی ہین ہم قسم قسم
عاشق گاہ کہ صنم ہم ہی ہین ہم قسم قسم

حسن یہ یار کی تمام قایم تماشا ہی
گاہ جدا کبھی ہم ہم ہی قایم قسم قسم

گل پیرہن کر رنگی چمن میں قبا ہیں
کہو کیا حسب رنگ اپنی تو بند قبا ہیں

صورت کو تیری دیکھ کے کہنا لگا طبیب
یہ عشق وہ مرض ہی کہ جسکے دوا نہیں

آزردہ جو کیا دل قمری کو نی سرو
بیشک اسی سبب سی تو پھولا پھلا نہیں

اندوہ و رنج و آہ و غم و گریہ و الم
ہم نی تمہاری عشق میں کیا کیا سہا نہیں

عاشق کی بعد مرگ کی مٹی خراب ہے
کھاتا ہی استخواں کو بھی تیری ہما نہیں

پھر آہ دل لگاتا ہی اوس زلف یا ہے
کیا بد لوں کی جن میں یہ دام بلا نہیں

قائم تیری رسائی وہاں ہو سکی کسطرح
در تک بھی جسکی جا سکی باد صبا نہیں

دیکھیں جو تیرے ہیں بت محمود کی آنکھیں
پھر آئیں لہو سی میرا ناصور کی آنکھیں

ٹھنڈک تیری آنکھوں میں ہوی اتنو لگا تو
تلووں سی ملی عاشق رنجور کی آنکھیں

جادو سے بھرا آنکھیں ہے ای کافر جادو
صدقے تیری آنکھوں پہ کروں حور کی آنکھیں

وہ رشک ثریا تیرا جو مرا کہ جسکو
ہیں تاک رہیں خوشہ انگور کی آنکھیں

معلوم ہو قائم تجھی جب انا الحق
دیکھی تو اگر حضرت منصور کے آنکھیں

دست افسوس کو ہم یار ملا کرتی ہیں
آتش ہجر سی جسی ذرات جلا کرتی ہیں

یاد ہم تیری دل آزار کیا کرتے ہیں
غنچہ کسطرح سی خون دل کھایا کرتی ہیں

کیا کہوں تیری تعشق میں بس اب ای بی
پھر تیری دل ناکی تو ہم صبح و مسا کرتی ہیں

سکوت برق سمجھتے ہین جو فلک پر عیان — یہ شراری میری سینہ سی اوٹھا کرتی ہین

آہ مین تیری جو نکلی ہی میری منہ سی آہ — بیکمان چرخ فلک ساری بلا کرتی ہین

ہلاک ہوجاتا ہی دل جس کے پہلو میرا — زلف پیچان کو وہ جب اپنی دوتا کرتی ہین

وہ محبوب خدا کا ہی رسول عربی — التجا در پہ تیری شاہ و گدا کرتی ہین

ون کہتا ہی نہین تیغ کی حاجت ان کو — سنگ کو سنگ جو ابرو سی صفا کرتی ہین

نہ ہین حاجت طوفان کہ ان آنکھوں سی — روز و شب لعل کی مانند بہا کرتی ہین

م تیری عشق مین ای رشک مسیحا ہین بند — جلوہ طور سر دار صبا کرتی ہین

دوست اللہ کا ہو دل سی تو اپنی قایم
دوست اللہ کی ہر وقت ہوا کرتی ہین

یار کی ملنے کی کچھ رسم مجھی یاد نہین — درد دل کس سی کہون کوئی تو دلشاد نہین

خط کی لکھنی کا بس اپنا ہی تو کچھ کام نہین — وہان سی جتنی تو میری ابلا رشاد نہین

کس سی فریاد کرون کوئی ہین سنتا ہی — کیا عجب رسم ہے بیداد کو بیان داد نہین

خوبرویون سی زنہار تو مل کہتا مان — جو کہ ملتا ہی سو وہ خانہ آباد نہین

فرقت یار مین کیا تو نے نہ قایم دیکھا
مار کر مر گئی شیرین و فرہاد نہین

اے خدا میرا تو اب کوئی مددگار نہین — رحم کر اپنا تو مجھ پر کوئی غمخوار نہین

شرم رکھیو تو جہان مین بہ طفیل حسنین — اس دنیا مین کوئی مجھ سا خطاوار بھی نہین

گر غنی مجھکو تو مطلب سی میری ای اللہ — تیری فرمان سی کچھ مجھکو تو انکار نہین
بیکسی اور غریبی پہ میری رکھیو نظر — تیری بندون مین تو اب کوئی لاچار نہین

فضل کی رہتی ہی امید یہ قائم کو سدا
کیونکہ دنیا مین کوئی جب گنہگار نہین

ہمتو بیٹھی ہین یہ لاچار تیری کوچہ مین — تیری ہی مین عشق کی بیمار تیری کوچہ مین
تیر مژگان لگا تیری جب سی لگا ہی دلپر — تب گیا سینہ مین ہی خار تیری کوچہ مین
سدا رہتی کا نہین حسن تمہارا جانی — اور ہی رونق بازار تیری کوچہ مین
تیغ ابرو کا تیری جب سی ہوا ہون گھایل — تب سی پھرتا ہون مین خوار تیری کوچہ مین

آگئی آج یہ تیری جگہ گیا ہی قائم
ہاتھ آئی ہی دولت دیدار تیری کوچہ مین

دیکھو تم ہمدرد والی کیسی بیچاری جاتی ہین — صحرا مین ناحق ہی مجنون قیس لیکاری جاتی ہین
خوبی قسمت دیکھنا یار مجھسی برگشتہ قسمت — لٹ اپنی بکھر گئی وہ بال سنواری جاتی ہین
ثمرہ الفت جو یہ دیکھا دوستی مین جھوٹ کو — مینی کیا اب جانی ہو گئی ہین تاری جاتی ہین
دنیا مین کچھ او یہ دیکھا اکثر تیری صد افسوس — جنکو دیکھا سیہ ہی دیکھا ناتہ سی مارے جاتی ہین

دنیا ہی دھوکی کی ٹاٹی قائم اگر کی مت چلنا
دیکھ لی یہان قبرون مین مردی روز اوتارے جاتی ہین

حیف ہے یار اپنا یار رہا نہین — مجھکو جینے کا اور کار رہا نہین

بولا ایک دن سے وہ بی بیر — زلف بکہری ہی یہ تو مار نہین
جلد آ باغ مین نواے بلبل — گل شگفتہ ہین اسکہ خار نہین
مجکو سو بار ہمنی دیکہا جان — ہم یہ ذرہ بہی تیرا پیار نہین

جان فدا دلسی ہے تیرا قاسم
تیری خدمت سی اسکو عار نہین

تم میری پاس اگر آج جو ہوتے جانان — میری رونق پہ وہین آپ بہی رہتے جانان
بیوفائی تیری معلوم اگر ہوتی ہمین — تیری الفت مین کہبی دلکو نہ کہوتی جانان
سر کو مر کیکو اگر جانی ہو مقتل مین صنم — کشتہ ناز کی تربت پہ بہی ہوتی جانان
دستہ خنجر اگر اپکا ہوتا کنگن — گوہر دل جو میرا اسمین پروتے جانان
بخت بیدار تو جب اپنا سمجہتی یارو — سر کو زانو پہ میری رکہ کی جو سوتی جانان
باغ دنیا مین ثمر مہر و فا کا نہ لگا — تخم الفت کا میری دلمین جو بوتی جانان

کوچہ عشق مین ارائی کی قاسم صنم
اشک سی دامن حسرت کو بہگوتی جانان

دیکہین مت اتنی شوخ ستمگار کی انکہین — واللہ قتل کرتے ہین خونخوار کی انکہین
سو بہر کے دیکہتی ہین جو ترچہی نگاہ سے — جیتی کہین نہ ہین بہلا یہ بیمار کی انکہین
محفل مین غیر کے جو تو کرتا ہے اشارا — معلوم ہوا ایسی انکار کی انکہین
اقرار روز کرتا ہے اپنا تو — پہ دیکہی ہین جو ہوتی ہین اقرار کی انکہین

قائم نہین رہا وہ جسکو کہ ڈس لیا ہی
سیہ ہین سگے دونو زلفین سیہ مار کی ناگن

جب کوچہ سی ہم اوسکی بیجان نکلی ہین — یہ دلسی ہماری نہین ارمان نکلی ہین
اب یاد مین اوسکی جو رہتا ہون شب و روز — روتی ہی روتی چشمون سی طوفان نکلی ہین
قسمت کے خوبی میری تو دیکھ اے ناصح — ہر دم جو خفا ہو کی جانان نکلی ہین
یہ لخت جگر میرا ابتر ہی ہوا ظالم — سینہ سی میری شعلہ سوزان نکلی ہین

دیوانہ ہین تو دیکھو قائم کا تم عزیزو
مجنون کی طرح گرد بیابان نکلی ہین

کیونکر جو ہین نہ فرش گلستر مین پڑیان — کاٹنی ہوئی ہون سوکھ کی جب بستر مین پڑیان
ازبسکہ خشک ہوگئی جون تار عنکبوت — گوندھی ہین لپٹ کی رشتہ بستر مین پڑیان
بیجرم روز کرتا ہی لاکھون کو وہ شہید — جوہر کی بدلی ہم کشتون خنجر مین پڑیان
حاجت نہین ہی شمع کی لوح مزار پر — جلتی ہین قبر عاشق مضطر مین پڑیان
حسرت یہی رہی پس مردن کہ جائی عود — پھنکتی ہون اوسکی آتش مجمر مین پڑیان
جب آہ جون اڑگیا مجکو نہ بہ خاک — جاکر پڑینگی کوچہ دلبر مین پڑیان

رکھہ دیکھو یہ مرغ کی قائم کی ای ہما
لیجاکی مقدم سگ دلبر مین پڑیان

تم باذوقی ہی سے تیری گفتار مین — سکر ہون انداز مین رفتار مین

سلطنت کیا ہیچ ہے ای رشک مہ — سایہ ہی بال ہما دیوار مین
آب سے ابرو چڑہا ہین غیظ مین — خم پڑا ہی آنکی کیا تلوار مین
نوشدارو آب حیوان مین نہین — جو مزا ہے تیری اس دیدار مین
کہوکہ ہون ہجر مین شیرین صفت — نالہ مین کرتا ہون جا کہسار مین
مار بیٹھا ہے حسن گنج پر — خال جو ہے آنکی رخسار مین

گرتن مجرو درانہا ہو ہمیشہ
آبلہ پڑ جائین قاسم خار مین

بلبلو گانی گلستان مین صدا ہی کہ نہین — نخل الفت کا چمن بیچ لگا ہی کہ نہین
رخ تاریک مین بس زلف کہلی آو ہی کہ — جان غیرت سی لب عرش اوٹہا ہی کہ نہین
گوچہ شوخ مین جاتا ہی تو ہر گشتہ ناز — گچہ تیری دلمین خطرہ خوف خدا ہی کہ نہین
مثل مجنون مین ہوا ہون تیری الفت مین تباہ — تم مہر تیری بہا دلمین لگا ہی کہ نہین

ہاتہ گیسو کو تو اوسکی نہ لگانا قاسم
ماری دیکہی پر اوسکی دوا ہی کہ نہین

باغبان بلبل کو ہی کیا بیقراری اندنون — آنکی شاید کہ بس موسم بہاری اندنون
اس دل دیوانہ کو تیری ہی ہے تقاضا جنون — پاون مین ڈالو میری زنجیر بہاری اندنون
زندگانی کی توقع کچہ نہین ابرو کمان — تیر ترکا لگا ہی تیرا زخم کاری اندنون
تیری فرقت مین عجب ہے حال اپنا ماہرو — شب کو رہتی ہی ہمین اختر شماری اندنون

تیری جہاں میں سے وہ قایم جو خود بخود
کر گئی تاثیر اوسی آہ و زاری اندنون

جو کہ آتا ہی خریدار تیری کوچہ مین
بھول جاتا ہی وہ رفتار تیری کوچہ مین

دل ہوا اسیر گرفتار تیری کوچہ مین
عشق کا ہو گیا آزار تیری کوچہ مین

عشق کا گرم ہی بازار تیری کوچہ مین
اب چلا جاتی ہی تلوار تیری کوچہ مین

ای دلآرام کر اب اسپہ تلطف کی نگاہ
سر جو بیٹھا ہی گنہگار تیری کوچہ مین

کہدو اوس شوخ سی وہ جو تیرا دیوانہ ہی
ہو گیا وہ تہ بازار تیری کوچہ مین

تیری فرقت مین بیان مر گئی لاکھون عاشق
عمر گذرتی ہی خونخوار تیری کوچہ مین

مجھ سی مانگی ہی جھلکا تو غبت رونی کا
ہو گیا رونیکا آزار تیری کوچہ مین

جب سی کی تونی منادی مری در پر اپنی
خاک چہانون ہون ستمگار تیری کوچہ مین

قایم شاگرد ہی الفت کا ہوا اوس گل سی
آج پڑھتا ہی وہ اشعار تیری کوچہ مین

اب تو جب جب کی ہوا کرتی ہو تم بن جب ہم گھیت
ہم تمہاری عشق مین مارے پھرین بن بن کہین

تو کہین ہا وہن کہین بلبل شیدا کہان
آشیان بلبل کہین اور باغبان گلشن کہین

سنگ کیون مر جائیگی سر مار کوچہ مین تیری
مان پر خون کی نہ جا دلدار تو بن بن کہین

اوس در دیوار کی سایہ تلی اب دیکھ کر
بلبل شیدا بنا نا میری وہان مدفن کہین

کیون نہ چہپ جاوین مری جنت سی قایم جا بجا

شیرین اور فرہاد اور منصور اور کوہکن مین

حال دل کس سی کہون ای یار مین
آگئی لکنت میری گفتار مین

کیون لئی پہرتی ہی وحشت کو بکو
دامن الجھا ہی میرا خار مین

ناتوانی بہی یہی کہتی ہے آج
چل کوئی دم کوچہ بازار مین

بس تیری الفت مین یہ حاصل ہوا
ہوگیا رسوا سر بازار مین

دیکھ قائم تیغ عشقمن فرہاد کو +
مرگیا سر مارکر کہسار مین

سر جدا میرا الگ دار مین
کیا صفائی ہی تیری تلوار مین

گل کے جا مجھکو نظر آتی ہین خار
اپنا دلبر جب نہ ہو گلزار مین

کوہکن شیرین کی الفت مین ہوا
شور و غل فرہاد ہی کوہسار مین

جو مزہ باغ جنان مین بہی نہین
جو مزہ ہے یار کے رفتار مین

عمر اپنی ساری گذری دام مین
چہوڑ مجھکو باغبان گلزار مین

کیا مزہ منصور نے پایا وہان
اپنا سر لٹکایا جاکر دار مین

ای برادر قائم جائی شکر ہی
آج روزن اوسکی ہین دیوار مین

طواف کعبہ کا کرتا رہا مین سارے دن
خدا نے فضل سی اپنی میری سنوار دیئے

کہا تہا تمنی یہ مجھسی کہ آج آؤنگا +
مین کہتا ہے رہا انتظار سارے دن

خدا ہی جانی کہ گردش لگی کب میری
تو دیکھ آکی منجم ذرا ہماری دن
پڑا نہ چین مجھی ایک پل بھی اے ظالم
تڑپ تڑپ کی گئی ہجر میں گذار دن

طرف بھی قاسم کی تو جا شتاب پاس اوسکی
خدا کیواسطے قاصد تو مت گذاری دن

نکال مت مجھی محفل سی خاکسار ہوں میں
ستانہ مجھکو کہ مہمان حباب وار ہوں میں
غم جدائی نی یہانتک مجھی کیا لاغر
کہ لاغری سی بنا آہ مثل خار ہوں میں
نگاہ لطف کی مجھپہ تو نہیں کرتا
اگرچہ عمر سی رہ کا تیری غبار ہوں میں
تیری فراق میں اے برق خرمن آرام
مدام ابر کے مانند اشکبار ہوں میں
گذرتی کچھ نہیں اوسبن لگانکی خاطر میں
اگرچہ اوسپہ فدا جان سی ہزار ہوں میں
نقاب چہرہ سی جلدی اوٹھا اے مہ تابان
کہ شوق دید میں مدت سی بیقرار ہوں میں

جناب عشق نی دولت یہ دی مجھی قاسم
کہ داغ سینہ سی اشک لالہ زار ہوں میں

روز و شب ہجر میں جز آہ و فغاں کار نہیں
ہے یہ ہی ظلم کہ میرا کوئی غمخوار نہیں
دو نہیں تسکین دل بیتاب کو کسطرح خدا
اوسکی گھر میں یہ غضب ہے کہ مرا بار نہیں
آہ برباد ہے خوباں سی لگانا دل کا
غور کر ہمنی جو دیکھا تو کوئی یار نہیں
عیش کا سب ہے مہیا میری گھر میں سامان
پر غضب ہے کہ میری پاس وہ دلدار نہیں
نامو آباد تو اے دست جنوں جیب تلک
کہ رہا میری گریباں میں ایک تار نہیں

سر مرا دوش پہ ہاتھوں سے جنوں کے ہے وبال — کیا کروں دشت میں یارب کوئی دیوانہ نہیں

کل کی ہی بات کہ رہتی تھی مری گھر میں تم
آج قاسم سے یہ کہتی ہو سروکار نہیں

غم دوری سے تری یار مرا جاتا ہوں — بدر کی طرح سے ہر رات گھٹا جاتا ہوں
ہجر کی بار سے از بسکہ دبا جاتا ہوں — بلکہ عقل و گئی ہوش بھلا جاتا ہوں
آج دنیا سے تری غم میں اٹھا جاتا ہوں — حسرتیں ساتھ لئے اپنی چلا جاتا ہوں
تیری ہاتوں میں لگی دیکھ حنا جاتا ہوں — ندیاں خون کی آنکھوں سے بہا جاتا ہوں
میں ہی آغوش تصور میں جو مسکا اوسکو — لو اجل ہو لیں چھوڑ دیا جاتا ہوں
لب نازک سے جو دیتے ہیں وہ دشنام مجھے — گل کی مانند خوشی سے میں کھلا جاتا ہوں
گر نظر رحم کی امید نہ گریاں مجھپر — آتش ہجر سے میں آہ جلا جاتا ہوں
تو جو کہتا ہے کہ میں تجھ سے خفا جاتا ہوں — آہ افسوس کہ تب آئی موا جاتا ہوں

سن لی یہ تجھ سے غم عشق غضب سے قاسم
آہ میں خاک میں اس غم سے ملا جاتا ہوں

دلارامی سے اپنا کچھ بھی خبر ہووی تو میں جانوں — تری کچھ مہربانی کی نظر ہووی تو میں جانوں
نہیں کرتا ہے وہ اشفاق بس مجھکو تعجب ہے — اگر اسجا رقیبوں کا شرر ہووی تو میں جانوں
بھلا بہر خدا جلدی سے آ تو ای مسیحا دم — اگر اکبار بھی تیرا گذر ہووی تو میں جانوں
مسیحا کی زبان میں بھی [illegible] — شب وصل کا گر اثر ہووی تو میں جانوں

لہو میں دیدہ تر میں اعلیٰ قایم کی امید
کسی عاشق کے ایسی چشم تر ہووی تو میں جانوں

اب آکے ہم تری کوچہ میں یار بیٹھے ہیں
ہزار حیف کہ ہم بیقرار بیٹھے ہیں +
یقین ہمکو نہیں زیست کا ذرا اپنی
قضا کی ہات پہ اب ہم سوار بیٹھے ہیں
ہوا جینے سی دل تنگ آہ جو میرا
تو اپنے آپ قضا کو پکار بیٹھے ہیں
نہ کوئی دنیا میں رہیگا شاہ کہ گدا
یہ قافلہ یہاں ساری تیار بیٹھے ہیں

محبت سے تئی فانی ہے ہم پہلا قایم
یہ عمر اپنی تو ساری گذار بیٹھے ہیں

دیکھو تو قالب میں میری جان پہلا ہی کہ نہیں
مرض عشق کی اسکا یہ دوا ہی کہ نہیں
ہم تو دنیا سے چلے عشق میں اوسکی ناشاد
اوسی تربت پہ میری آنا روا ہی کہ نہیں
حال کسی کہوں میں کوئی تو سنتا ہی نہیں
درد سی میری خبر تجکو صبا ہی کہ نہیں
داغ دل پر میری وہ دیگیا ہے رشک قمر
سچ بتا قاصد اب اوسکا پتا ہی کہ نہیں

کچھ تری باغ میں اے باغبان قایم کو بتا
نخل الفت کا ثمر دیکھ لگا ہے کہ نہیں

لگا ہی دل میرا اوس سی اوسی خبر ہی نہیں
مجھی تو اوسکی سوا اور کوئی در ہی نہیں
ڈوبا یا بحر محبت میں الصنم تو نے
یہ حال ہے میری ذرہ تری نظر ہی نہیں
نہ مرجی کا کچھ حال کوئی اوسی کی
ہزار حیف ہے اوسکو تو کچھ خبر ہی نہیں

میں تیری یاد میں کہو یا ہی اپنا صبر و قرار — تو دیکھ یہ شام بجا کر تو پھر سحر کیا ہیں
خراب عشق میں تیری ہوا ایسا تک میں — مثال میری جہان میں کوئی تیری نہیں
عبث ہی دکھلا لگانا تون سی فتنا میں — کہ ان بخل محبت میں تجہ یہ تم ہی نہیں

چمن میں رہتی ہیں جسجا ئی بلبلیں قایم
جو جا کی دیکھا تو اوسجا یہ و شجر ہی نہیں

کسکی تصویر ہے اب نور فزا انکہو میں — جسکی جلوی سی ہوا نور و ضیا انکہو میں
کسکی مژگان تیری انکہو کو نظر آئی ہی — تیر ترکش تیرے ہے ہر وقت چہپا انکہو میں
کسکی ہی سی ہوئیں چشم گلابی گلرو — دیکھ تو انکہون سی ہو لاتی نشا انکہو میں
رات تیری محبت میں میں سویا ہی نہیں — لی القین خواب ہوئی اسکی بنا انکہو میں

زلف ہی مار سیہ اوسکی اہنت قایم
سر ظلمات سی جون آب بقا انکہو میں

ہمسی جب جب کہ جو رہتی ہو گی و نزات کہیں — تمنی پیدا کری غیرون سی ملاقات کہیں
ہمسی ظاہر ملو اور و نسی ملو ہو دل سی — اس تیری ظلم سی پیدا نہو آفات کہیں
من وہی آپ ہی تم پیدا سو چو تو — مانگی اسکو کیا جان کرامات کہیں
تم تو بیشک ہو پرنوار مگر عالم میں — کیا نہیں ہوگا کوئی اور پری زات کہیں
ایسی گلرو سی لگاؤ لگا دلا دل اپنا — سنگ ہو تجہ پہ زمین اگر سماوات کہیں
پیچہی پیچہی تو میری منتین کرتا ہی پہری — نہ تیری طرف کو دیکھون نہ سنون بات کہیں

ہم اوسی بات پہ بیزار ہیں ساری قائم
ہم تو ہو پاس مری دل میں لگی گہات کہیں

چشم جادو نے کیا ہاتو دلا آچکی دن
قتل ہو جاوینگی جان دیکھ بہلا آچکی دن

جو صدا کوچۂ جانان سی پائی بلبل
ایسی دیکھی نہ گلستان میں صدا آچکی دن

کسکی آئیگی خبر باغبان گلشن میں سی
بلبلیں کہ رہیں جو نغمہ سرا آچکی دن

ساقیا سیر چمن اور وہ گل ہی ہمدوش
جام الفت کی پلانا تو بہلا آچکی دن

بعد مدت کی ملا ہی تو مجھی قسمت سی
شوخ لازم ہی کری مجھسی وفا آج کی دن

ساقیا خواہش دل سی میں یہان آیا ہوں
جام الفت کا مجھی بہر کی پلا آچکی دن

مبتلا ہجر میں قائم تیری ہردم جانان
نہ ملا پر نہ ٹھکانا یہ خبر آچکی دن

اب تو بی جینی سی رہتی ہی ہمکو سارے دن
نہ پوچھ ہجر کی جسطرح سی گذارے دن

گذر ہی گذری وہ خوشی دلپہ ہوتی ہنگی
عجب ہے وصل کی ہوتی ہیں پیارے پیارے دن

ہمارے ہجر کی راتیں ہی یو ہیں جلد کٹیں
الٰہی وصل کی جسطرح سی ہمارے دن

شب فراق تو ہمکاٹی ہیں کٹیگی کبھی
جو کاٹ لیوینگی ہم ہی ستم کی مارے دن

تو ناتہ دیکھ میرا ایسا رہ گیا حیران
کہو تو کیا تو نی شدت مری بچارے دن

شب وصال کبھی بہر سی روز ہو وینگی
الٰہی بہر سی پہر نکلی کبھی ہمارے دن

خدا کی یاد کرو سبکو چھوڑ دو قائم

ہین بتون سی ہین ملنی کی اتنہا ہی دن

کر دیا رسوا مجھی اس پیار نین — دل ہی او لجھا یا میرا ہر خار مین
اندنون وحشت نے کیا ہی یہ زور — کھینچ لیجاتی ہی کوئی یار مین
عشق مین پائی ہمنی جو رو الم — آپڑی ہین کیا بڑی آزار مین
عشق نا کرنا کوئی نام خدا — سر پٹک کر مر گئی کہسار مین

دوستو کیا پوچھو ہو قایم کا حال
کوئی تو سنتا نہین سرکار مین

ہستی پوشیدہ جو عینی ہی ہو ذرات کہین — ایسی مدہوشی مین ہو جائی نہ آفات کہین
کسکا بنیا جسم مین او بات مین تعریض ظاہر — ایسا دیکھا ہمین دنیا مین طلسمات کہین
سچ مین کہدون کہتا ولی آپ برا مانوگی — اس جہان نے سی بہلا جیتی ہی ایسی بات کہین
ہجی غفلت جو سدا رہتی ہی از باعث خواب — اس تیری باتون سی پیدا نہو آفات کہین
یہی حسرت رہی دلمین میری دایم ایجان — ایکباری ہی ہوا پر نہ تیرا سات کہین
ہجر مین عمر تمامی میری گذری ہمدم — اسکی ظاہر نہ ہوئی وصل کی ایک رات کہین

مین جو کہتا ہون رہو اپنی مکانین قایم
چلکی کہتا ہی نہ ہو ترک ملاقات کہین

کون آتا ہی پر جلوہ نما انکھون مین — جسکی پرتو سی ہی یہ نور و ضیا آنکھون مین
کسکی منہ زلف کا کھنچا تصوری تیری پیش نظر — خار رہتا ہی جو ہر وقت چبھا آنکھون

انکھڑیاں سرخ ہین مئی پی ہی کسن تو تمنی
نی سب نشہ نہین ہی یہ بہلا انکہونمین
بولا مین تیری تصور مین نہ سویا شب بہر
رتجگان نیند کا ہی میری انکہونمین

زلف ہی کالی بلا سی قیامت قایم
اور اندہیر ہی ہی سرمہ لگا انکہونمین

یاد تیری ایک گہڑی دلسی تو جاتی نہین
مجکو خدا کی قسم زیست بہی بہاتی نہین
حال سناتا ہون جب جاتا ہون اوسکی کنی
سامنی اوسکی تو ایک بات بہی آتی نہین
ابتو خبر لی بہلا آکی تو ای دلربا
تڑپتا ہون بس لحظ نیند بہی آتی نہین
سوچ لی تو غور سی دلمین میری بات یہ
نکلی سی تیری صنم انکہہ شرماتی نہین

جاتا رہا صبر دلسی تو قایم کی اب
اوسکی خبر ای صبا تو بہی تو لاتی نہین

یہ حال دکہا اپنی صنم کو مین کیا لکہون
طاقت نہین قلم کی جو اوسکو رقم کرون
رہتا ہی شوخ محلس غیرون مین رات دن
اور حیف ہی کہ یہان یہ مین جور و ستم
ای یار میری اس تیری دوستی تاکی
رنج و غم و فراق مین کب تک بہا رہون
کرتا ہی خوشی تو سدا اپنی گہر مین بس
مین نقش یاد کا تیری دلمین جما رہو

قایم کی انکہہ سی ایک دریا بہا ہوا ہی
سی تو اب آگی اب کہ یہمین نہ گہر دون

اسی جفا کی رہتی ہی انکہو سا رہی
آکر وہ یار ایسا آوی ہی پہ مین بہائی

میری تو حال پہ کر رحم کی نظر اے رحم
ہمیشہ رہنی کی ہرگز نہ یہ تمہاری دن

قرار اوسنے کیا تھا جو مجھسے آنیکا
تو ہمنے وعدہ پہ اوسکی یہ سب گذاری دن

خدا سے ہر گھڑی یہ التجا ہے میری اب
کہ اپنی فضل و کرم سے میری سنوار دین

نہ کوئی رہنی کا دنیا مین ہی سدا قایم
رہین ہین شاہ و گدا بھی یہان شماری دن

ہانتو گریہ سحر ہی شب دوری مین
ساقیا مئی نہ ہی ساغر بلوری مین

بیٹھنا پاس کسیکی ہی نہین خوش آتا
ہم ہین اور گوشہ عزلت ہی تیری دوری مین

وہ عیادت کو کوئی بار جو آئی تو کہا
کہ مجھی ہوش نہ تھا عالم رنجوری مین

ساقیا آبلہ دلسی ٹپکتا ہی لہو
آج کیا زہر ملا تھا مئی انگوری مین

وہ پری زاد سمجھتا ہی مجھی دیوانہ
کیا سخن ہے تجھی ناصح میری معذوری مین

خود فروشون نی نکالا ہی نیا یہ دستور
دل تو قیمت مین خرد لیتی ہین مزدوری مین

ملک دل بخشی جو قایم وہ امانی مانگی
دیر نادان نہ لگانا کہین منظوری مین

گر دیدہ پر آب سمندر سے کم نہین
لخت دل و جگر بھی شناور سے کم نہین

کہتا ہی عندلیب سی بیدرد باغبان
ٹھٹی وہ خار تیز جو نشتر سے کم نہین

سیتی ہین غیر صورت یاجوج غمزدہ
دیوار یار سد سکندر سے کم نہین

کیا خوب ہو جو طائر جان قاصدی کری
لکھتی ہین تیز پر یہ کبوتر سے کم نہین

باطن میں اوس نگاہ سے سکھی ہین تو خیال / گو برق ظاہرا دل مضطر سے کم نہین
آتی ہے یاد ابروی قاتل مجھے فلک / ظالم چھپا ہلال کہ خنجر سے کم نہین

قائم جو سنکے طعنہ و تشنیع ہین یار سے
خط کا جواب قتل کے محضر سے کم نہین

یاد سر جی دہن رکھتی ہین / اپنی قبضہ مین چمن رکھتی ہین
داغ فرقت سے تری غنچہ دہن / سینہ ہم صحن چمن رکھتی ہین
رکھتی ہین گوہر جانکی نقدی / زر نہین سیم بدن رکھتی ہین
باغ سے کب ہمین ہووی فرحت / سامنے سرو چمن رکھتی ہین
حشر تک چکا نہ اوچھلی ڈوبا / آب وہ چاہ ذقن رکھتی ہین
نہ کبھی شاد ہوا دل تیرا / شکوہ یہ چرخ کہن رکھتی ہین

قبر مین تیری شکایت قائم
وای ای سیم بدن رکھتی ہین

سجدہ جیسے کہ ہین تمنی یہ پائین انکھین / دیکھی ہین کہین ایسی بتن آئین انکھین
تمنی ہو واسطی ہمسی جو چرائین انکھین / ہمنی رو رو کے صنم اپنی سجائین انکھین
تیری خوش چشمی کی تعریف سنی ہی جبسے / حسرت دید مین باہر نکل آئین انکھین
انکھین نیچی کئی رہتی ہین غزالان ختن / اس خجالت سے کہ تیری کسی نہ ملائین انکھین
کبھی اس طرح کوئی تیری نظر مین اپنی / میری انکھون مین تیری اب تو سمائی انکھین

مول لی ساری خدای سی اگر آنکھین
تیری آمد کا سنا مژدہ جو اے جان جہان
آنکھ اوٹھا کر کبھی زنہار نہ دیکھا تمنی
گرچہ حورونکو بنایا ہی خدا نی خوش چشم
تمنی رخسارۂ پرنور دکہایا جو ہمین
ہوگئی وصل کی شب ہای خوش آمدین تمام

ہم جیسے بدن سی صنم تمنی اٹھا دیکھی آنکھین
فرش کے بدلی تیری راہ مین بچھائین آنکھین
ہمنی سو مرتبہ قدمون سی لگائین آنکھین
لیکن اس طرح کی ہرگز نہ بنائین آنکھین
جا کی مانند زلیخا کی بہرائین آنکھین
ہو سمنی اوہر کبھی ایسی نہ اوٹھائین آنکھین

اوسکو مدت سی جو ہمنی نہین دیکھا قایم
جوش رقت سی ہماری اوبل آئین آنکھین

نام روشن عاشقو مین ہی ہمارا اندنون
بند یاب زندان غم سی ہو رہا ہی اندنون
طوق مت کشتی مین اوسنی اوتارا اندنون
چہٹ گئی ہی اب عنان صبر اپنی ہاتہ سی
مجکو ہی جوش جنون تو دور ہوائی صحرا کی
رات بہر تکتا ہون مین فرقت مین صورت ماہ کی

ایسی ایک محبوب کی گہری گذارا اندنون
لحد مدت محبت کا چمکا ستارا اندنون
مہربان ہی عہد دلبر ہمارا اندنون
ہوگیا ہی پاک ہمدو سن ہمارا اندنون
ہی گریبان چاک تا دامن ہمارا اندنون
یاد آجاتا ہی جب نقشہ تمہارا اندنون

مست اوٹھا و تیغ و خنجر قتل پر قایم ہی کم
ایک فقط کافی ہی ابرو کا اشارا اندنون

یار کا دامن چہوڑا گیا ہاتہ مین
لیلی وحشت کہان کہسار مین

جو نزاکت یار کی گفتار میں ۔ ہے کہاں بلبل تری منقار میں

لاش مجنوں کشتنی کی لٹکا کر وہیں ۔ کھینچتی وحشت رہی ہر خار میں

جو کہ ہے خوشبو تیری کاکل کے بیچ ۔ ہے کہاں وہ نافۂ تاتار میں

اسطرح چمکی ہے بالوں میں مباف ۔ کھینچلی شاید ہے کالی مار میں

دیکھ لے نام خدا اے دلربا ۔ ہوں طپیدہ ہجر کی آزار میں

ابتو ہونا تھا سو قایم ہو چکا ۔ لکھ زمرد نام پر اشعار میں

کیا ہی گوری گوری نازک ہیں تمہاری ہاتھ پاؤں ۔ مارتا ہی سیم تن یا مہکے تاری ہاتھ پاؤں

مرتی پھرتی کوچہ جاناں میں وحشت کے سبب ۔ رہ گئی آخر کو شل ہو کر ہماری ہاتھ پاؤں

دیکھ کر آغوش خالی ہجر میں کل رات بھی ۔ یار بن بھی پلنگ پر دے دی ماری ہاتھ پاؤں

شاید اب وحشت نے میری کر دیا وحشی ہمیں ۔ رات دن رہتی نہیں نچلی تمہاری ہاتھ پاؤں

بوسہ لینا دست و پا کا اوسکی بھی چاہے ہمیں ۔ لیجئے آنکھوں خواہی ہو ہمیں اور شراری ہاتھ پاؤں

پہنچکا چاک گریباں دامن صحرا تلک ۔ دیکھ لینا ہیں سلامت گر تمہاری ہاتھ پاؤں

ناتوانی میں خیال قد جاناں ہی عصا ۔ چلتی پھرتی ہیں اوسکی اب سہاری ہاتھ پاؤں

تارک دنیا و از بس طلب ہوں بعد مرگ ۔ ہی یہی ایمان جو تربت میں لیں پسار ہاتھ پاؤں

دمبدم رہ رہ کی یاد آتی ہیں اے قایم تجھے
وہ تر و تازہ نرم نرم اور پیاری پیاری ہاتھ پاؤں

تیغ ہجران سے ازل سی ہروی قابل نہین   اختر تابندہ ہی اوس رکھکی او پر تل نہین

اب شہادت کا رہا جاتا ہی میری طلب و وقت   حیف ہی ای چرخ بالین پر میری قاتل نہین

اسقدر عالم مین تیری حسن کا ایک شور ہے   کون دنیا مین ہے ایسا جو تیرا مایل نہین

ناتوان ایسد کسی ہو نہ سنت جیتی ای باد صبا   مین جو صدمہ ہی اوٹھانیکی رہا قابل نہین

ایسی گمراہی ہو قایم عشق خوبان سی شتاب
عشق کی کوچہ کی بہائی ہیلی ہی منزل نہین

اس لئی یار بدگمان ہون مین   خوب تیرا مزاج دان ہون مین

حال دل ڈر سی کہہ نہین سکتا   سیہ نہ سمجھو کہ بی زبان ہون مین

کون راتکو سر پٹکتا ہے   اندنون آپ مین کہان ہون مین

کو سنی دل فگار نہ سلو کے   کیا کہون موجد فغان ہون مین

کیجی کس زندگی پر اوسکی گلہ   ایکدو دم کا مہمان ہون مین

کیون نہ ہو مجھ سی زندگی بیزاری   خاطر یار پر گران ہون مین

چپ رہو بیشہ میرا نہ کہلوا او ...   کہ سوا تم سی بدگمان ہون مین

[illegible] یون سی ... ہوت ...   حال پر اپنی مہربان ہون مین

کل ہی گلگشت زبان مین قایم کی
آج کتنا ہی خوش بیان ہون مین

فکر ہی کسکی مٹی ہو اور کسکی ہو تم بات مین   بیکت دشمن کیون [illegible] ڈھونڈ ... بکھرا ...

جو یہاں بہار آکے در لگا اوسکون دل کو جا لگا
وطن ہمارا گور اندھیر جا وہی کالی رات مین

سکا و بار دنیا کی چھوڑ و بیٹھ رہو ایک کونمین
انکھین میچ کی دیکھو دیکھو جب یا وگی ذات مین

ابنا ابنا سب کہین او سب بولین جھوٹ ری
جب آوگی تیری سر سرکہو گا نہ ہوگا بات مین

سر آن اوسکی یاد مین تم دلسی رنا اتفاقہم
جو کس سو کی رنا یاری جو رلگا ہی کنشین

ہر چند مہر مین ہی چمک پر نہین کہان
غمزہ کہان یہ ناز کہان بانکپن کہان

نظرین دو چار کیا کرین اوس چشم مست
یہ پیاری پیاری انکہ کہان اور ہرن کہان

نخل خزان رسیدہ ہون مین باغ دہر مین
ملتا ہی اب صبا کو وہ رنگ چمن کہان

خانہ بدوش پہرتی ہین ہم شکل آسمان
اوس مہر وش کے یاد مین جب سون وطن کہان

اب مین ہون اور نالہ ہی اور کنج خانہ ہی
چرچی کہان وہ یار کہان انجمن کہان

غنچہ کی طرح گانٹھ مین زر چاہئی ضرور
ملتا ہی مفلسی سی کوئی سیمتن کہان

وحشت کو ساتھ لیکی چلا ہون مین قیس بن
قایم میری نصیب لت اور کفن کہان

غم فراق سی گذری ہی مجکو ساری رات
پہلا جو یار ہو تو ہمیشہ بہار ہی دن

ہی سخت ہجر کا دن ہو نہ یہ کسیکی نصیب
ہین یہ بہی عشق مین مشکل ہی اب ستانی دل

شب وصال لو کب ہوگی حاصل مجکو الا
کہ پہر یہ نہین گذری ہین مری ساری

طبیب ہی میری حالت کو دیکھ کہتا ہے
مرض ہی سخت اسی کیونکہ سید گذاری دن

شتاب لی تو خبر انکی قائم کی
کہ اسپہ آگئی اری جان ناگواری دن

جو خواب میں تیری عارض قمر کو دیکھتی ہین
تو جلوہ نور سے پر اپنی گھر کو دیکھتی ہین
شب فراق ہی گویا کہ روز محشر ہے
ہنوز شام سے ہی لگ سحر کو دیکھتی ہین
یقین ہی اونکو کہ عالم ہی ہستی موہوم
جو نازنین تیری موئی کمر کو دیکھتی ہین
حجاب کرتے ہین گلشن مین چشم نرگس سے
وہ حیا نگر کی ہین بد نظر کو دیکھتی ہین
خجل سرشک ہو بحر و ابر نیسانی
ہے جو ہر تون سے میری چشم تر کو دیکھتی ہین
سپند ہی اوسی اس شغل بازی آتش
جو دود آہ سے اوڑتی شرر کو دیکھتی ہین

فلک پہ اوڑنی لگی شعلہ جابجا قائم
بس اپنی آہ کی ہم بھی اثر کو دیکھتی ہین

ہماری سامنی جبکہ وہ یار دیکھتی ہین
تو خستہ دل پہ ہم اپنی بہار دیکھتی ہین
ہوا ہون کشتہ مین اوس دست پہ لگی نظر
کہ از دمام خلایق جو وار دیکھتی ہین
رقیب نے کیا برگشتہ اونکو کیسا
کہ تیغ اپنی کو وہ آبدار دیکھتی ہین
شب وصال ہی تو بولتا نہ مرغ سحر
خوشی کا اپنی بس ہم آج تار دیکھتی ہین

گیا جو اوسکی طرف شہر بہرا قائم
عجب ہے ہم تو یہان کاروبار دیکھتی ہین

شب فراق مین مرغ سحر کو دیکھتی ہین
بجای شمس کے واللہ قمر کو دیکھتی ہین

جلا کی دشت کو او خاک کو کو کرے
وہ ظلم کرتے ہیں ہم آہ صبر کرتے ہیں
لگاہ خنجر خونخوار سے بہت خستہ

ہم اپنی آہ کی یارو اثر کو دیکھتے ہیں
اب آگئی لوگ ہماری جگر کو دیکھتے ہیں
ہی حیف کشتہ ہزاروں بستر کو دیکھتے ہیں

بہت دنوں میں وہ آئے ہیں آج اے قائم
کبھی وہ ہمکو کبھی اور در کو دیکھتے ہیں

یہ غور کر کے جو دل میں ہزار دیکھتے ہیں
لگاؤ زخمی جگر کو نہ میری مرہم تم
سبب سے کیا کہ نہ آیا و نامہ بر اب تک
خدا ہی خبر کری آج گھر میں آئے ہیں
جو ہو دی ہیں سی محمد اس وہ یار ہیں ظلم
اے مس بیچارے کا کچھ ہمکو اعتبار نہیں

تو روح تن میں یہ ہم سفر کر دیکھتے ہیں
کہ خنجر اپنی کو وہ آبدار دیکھتے ہیں
ہم اوسکا آٹھ پہر انتظار دیکھتے ہیں
نگہ کو اون کی جو ہم خواب خوار دیکھتے ہیں
ہاں کٹری ہوئی اب خوار و زار دیکھتے ہیں
ہم اپنی سامنے لاکھوں ہزار دیکھتے ہیں

فنا جو جیتے ہی جی ہو گئے ہیں وہ قائم
عجب سے طرح کی باغ و بہار دیکھتے ہیں

بحسنِ غور جو لخت جگر کو دیکھتے ہیں
بغیر اوسکی ہمیں کچھ نظر نہیں آتا
ہوا حیف کہ گئی نہیں شب فرقت
جبین پہ خال عجب رخ عرق میں ماخوا

تو سنگ سے بھی بتر وہ گہر کو دیکھتے ہیں
جدھر کو دیکھتے ہیں جلوہ گر کو دیکھتے ہیں
صدائے مرغ کو وقت سحر کو دیکھتے ہیں
ہم اپنی سامنے شمس و قمر کو دیکھتے ہیں

جلا کی لحظہ مین کردی ہی دشت و بن خاک — اس آہ کا جو اثر ہم او دور کو دیکھتی ہین
سنکا ہون شہر و ذرا ہم تو قافلی والو — کہ اہل فضل تو بس بی ہنر کو دیکھتی ہین

قدم جو رکھتی ہین اس راہ سین تو قائم
تو پہلی خوب سا و بحر کو دیکھتی ہین

باغ وصال سی گل عشرت نہ چیدہ ہون — لالہ کی طرح داغ بہت دلی دیدہ ہون
شکوہ کرون مین جور کا اے چرخ بیکسی — رنج و غم فراق مین از بس رسیدہ ہون
خس کی مثال ہون تو خزا بیری لی — دشت الم مین دیکھیو کیونکر دمیدہ ہون
کرتا ہی عیش و خرمی بی رحم تو وہان — مین غم سی سوگوار ہون اور آبدیدہ ہون
تو باغ مین صبا بھی پہونچا دی اگا ہی — باد خزان کی زور سی از بس خمیدہ ہون
ای شہسوار گویا تو وحشت نگہ بان — مین پایمال راہ مین تیری دویدہ ہون

قائم ہون عشق مین تیری ای جان سینہ چور
مضطر ہون بیقرار ہون اور دل طپیدہ ہون

ڈالی ہے رخ یار کی تصویر گلی مین — حسطرح سی یوسف کی ہو تفسیر گلی مین
مین کہتا تھا دلسی کہ نہ زلف کا تو خیال — پڑ جائیگی ایکروز یہ زنجیر گلی مین
مارا ہوا پلکو نکا تیری کسطرح جیو سے — رکھتا ہی ای بی پیر تو سو تیر گلی مین
تو غیر و نکو کرتا ہی ہمین دیکھہ اشارا — اس غم سی لگا بیٹھین کی شمشیر گلی مین
جانانہ تو نہ ہار سیری پاس سی اٹھکر — کر دونگا گریبان ابھی چیر گلی مین

کیا بخت کی خوبی ہی اہی سی میری ہمدم ۔۔۔ دیکھتی ہی شہادتگی جو بحسر رگلی مین

قائم کا عجب ڈھنگ ہے الفت مین تیری یار
رکہتا ہی سدا تیری یہ تقریر گلی مین

غم فراق سی دیدہ اشکبار ہوئین ۔۔۔ لبان لالہ کی با داغ داغدار ہوئین
طپیدہ بحر مین لون لسکہ تیری یار ہوئین ۔۔۔ سنال ہائی پی آب بیقرار ہوئین
اگرچہ گل تہا ولی اب تو خار خار ہوئین ۔۔۔ بہ تیغ ہجر ستمگر کے دلفگار ہوئین
خرام سی تو آ نزدیک میری مثل صبا ۔۔۔ کہ شوق دید کا تیرا ہی انتظار ہوئین
ہوا ہی عشق مین الحواسطہ میرا ریتہ ۔۔۔ شہید کشتہ زلف سیاہ مار ہوئین
ہی ابر و رعد میری آہ سی خجل از بس ۔۔۔ قسم ہے مجکو کہ وہ آہ کا شرار ہوئین

نہ کیونکہ شکر بجا لائیے قائم ای ہمدم
کہ آج فضل سی اسکی جو شہسوار ہوئین

عمر سب کٹ گئی بیابان مین ۔۔۔ ایدل اب چل تو کوی جانان مین
تجہ سی شکوہ کرون کیا دست جنون ۔۔۔ نرکہا تار ایک گریبان مین
کسی ڈھب سی نہین نکلتا ہے ۔۔۔ پہنسا دل گیسوی زلف پیچان مین
زخم دل دیکہہ میرا ای بلبل ۔۔۔ کیا خوشی تو کری ہی بستان مین
منزل وصل کب دکہاوے گا ۔۔۔ ای خدا ہون مین دشت ہجران مین
گل جنکا دیکہہ کر لی تعظیم ۔۔۔ کیا تبسم ہے لعل خندان مین

دیکھہ ابرو تیری جب لی پیر | فتنہ برپا ہے ہر مسلمان مین
ان سے بھی ابدا نہ ملی ہرگز | طرز الفت نہین ہے خوبان مین
تیرے ملنے کا ای مہ کامل | رہا مشتاق عید قربان مین
ہجر مین تیری رو رہے ہین اب | تیری تاب چشم گریان مین

چلتو جمعہ سے قایم اب جلدی
ہی مزا کیا ہی بزم رندان مین

گذری عمر ساری اپنی رو رو ہجر اوسکے | تو قسمت آزما دل اب چلا چل کوئی جانان مین
کف پاکی میری جو آبلہ ہوئی تو وحشت سے | لگا یک شور برپا ہو گیا خار مغیلان مین
جھلک پر حال تیری فدا ہین مہر و مہ جانکے | نہ سے جلوہ ہوا خوبی کا ہر گز ماہ کنعان مین
سیری دیدہ سے تیری لعل کی گردش مین [illegible] | تماشا حسن سے [illegible] ہو گئی لب [illegible] مین
تماشا آگیا ہمکو نظر سے شب مین واللہ | شرر آہ سے اپنی لگی آتش بیابان مین
بجز دیدار جانان کی بھی آتا نہین کچھ شوق | نہ ہو گر پاس تو خاک ڈالون سیر گلستان مین
تیری یاد دور ای ہمدم ہون کیا حال اب اپنا | نہ کچھ تاب و توان باقی رہا میری دل جان مین
تف آہ کو مین ذکر کر دیتا ہون اپنی سینہ مین | لگا دون گر اوسی آتش لگی گردون گردان مین

تونے کسکی کر دیا ہی قایم اب سے لوٹ لی +
سینا یاد دلکو ہی جاتو چلی اوس زلف پیچان کو

کر سکے نظارہ لعل خندان کو | تیری گل نے کیا گریبان کو

میری آہ نے ہلا دیا ہمدم — رات اس آسمان گردان کو

آگئی رخسار کی تیری ای جان — کیا کرن لی کی ماہ تابان کو

جلوہ یار نے میری بی شک — چاہ مین ڈالا ماہ کنعان کو

لاکہ سمجہایا پر نہ سمجہا یہ — کیون کیا اب ورا مین نادان کو

ناصحا درگذر نصیحت سی + — چہیڑ مت اس دل پریشان کر

تو نے شرما دیا میری گلرو — لالہ سرو اور گلستان کو

وصل کی شام کا رہا بس غم — آگ لگ جائی روز ہجران کو

کیا کبہی عشق مین تیری قائم
اسنی آفت لگائی ہی جان کو

گہر لگا لون مین آہ سوزان کو — پلہ ہین دو دن ہوئی کہ چرخ گردان کو

میری وحشت کو دیکہ کر مجنون — چہوڑ جاتا رہا بیابان کو

ہی وہ سیلاب چشم جاری سی — جسنی شرما دیا ہی طوفان کو

منفعل باغ ہو گیا سارا — دیکہہ کر اسکی لعل خندان کو

زلف کو پیچ دی کی کیون لوٹا — سنبل تر کو اور ریحان کو

شوخ پردہ لوٹا کی آتا ہی — یا الہی بچانا ایمان کو

وصل کا آگیا ہی دن قائم
دی لگا آگ روز ہجران کو

نہین خاطر مین شمیم گل و ریحان ہمکو / جب سی آئی ہی تری بوی گریبان ہمکو

کب خوش آتی ہی جنون سیر گلستان ہمکو / کم نہ گل سی ہین خار بیابان ہمکو

نفس چند جو باقی تھی ہوی سب آخر / جب رہا چند قدم کوچۂ جانان ہمکو

بعد مرگ گر مین چلی جاتی ہی یا وای نصیب / اب نکلنی ہی نہین دیتی ہین دربان ہمکو

مر رہین جاکی کہین دشت مین قایم اے ہای
کوئی بتلا دی رہ گور غریبان ہمکو

ڈبویا ہمنی اب دیکھی رخصت دیدۂ ترکو / شجر کو کوہ کو فرش زمین کو چرخ اخضر کو

شمیم کاکل مشکین سی اسکی کچھ نہین نسبت / اگر کو لخلخہ کو مشک کو سنبل کو عنبر کو

جبین و عارض و ابرو سی تیری ہی خجالت سی / قمر کو زہرہ کو قوس قزح کو مہر انور کو

سبھی کا کر دیا وقف ہوای مقدم جانان / خرد کو ہوش کو تاب و توان کو جان مضطر کو

تیری بن چور کر ڈالون کیونکر سنگ حسرت سی / صراحی کو سبو کو جام کو مینا کو ساغر کو

خبر لا ہمکو بھیجون اب تیری کس کس کو کوچہ مین / صبا کو کبک کو طوطی کو ہدہد کو کبوتر کو

کہان رتبہ ہی تیغ چشم مست یار کی آگی / سپر کو سنان کو تیر کو جمدہر کو نشتر کو

دبائی کب تلک رکھون غم فرقت سی سینہ مین / انگیٹھی کو شرر کو برق کو شعلہ کو اخگر کو

یہ کس پر دلنشین ہی عشق مین تو آہ کہو تھا
ای قایم دلکو جان کون کو دین نام کو

چمن مین دیکھ کر اوس دلربا کو / قبا ہر گل نے کر ڈالا قبا کو

قفس تک بھی صبا ہم بیکسون کے
نہ لائی نکہت زلف دوتا کو

کیا ہی عنبری دام نقش پانی
مقید طائر رنگ حنا کو

تری عکس کو تجہ کا ہی نقش دیوار
مٹا دی پاس آ اس نقش پا کو

نہ کہایا استخوان کو بھی پس از مرگ
سیہ کیا مجہسی عداوت تہی ہما کو

کرون کیا پاس عیسی کے مین جاکر
وہ کیا جانی میری غم کی دوا کو

قفس مین شوخ رکہہ کر تجکو قایم
چلا کہہ کر تجہی سونپا خدا کو

جو سایہ سی پری کی بہاگتا ہو
مجہی سمجہو وہ دیوانہ تو کیا ہو

میری عیسی سے دکہلا مین یہ صورت
دل بیمار کیا تجکو شفا ہو

خدا اگے ہی بت خانہ کو ہولین
خدا وندا در میخانہ وا ہو

تمنا ہی کہ پہر محشر کو قاتل
ترا خنجر ہو اور میرا گلا ہو

جو ہو جمعیت کونین منظور
تو یون دایم نہ وہ زلف دوتا ہو

اوٹہائی ہین در اندازون نی فتنہ
میرا نامہ نہ قاصد سی گرا ہو

میرا ہر عقدہ حل ہو کیون نہ قایم
جو آقا کا لقب مشکل کشا ہو

روکی رکہتی ہین کہین دیدۂ تر کی انسو
اپنی جا سی جو ذرا بہی کہین سرکی انسو

سرد مہری سی تری ای صنم کشمیری
جم گئی برف کی مانند شمر کی انسو

نہ ملا ساغر مے مجکو تو کر حسرت سے — پی گیا ساقیا مین آنکہ مین بہر کی آنسو
خاک مرقد ہی جو نمناک ہماری اب تک — نہ تہمی اپنی یہ خاک بہی مرکے آنسو

ایکدن رو رو مچاتی ہی جو قائم طوفان
دیکہ اب کیا یہ کرین دو دو ٹپکتے آنسو

خجل کرتی ہین میری چشم گریان ابر باران کو — بلندیکو نہرکو تالاب کو دریا کو طوفانکو
نثار اون قدمون پر اوسکی جبرائیل جو دیکہی — جواہر کو زمرد کو الماس کو لعل بدخشانکو
تری آئینہ روئی کر دیا حیران عالم مین — قمر کو مشتری کو ماہ کو مہر درخشانکو
اگر دیکہی بوقت ذبح بسمل کو تری قاتل — نہ ہوئی عرش کو کرسی کو کل گردون گردانکو
لگا دی آگ بلبل تیری کوچہ سے گزر کے — چمن کو باغ کو گلزار کو صحن گلستانکو
مزین کر دیا ہی حق نی نام پاک احمد سی — صحائف کو زبور توریت کو انجیل و قرآنکو
نہین طاقت جو ہووی خلق مین سی ہم مثل انکی — فرشتہ کو پری کو حور کو غلمان کو انسانکو
گدائی سی تری در کی ہوا ہی فخر عالم کو — فریدونکو سکندر جم سلیمان شاہ کنعانکو

نہین زیبا ہی گر نسبت کری قائم جو ابرو سی
کمانکو بانک کو خنجر کو برق و تیغ عریانکو

کسلئی ہمسی بہلا یار خفا ہوتی ہو — بسبب کیا ہے سبب جو ہر بار خفا ہوتی ہو
دیکہ کی ہمکو بہلا لیتی ہو کیون منہ کو چھپا — کسلئی ہمسی پریوار خفا ہوتی ہو
جہوٹی اقرار جو کرتے ہو بہلا ہم سے مگر — واہ جی جہوٹونکی سردار خفا ہوتی ہو

کس سے فریاد کرون حیف ہے ظالم تیری
یا تو ہمین یا تو ہمین ستمگار خفا ہوتی ہو

تیری الفت کا تو قائم ہے سدا دیوانہ
کسکی بیگانی سے دلدار خفا ہوتے ہو

عشق مین کسکی پہنسا ایدل نادان تو
کہنی کو میری ذرا نام خدا مان تو

رہنی کا کوئی نہین دنیا مین شاہ و گدا
قافلی سب چل بسی رہ گیا حیران تو

صبر و قرار و شکیب جاتا رہا تجھ بے خبر
روئیگا انکھون سے دیکھ میری یہ طوفان تو

رہنی کا دائم نہین دنیا کا یہ ماجرا
کوئی نہ آویگا کام کہنا میرا مان تو

یاد مین قائم سدا رب کی رہا کر بہلا
دیکھنی کا کوئی دم مین یہ حشر کا میدان تو

موت سمجھی ہے بہانا شب تنہائی کو
کاش ایسی مین وہ آجا نمین سمجھا ہیکو

قائل سیری ہی اے شوخ میرا حال بتا
دیکھ لی ایک نظر اپنی تمنائی کو

نہ شوخی سے ملی تو نہ ملو گے مین بہی
بیقراری سے بدلتا ہون شکیبائی کو

سنکی مصرع تیری قامت کے صفت مین مجھسے
قمریان بہول گئین سرو کی رعنائی کو

عارضی رنگ سے غازہ کے بھی کیا حاصل
عشق ہی سرخی عارض سے تمنائی کو

خیر کم ظرف شب ہجر کا کل کاٹ ہو
کہ وہ رکہتا نہ گوارا تیری رسوائی کو

جا رہو شہر مین بہتا ہی پہرتا قائم
دل نہ دیتا جو یہ نادان کسی ہرجائی کو

کام نہیں کسی کو کچھ ہمیشہ ہوا جو ہو سو ہو
ہستی فانی ہی تمام مطلب سبکو مل گیا
یہاں پہ تم انکی میان کر چلے کیا کمائی آہ
دلپہ میری جو درد و غم گذری ہی کیا کہوں

دولت عشق میں ملی راہ فنا جو ہو سو ہو
بیخودی دی کسی دی اوٹھا یہ کے بقا جو ہو سو ہو
راہ خدا میں تجھسی تو کچھ نہ بنا جو ہو سو ہو
ہجر کا داغ دلپہ بس اب تو لگا جو ہو سو ہو

کوئی نہیں رہی سدا سوچ لے قائم اسکو اب
الفت دل تو جان میں جیسی ملا جو ہو سو ہو

کیون پڑا غفلت میں ہی اید نادان تو
سیہ ہی سے کوئی دنکی بات ہوگا چلنا تیرا
خاک میں ملجاوےگا اپنا کیا پاوےگا
کسی کو میری تو جان غور سے سنلے ذرا
لیوینگے تجھسی حساب دیوےگا تو کیا جواب
خاک کے مانند ہو عاجزی کرتا رہو

خوب سا تجھنا وےگا ہوگا پشیمان تو
چلنے کا سامان کر دم کا ہی مہمان تو
کام نہیں آوی کچھ گر کری ارمان تو
حرص و ہوس چھوڑ کے اب ہی لگا دہیان تو
نیکی بدی کی لئی راہ خوب سی پہچان تو
لوگوں پہ ہر وقت کر سنت احسان تو

مرضی حق پہ اگر رہوی تو قائم سدا
پھر سے تجھے کیا عجب دیکھی جو بستان تو

کبھی فرصت میں کہیں یار نہ پایا تجکو
دم ہو ہم عالم میں ہوئی تیری دل افگار لگے
دہیان میں قتل کے میری جو پڑا کرتی ہو

حال دلکا نہ بیان وار سنایا تجکو
تجھپہ لگا ہی رحم یار نہ آیا تجکو
کسی نے ظلم ستمگار سکہایا تجکو

ایک مدت سی ترا روتا ہون دہر تیری
جذبہ دل ہی کبھی پاس نہ لایا مجھکو
شکوہ مین کیا کرون ای شیخ تیری الفت کا
تو نے بھی گہ دو دلبر نہ بتایا مجھکو
جب سی عاشق ہوا مین ترا تو بس ای بے رحم
تب سی ہر ہر طرح ای شوخ ستایا مجھکو

یاد اوس گل کی مری دلمین بسی ہے قایم
وائی تقدیر نے پیاری نہ ملایا مجھکو

پاس میری کبھی تو آیا ہو
یا میرا آکے غم بہلایا ہو
تو سے کبھی گاہ بھی تو نے
مژدۂ وصل کبھی سنایا ہو
ہمنی اس کج ادائی سی جانا
اور سی تو نے دل لگایا ہو
گالیان دیتا ہے رقیب جواب
یہ اوسی تو نے ہی سکھایا ہو

محتسب آج ہوا قایم سے +
شیشۂ مئی ترے تہ چھپایا ہو

اگر رونکی رخصت دون مین اپنی چشم گریانکو
بپا کردون جہا مین نوح کی تو طوفانکو
کیا ہے تنگ مجھکو فرقت دلدار نے یہان تک
کہ رکہتا ہون مین اپنی چشم پر ہر لحظہ دامانکو
نہ کی ایکبار بہی تاثیر دلمین اوس ستمگر کی
الہی موت آجاوی ہماری آہ سوزانکو
جہان تاریک انکہو مین ہمارے ہوگیا یارب
نہین دیکہا ہے جب سی بزم مین اپنی مہ تابانکو
ہماری قتل کو اک جنبش ابروی کافی ہی
عبث رکہتا ہی اپنی ہاتہ مین تو تیغ عریانکو
اسی کمبخت کی گردش سی گردشمین ہین [illegible]
خدایا آگ لگجاوی کہین گردون گردانکو

نہ چھپا ای دام گیسوی ستمگر ایک عالم — چھپاؤن ایک جان لیجا کی یا رب طائر جانکو
جبین پر پیچ کی قشقہ چلا آتا ہی کافر — خداوندا بچاؤن کس طرح مین اپنی ایمانکو
اوسیکو زیب دیتی ہی شہنشاہی دو عالم کی — بنایا حاکم جن و بشر جسنی سلیمانکو
خدا آئینہ واسطے پردہ اوٹہا کی رخ کو دکھلا دو — تمنا ہی تیری دیدار کی نرگسستانکو
بشر کی تاب کیا جو حسن مین اوسکی مقابل ہو — نہین رتبہ ہی اوسکی سامنی کچہ حور و غلمانکو

لگا ای قاسم داغ نو سی ایک گلزار سینہ مین
سنا ای جائیگا وہ رشک گل سیر گلستانکو

نور افشان جو رخ احمد مختار رہنو — روشنی دیدہ کونین مین زنہار رہنو
رخ پر نور پہ وہ گیسوی خمدار رہنو — روز روشن میرا الکا شب تار رہنو
یاد وہ چشم فسونکار دل آزار رہنو — پہولکر نرگس بیمار سی دو چار رہنو
دل ہی جانی ہی جو یہ لوگ کرم کرتی ہین — سچ تو یہ ہی کہ حسینونکا کوئی یار رہنو
میری آنکھونپہ قدم تیری مگر لا اخراب — ساقیا لطف سے کیا جبکہ وہ میخوار رہنو
چوک کے سیر کو جائی تو مین ہمراہ رقیب — ہاتہ پای کسی صاحب سر بازار رہنو
زانوی غیر پہ ان آنکہا تکیہ سچ ہی — اوسی فرمائی جو کوئی خبردار رہنو
کفر و اسلام مین پڑ جائیگی رخنہ لاکہون — بند یا رب کسی وہ روزن دیوار رہنو

قتل عشاق کا ای اوسپہ بت خونخوار کو سہل
ای خدا الفت قاسم کسی اظہار رہنو

ہم ذرا محفل خوباں میں ہوئی خوار کہ تو
گر تو انصاف ذرا ہم میں گنہگار کہ تو

ہم تو کہتی تھی کہ اوس شوخ کی کوچہ میں نجا
کھنچ گئی مفت میں ہم آج سر دار کہ تو

منع کرتا تھا نہ میں چشم کہ مت دیکھ تو
ہجر میں اوسکی لب اب ہم گرفتار کہ تو

واہ جی واہ کیا ہم سی یہ کیا تونی سلوک
اوسکی الفت میں دلا ہم ہوئی بیمار کہ تو

طمع کو چھوڑ نہ کہتا تھا تجھی میں ہر دم
ہم پھنسی دام میں اسیر گرفتار کہ تو

میں نہ کہتا تھا تجھی دل کہ نجا پاس اوسکی
ہم ہین پامال اب اوسکی تہ رفتار کہ تو

طرف قایم کے سی جا کر یہ کہو جرات سی
خوب ہم کہتی ہین اس بحر میں اشعار کہ تو

کارواں تم راست منزل پر چلو
راہ آساں چھوڑ مشکل پر چلو

تا بکی تنہا رہو گی تم بھلا
مست مدہوش دلبر کے محفل پر چلو

لیلی دلدار کے تالاش میں
اب اوٹھا پردہ کو محمل پر چلو

غرق ہونی کا ہی ڈر اس بحر میں
تم خبرداری سی ساحل پر چلو

بسکہ قایم یہ کہی ہے برملا
بر طریق پیر کامل پر چلو

شب مہتاب کا ہو جاوی نظارا ہمکو
کہیں ملجائی جو وہ آنکھ کا تارا ہمکو

گر نہیں کام کا ہی آپکے صحبت تو غیر
پھیر دیجی دل بیتاب ہمارا ہمکو

یہاں سی آن کے اٹھی ہی میری سینہ میں
سانس لینی کا بھی اب تو نہیں یارا ہمکو

اب یہہ حالت ہی کہ ہوجاتی ہین رو رو کر غش
کیا ہی دم باز پناہ آہ کہ دم ہی دیدے
عشق کی ملک مین ہون بستا بنظر آ وہی گیا
نکلی دیوانہ کسینی جو پکارا ہمکو
رات شیشہ کیطرح کیا ہی اوبہارا ہمکو
قیصر و شاہ جہان او وجہ دلرا ہمکو

سخت جان ایسی ہین اُنتک بہی قایم نکلی
چیر ہی ڈالی جو لیکر کوئی آرا ہمکو

دیکھہ کر اوس رخ درخشاں کو
ایک مذہب یہ تیری الفت نے
دست وحشت سی زیر مدفن ہے
دل بیکل کو کل نہ آئی رات
نزہے تاب مہر تابان کو
کر دیا گبرا و مسلمان سکو
چاک رکہتی ہین ہم گریبان کو
یاد کر کاکل پریشان مسکو

چھوڑ بیٹھی ہین ہم تو قایم خان
جور صیاد سی گلستان سکو

تنگ کی ارض و سما سی کہٹی الفت مجکو
گرچہ ہون اشک چکیدہ کیطرح خاک نشین
کنج تنہائی مین سوجھی مجہی لاکہون مضمون
آسنی پائی نہ گلی مین تیری سیر صحرا سی
کنج مرقد مین ملی خوب فراغت مجکو
اہل بینش کے پر آنکہو نمین ہی عزت مجکو
عین وحدت مین نظر آئی ہی کثرت مجکو
پہر نہ قسمت نی دکہایا در جنت مجکو

قبر مین دغدغۂ حشر کا قایم ہی نمود
بعد مرنی کی بہی حاصل نہین راحت مجکو

دکھایا نہ جب اوس شکر لب نے رخ روشن — تو رکھا ماہ نے ابر سیہ منہ پہ دامن کو

ہمارا ہاتھ گلگل خوردہ جو دیکھا گل گلستان میں — تو چھوڑا عندلیب باغ نے شاخ نشیمن کو

الٰہی وہ بھی دنیا میں سے ہی جلتا ہوا ارم — لگائی آگ جب تیں فصل گل میں آ کے گلشن کو

یہ جای سجدہ ہے قبلہ ہی ہمیں خاک رہ بو لگا — مٹانا مت صبا اوس مہ کی نقش پای توسن کو

چھپی ہی پردۂ فانوس میں یہ اس لئی آکر — نہیں ہی تاب دیدار اوس صنم کی شمع روشن کو

رہو نہیں بعد مرنے کی تو پہنچی اوسکی قدموں کی — بنا دیجو تہ دیوار جانان میری مدفن کو

پتا تیرا نہیں ملتا مجھی کر لا کہ میں ڈھونڈوں — بیابان دشت صحرا کوہ و ہامون اور بن کو

عجب تاثیر رکھتی آہ ہی میری اگر نکلی — جلا کر خاک کر دی ایکدم میں برق و آہن کو

تمنا ہی تیری دیدار کی از بسکہ قاسم کو
خدا کیو اسطی جلدی اوٹھا ای یار چلمن کو

اگر بر لائیں ہم سینہ سی اپنی آہ سوزانکو — فلک کو کر کے غارت پھر جلاویں مہر تاباں کو

ہماری یہ تمنا ہی خدایا ہر گھڑی تجھ سے — کبھی تو لا میری بالیں پہ اوس ماہ درخشاں کو

تیری کوچہ کی وہ دولت ہی ای ہمدم اگر بلبل — خدا اوسیر کری ہی گل کو بلکہ ہر گلستاں کو

اوٹھائی ہی دلمیں یہ سودا تیری زلفوں کی عاشق نے — کہ مسکن ترک کر جاوین نکل سیر بیاباں کو

مریض عشق کا ہو نہیں نہیں شفا تجھ کو — اگر چہ چارہ گر سی مسیح بھی آویں درماں کو

الٰہی یہ دعا کرتا ہوں تجھی قاضی الحاجات — بر لا دی وصل کی نت اور شادی رنج ہجراں کو

یہ آوازہ ہی قاسم عشق کی جنگل میں اب

✤ کف پانی میری سرمہ دیا خار مغیلانکو

مین کیا کرتا ہون بلبل اور چمن کو
پھرون ہون ڈھونڈتا اوس سیمتن کو

شراری آہ کی نکلی کہین گل ✤
دیا ہی پھونک اوسنی جاکر کوہ و بن کو

لب نازک کی سرخی نی تیری یار
کیا ہی منفعل دُر عدن کو

تعجب کیا اوسی یوسف جو دیکھی
تو اوسی پارہ کردی پیرہن کو

نہ دلبر سے ہوا کبھہ وصل سی خوش
دعا دیتا ہون اب جیسی کفن کو

گیا ہون ڈوب چاہ غم مین ایجان
مین دیکھا جیسی تیری اوس ذقن کو

جو میری عشق سی تو ہووی ماہر
تو بہولی قیس کو اور کوہکن کو

ترحم سی تو اپنی ای دل آرا
گنوا دی آہ میرے رنج و محن کو

ہمہ ایک الفاظ قائم کاہی ہوتے
سرہا ای ناصحا میری سخن کو

گر دست جیسی نہین دیتی ہی ملنی مجکو
سخت ناچار کیا جیسی تحمل نی مجکو

مین ہی وہ ہون کہ ہنو کوئی ہی اگر نزدیک
نسبت ہی لبسی کیا الفت دل نی مجکو

آرزو ہی کہ کسیطرح سی ہو خون تجہ تک
ناتوانی نہین دیتی مگر ملنی مجکو

طائر روح کی سمجھا تہا غذا مین جسکو
زہر قاتل مین پہنا یا اوسی قاتل نی مجکو

رو کی کہتا ہی ہر ایک ایلیا ای قائم
نوک خار سی دیا دہی چہلنی مجکو

بیان کب تک کرون تیری جفا کو
ستامت یار تو اس کی خطا کو

کبھی زندہ کبھی مردہ کری ہے
گیا کیون بھول تو خوف خدا کو

شہید ناز ہون مین بعد مدفن
میری تربت پہ لانا دلربا کو

میرے بالین سی اوٹھ تو ای مسیحا
نہین تو جانتا میرے دوا کو

تڑپتا نیم بسمل کے طرح ہون
کوئی جا کر سنا دو بیوفا کو

شراب عشق کی جسکو ملی ہے
تو بیوجہا ہی دی راہ بقا کو

نکل گوشہ سی ای مخزون الفت
تو سن وادی مین مجنونکی صدا کو

مطالب دین اور دنیا کی سبنے
دئی ہین سونپ شاہ دوسرا کو

قیامت کا ہو ڈر کب ہمکو قائم
شفیع رکہتی ہین سرور مصطفی کو

مین پاتی ہی جو تیری غنچہ دہن کی بو
تو کیونکہ خوش لگی نسرین و نسترن کی بو

نہ کیسلئی دی تو نے سنبل شکن مین
لپٹ سی جسکی ہوئی سوختہ چمن کی بو

جبین پہ نور سے کیا پڑ شمیم اسکو دیکہہ
سب ایکبارگی بڑان ہوئی عدن کی بو

نہ اوسکو خواہش گل اور یاسمن نکی
کہ جسنی خواب مین سونگی ہے دشت بن کی بو

بتاؤن ہجر مین کیا حال اپنا مین اہدیت
کہ بیرہن مین ہے قائم اب تک اسکی بو

تمہاری پاس جس بیٹیا مہربان مین تو
بیہ کرتی کی جانون کی ایجان جو نقصان ہو

ادا و ناز کرشمہ جفا و غالب بس
جبین و خال و غضب برق خانمان ہین تو

دو کاکل و دو بناگوش ہین و چشم سیاہ
دو ابرو دو رخ تابان بلاے جان ہین تو

ذرا تو بام پہ آ کر دکھا دو رخ صاحب
تمہاری دید کے مشتاق سب یہان ہین تو

فغان و نالہ آہ و قلق الم غم ضعف
دو چشم خونفشان سے میری فغان ہین تو

نشان جو ہوتے ہین عشاق کے ہین سب مجھ مین
تو گن لی تو تجھسے اے رشک بتان ہی تو

گلی ہین اوسکی تماشا ہے کچھ عجب قاسم
جو پائے مرتی ہین تو آہ نیم جان ہین تو

عشق مین تیری اے صنم پھرتا ہو مین اب ہین تو
ورنہ بنت دیدہ قہر سے بعزت کو بکو

کچھ نہین یاد جز تیری نام ترا زبان پہ ہے
لگی ہے دل سے مگر گھڑی لحظہ بلحظہ تو ہی تو

محفل خوشنما ہے گر رونق انجمن ہے خوب
تجکو خوشی ہو پر تبھی جب گھڑی ہو تو رو برو

ایسی نہین ہے جا کوئی جس مین گذر گیا
پر نہ ملا پتا ترا تجکو تو اے خجستہ رو

بر سر راہ ہون کھڑا تیری ہی انتظار سے
ہجر کے درد سی بچا ہو جا آ کر کے دو بدو

پائی ہی عرق مین جو مہکی تیری اے دلربا
لالہ و گل مین ہووے کب بلکہ گلاب مین وہ بو

قاسم جان عدا تیرا دل سے ہے تیرا مبتلا
ملتی مگر نہ تیری اسکو رہی ہے آرزو

کسطرف ہمسی سب نہان ہے تو
اے مکین کیونکہ لامکان ہے تو

ہمسی ایسا نکر تو اے پیاری
گلہ تو شدہ گاہ عیان ہے تو

جس جبیں ہو سکے جمع سمجھتا ہے — اسقدر ہمسے بدگمان ہے تو
ہمکو با دختران سے کر آمیزش — مست و ہان مثل بوستان ہے تو

کیا کہیں حال اپنا ہے تا ہم
مگر اشمیدہ ہے پنہان ہے تو

نہ آئی تجھکو سبھی باغ سے شتاب کبھو — گر آیا خیال جدائی سے اپنی کمال کبھو
تمام عمر کٹی میری ہجر میں ہائی — پہ حیف سو نہ گئی گال گل جمال کبھو
ہزار لب سے ہیں شکوے ترے نا گفتہ — ہوں انتظار میں پاؤں تری جمال کبھو
نہ سیر دو گھڑی دیکھا کبھی کمال ہائی — خدا بچاوے ہمیں آمدی تری زوال کبھو

محال غم سے ہو ٹا تھم کا حال ابتحال
امیدواری ای رب کیا کمال کبھو

چشم سے اشک ہیں رواں اثر ہی جگر — شور ہے اسکا دشت و دشت کوہ بکوہ
عاشق زار ہوں ترا جلوہ حسن دکھا — شوق ہے میرا اسطرح یار اب ہو جا دو بدو
نرگس سے خستہ جو گیا ہی تجھکو — عقل اب آگئی مجھی یا تو بلالی رو برو
بجگیا لاغری سے جسم کو غاشق — ہر رگ استخوان میرا تار رشتہ ہی ہو بہو
روتا ہوں میں تیری جدائی میں — مرتا ہوں ہو نہ تا تجھی جلد جلد کبھو
میں ہوں عاشق عشق کا گھر ہی دل میرا — یا رہی اسطرح سنگ سے لب سے ہو بہو

حال سایہ ہی [illegible] مشرقی

سر سے رکھا درد و غم تازہ بتازہ نو بنو

زلف سے بکھری پڑی یا چاند پہ بالا ہی یہ
یا کسی ناگن ہی کا یا مست متوالا ہے یہ

سر سے انکھوں میں لگا سیتی قیامت دوسری
سرخی ہی منہ پر غضب یا ایک گل لالا ہی یہ

روتے روتے رات بہ سینی کہا شور و فغاں
سیہ چلا چشموں سی اب طوفان کا نالا ہی یہ

چھوٹی اور کاکل نے تیری جسکی دل کو ڈس لیا
ہے نہیں ہرگز نہ جی لیں ناگ ایک کالا ہے یہ

تیر سے تر کمانسی قاسم لگتی ہے سنگی پر غضب
سی نگہ ترچھی غضب اور کاکل کا بالا ہی یہ

اگر ہی تو اس دل بیمار کو دیکھیہ
ہوں طپیدہ میری آزار کو دیکھیہ

نہ جلا ہجر کے آتش سی مجھے
رحم سی اپنی تو لاچار کو دیکھیہ

روز کرتا ہی تو وعدہ ہمسی
ای صنم گاہ تو اقرار کو دیکھیہ

ایک دم میں ہوا ہیجان و اللہ
تیری گیسوی سیہ مار کو دیکھیہ

ظلم اتنا تو نہ کر قاسم پر
عاجزی اکی تو دیکھیہ اپنی اس بیمار کو دیکھیہ

ماری ہیں اوسنی کس شخص پہ تلوار کی ہاتھ
ہو نہیں آلودہ ہوئی ہیں جو ستمگار کی ہاتھ

آہ کیا پوچھتی ہو حال بتایی کا مرے
دیکھا دستوں دل اوس بت عیار کی ہاتھ

دل و دین صبر و خرد آہ لوٹ دی تہی
آج ہم کوچہ جانان سی لوٹی چہار کی ہاتھ

جوش ڈرا ہی یہاں خون نے اس کے خدا
سیکھتا ہی وہ کوئی روز سی تلوار کی ہاتھ

تمنی جو وقت کی لی ہاتھ میں اپنی تلوار — خوف سی کانپ اوٹھی آنکھ بیمار کی ہاتھ
اوسنی اب تیوری بدلی ہی خدا خیر کری — کسکو کرتا ہی وہ ایک پلمیں صفا مارکی ہاتھ

قایم جو شور مچایا ہی فلک پر تمنی
دیکھی شاید کہ حنائی کسی دلدار کی ہاتھ

کوئی ہمدم نہیں میرا جز آہ — غم دوری سے یہ کری جانکاہ
ہوں شہید اکبر اوسکی خنجر کا — مژہ کے مارے اوسنے بسم اللہ
عشق میں تیری حال ہے بیحال — دلربا رحم کر بحال تباہ
حسن پر تیری ہی فدا عالم — جلوۂ رخ ہی تیرا مثل ماہ
سبز خط رخ پہ تیری کیا ہی سے — ہالہ اور ماہ سے بنام اللہ
ایک تیری وصل کا رہی ہے دھیان — ہی تصور یہی خدا آگاہ
ہجر نے آکے یوں جلایا اب — جیسی جلتی ہے آگ سی جون کاہ
کچھہ خبر یار تو نہیں لیتا — ابتو لازم ہے کر کرم کے نگاہ

ہی تیرا جان نثار یہ قایم
خدمتی ہی بدل تیرا اے شاہ

جلوۂ یار سے سبحان اللہ — دفع آزار سے سبحان اللہ
تیغ ابرو سی تیری ایجاد نے — خلق افگار سے سبحان اللہ
رخ پہ ہی خوش مسلسل گیسو — گنج بر مار سے سبحان اللہ

کیا ہی بیدرد ہے یہ دل میں چھپا ہجر کا خار ہے سبحان اللہ

رشتہ وصل اب نہیں ملتا کیسا یہ تار ہے سبحان اللہ

نامہ بر یار سے کہو تو جا وہ گرفتار ہے سبحان اللہ

غم سے بخشی ہے جو نجات ابد تیرا دیدار ہے سبحان اللہ

ایک عالم ہے تیری صورت کا جو خریدار ہے سبحان اللہ

کیوں نہ لیتا ہے تو خبر میرے کیسا دلدار ہے سبحان اللہ

جلد لے بزم میں تو اپنی مجھے کس لیے زار ہے سبحان اللہ

رحم کر حال پر تو قائم کے
جس سے لاچار ہے سبحان اللہ

میں تو ایک نرگس مستانہ کا ہوں متوالا ساقیا جلد جلد دی تو مئی کا پیالہ

سجدہ ہوے یہ بہت عشق کا سارا یا جھپ ہی اب یہ ہم دیکھتی ہو تو ہالہ

جلگیا جسم جو پھر آگ لگی برق میں جا رہ گیا آنکھ لگا کیسا یہ جو پیالہ

اس طرح ہی رخ پر نور یہ نکلا شستہ جس طرح گرد ہوا آتا ہی یہ ستی ہالہ

ہی یہ تحقیق ٹھیرا ہی یہاں کوی محبوس ہر طرف جو ناک کی شکل میں مثال پیالہ

عرش تیر آ گیا اور خوف ہوا کرنی کا یاد کر پردہ نشین تیری جو نکلا نالہ

داغ کیا ہی جو یہاں عشق میں گلہ ہو نکلی
اس لئے کو سی قائم کی آنکھوں لالہ

ہجر کی غم سی ہون طپان واللہ — دہیان تیرا رہی ہی شام و پگاہ
جستجو مین تیری ہر یک ہو — جا بجا گشت ہے خدا آگاہ
اب تو اس فکر سی رہا کر دے — ہر حق لطف کے ہو ہمہ گناہ
دیکھہ ایجان حال کو میرے — جز تیری وصل کی ہی حسنی تباہ
عمر سی اپنی مین ہوا مایوس — قتل منظور ہو تو بسم اللہ
دن گذرتا ہے تیری فرقت مین — شب ہون مین اور نالہ جانکاہ
ذکر تیرا مدام دلمین ہے — اپنی طفلی کے تو بتا دی راہ
عاشق جان فدا ہون مین تیرا — حال میرا ہے تجھہ بخبر بتاہ

حال قائم سی مت تغافل کر
شہ و کشور مین ہی سی اشتاہ

دل گھبرا سے میرا ذقن مین آہ — شب باقی ہین ہیہین بدن مین آہ
فصل گل آئی ہی ہر ایک بلبل — شور کرتا ہے اپنے چمن مین آہ
تلف پاسی مہری کل ہم — تنگ کی آتش مین ساری تن مین آہ
دیکھہ مت ... نظر سی حقیر — خرقہ و ... دیکھہ مین آہ
لب نازک کے دیکھہ کر سرخی — لعل شرما گیا یمن مین آہ
ہنس تن زلف کے لپٹ سی لپس — مشک پر قدرے ختن مین آہ
شوق عشقا جبین کسی جو تیری — عرق آ ہی گیا سمن مین آہ

کیا تبسم ہی کیا تکلم ہے
جان برباد یک سخن میں آہ
شعلۂ عشق دل پہ جب بھڑکا
سرو وہ ڈالا کوہ کن میں آہ
چاک داماں گل گلا کرنے
کیا نزاکت ہے اس دہن میں آہ

آہ بار نہ دل سی لا قائم
آگ لگ جائیگی اِس بن میں آہ

گلشن میں آج کسکی حکایات ہے واللہ
بلبل کے ہر ایک گل سی شکایات ہے واللہ
سوسن زباں سی ہی نکلی ہی پس ادھر
آسکی یہاں کسکی مدارات ہی واللہ
آنکھوں سی رقیبوں کی ذرا ہو گئی تو پنہاں
چل ساتھ میری جا تکی کیا بات ہی واللہ
جادو نے تیری غنوہ نے اور جلوہ گری نے
سیہ جرم کیا قتل اب یہ بات ہی واللہ

مانگی ہی دعا ہر گھڑی ہر بار یہ قائم
اس تیر نگوں سے ستمن کیا آفات ہے واللہ

کیا قد قیامت ہی کیا انداز ہے واللہ
اور جبیہ غضب لوہے کیا نازی واللہ
ہی زلف دو ابرو تیری او رز ہی
کھنچتے دل عاشق پہ یہ شہبازی واللہ
دل جاتا ہی سنتی ہی آواز ای دل
خنجر نے لیا ہاتھ میں جانبازی واللہ
ہی ہی میں شب وصل میں جب ہاتھ لگایا
بولا کہ طبیعت میری ناسازی واللہ

مردوں کو جلا دلوی ہی یکتا ہی قائم
جو بات ہے اوسکی وہ ایک اعجازی واللہ

کیا چاندنی چھٹکی ہوئی کیا رات ہی اللہ — گر پاس ہو وہ یار تو کیا بات ہی واللہ

اس وصل تمنا مین کٹی رات جو ساری — افسوس ہے ارمان ہی ہیہات ہی واللہ

ملنی سی تیری جستجو ہوا رنج و الم دیکھ — مشکل سی میری کٹتی یہ اوقات ہے واللہ

گر شکل دکھائی تو مجھی پھر خدا یار — بہتر نہ کوئی اس سی عنایات ہی واللہ

ایک لب کی ہلانی سی ہوی سیکڑوں زندہ — کیا تجھ مین بزرگی ہی کرامات ہی واللہ

یکبار کبھی یار سی تو نی نہ ملایا — ای بخت میری تجھ سی شکایات ہے واللہ

لیتا نہ کبھی نام محبت کا مین قاسم
گر دیکھتا الفت مین یہ آفات ہے واللہ

انداز غضب جس پہ آفات ہی واللہ — سر مری لگا اسکو ہمین ظلمات ہے واللہ

وہ قاتل خونخوار کہ جب نکلی ہی گہر سی — چلتی ہین غضب اوسکی تو ایک بات ہے واللہ

حیران ہوا دیکھ کی تصویر مصور — لکھنی مین نہین آتی ہی کیا گھات ہی اللہ

فرقت مین تڑپتا ہون مین اور گنتا ہون تارے — بن یار نہین کٹتی یہ اب رات ہی واللہ

عاشق مین ہوا جبسی سون اوس لالہ جبین کی — بلبل کی بوستان مین حکایات ہی واللہ

ٹھوکر سی کری مردیکو ایک پلمین وہ زندہ — کیا پاؤن مین اوسکی یہ کرامات ہی واللہ

ملتا نہین قاسم ہمنا تجھی پہلی تو ہمن سی
گر دل دیا پھر کیون یہ شکایات ہی واللہ

مین تیرا بندہ ہون تو میرا شاہ — تیری رحمت کے لبس کیون ہون گناہ

فضل سے تیری کام وہ بن آئی
اے خداوند قاضی الحاجات
جو کہ فرمایا آپ ہے تو نے

جستی کونین میں ہو میرا پناہ
حال دل سے ہی میری تو آگاہ
ہو کے رہبر دکھا وی راہ

[illegible]

[illegible] سے [illegible]
[illegible]
دل عبادت سے حق کی تازہ رہے
ہمتی مرد و عین جا کو ڈالا

[illegible] کا بدن ہی سیہ
[illegible] میری سم تن ہی سیہ
مشق طاعت کا بس چمن ہی سیہ
[illegible] کیا کہ ایک کفن سے سیہ

بولا قاسم سے اوسی مل الجان
[illegible] کہ کیا سخن ہی سیہ

مجھ عاجز و بیچارہ کا سبحان تو ہی ہی
جب جلوہ دکھایا تو نی موسی کو [illegible]
آدم کو جو اس خاک کی پتلی سے بنایا
قدرت کا تیری مجھ سے بیان کیسی زبان سے

روشن ہے سب جہاں میں قرآن تو ہی ہے
حیرت میں [illegible] سلطان تو ہی ہے
سب [illegible] ای رحمان تو ہی ہے
سب عالم و دنیا کا نگہبان تو ہی ہی

رہتا ہی تیری یاد میں قاسم سیہ ہمیشہ
قرآن جو دیکھی ہی دل و جان [illegible]

کرنا ہی جو کچہ آج وہ کر جاینگی ہم بہی
سر کاٹ کی در پر تری در جاینگی ہم بہی

یاران فنا منزل مقصود کو پہونچی
اس راہ سی اکروز گذر جاینگی ہم بہی

دم بہر تو صبا شہر کہ ہمراہ دم سحر
جاویگی تو جس راہ اودہر جاینگی ہم بہی

جس طور کہ دل لیکی ہمراہ کرتی ہو نکلا
لی بوسہ لب صاف مکر جاینگی ہم بہی

دکہلاتا ہی لیا اب تو یہ انکہین ہمیں ہم
صحرا کو اسی شکل سی بہر جاینگی ہم بہی

محفل کو کیا جاتی ہو در ہم و بر ہم
کستی ہو جو ہر بار کہ گہر جاینگی ہم بہی

کیا غم ہین لاکہون ہی سی قائم گئی ماری
اکروز اسی طور گذر جاینگی ہم بہی

کون گلشن مین آنی والا ہے
جسکی لالی کو آج لالا ہے

تیری ڈسنی کو ایدل اشیدا
زلف ہے یا کہ سانپ کالا ہے

گلتی ہی پار ہو گیا دلکی
تیر مژگان ہے یا کہ بہالا ہے

طفل اشک اپنا کیون نہ ہو چنچل
ہمنی انکہون مین اسکو پالا ہے

زلف اور رخ سی تری شرمندہ
مشک چین مین چمن مین لالا ہے

سمجہیو اسکو تو نہ شیشہ می
محتسب بغل مین چہالا ہے

دشت وحشت مین اپنی ای قائم
ہم ہین اور فوج آہ و نالہ ہے

ناصحا بہر خدا جا اوسی سمجہا تو سہی
کہ دم مرگ ذرا اسکو کہلا تو سہی

میری بالین پہ دم نزع او سی آئی ہمدم | جذبۂ عشق مرا کہینچ کی لایا تو سہی
ایک ٹہوکر مین تیری معجزۂ عیسیٰ ہے | لاشۂ عاشق بیجان پہ ذرا آ تو سہی
گرچہ ظاہر مین چلی گر سی خفا ہو میری | دل سی کیسطور تو جاویگا بہلا جا تو سہی

بس ملاقات ای قائم ہوئی اسکی گلر سی
مدعا دل کا اس عمر بر آیا تو سہی

تیری الفت کا جو نشانہ ہے | اسلیئے دل پہ غم کا خانہ ہے
دیکھ محراب تیری ابرو کا | جا بمن مسجد مین زمانہ ہے
جبسی عاشق تیرا ہوا ہون مین | تب سی جنگل مین میرا خانہ ہے
تو نے کی بیوفائی جو مجھ سی | اوسکا ہر جا پہ اب فسانہ ہے
تیری محفل کا دیکھ ذرۂ نور | دل اب اوسکی طرف دیوانہ ہے
جلوۂ خال کے تیرے آگے | حسن عالم کا ایک بہانہ ہے
عشق مین تیری یہ ہوا حاصل | لعن و نفرین کا دل نشانہ ہے
بزم کا تیری ڈہنگ ہی کیسا | جو ہر ایک اوس طرف روانہ ہے

ہجر مین تیری ہے پڑا قائم
مرض کا اسکو تو بہانہ ہے

سینی ای یار تجھکو جانا ہے | جس جگہ پر تیرا ٹھکانا ہے
حسن مین تیری کیا ہی اعجاز | جسپہ قربان سینہ مانہ ہے

مجکو محروم اپنی درسی نرکیہ | سترا ہو فیض آستانا ہے
اکدن مانگتا اوسی جو بوسہ | لگا کہنی کہ چل دیوانا ہے
اپنی عاشق کو ای میری بہ رو | جلوۂ حسن پر دکہانا ہے
مین تو حاضر ہون ہر طرح تجہسی | بس عبث میرا آزمانا ہے

قاصدا پاس اب تو قایم کے
تجہی اوس بے خبر کو لانا ہے

چمن مین یاد آ اوس گلبدن کی | سیہ ہجر کی آگ ہیہ داغ کہن کی
فقط کافی ہے یہی زخم تن کے | تیری کشتہ کو کیا حاجت کفن کی
بجز خال لب رنگون کسی نے | نہ لی لذت تیری سیب ذقن کی
اسے لادی چہوکری ہی دشت جنون مین | تیری صحرا نوردی مین ہرن کی
دکہا کر گوہر دندان کسی نے | مٹا دی آبرو در عدن کی
مجہی لکہتا ہے مجنون خط مین قبلہ | سیہ شہرت ہے تیری دیوانہ پن کی
نہ کہولا اوسنی پیچ زلف پر خم | تہ چل مشکل ہوئی مشک ختن کی
بس از مردن ہی دیوانہ نی تیری | اوڑا دین دہجیان تار کفن کی

کہ قایم نے بجز کنج لحد کے
جگہہ پائی نہ دنیا مین امن کی

عاشق کے آگر دیدۂ گریان نہو وے | پیدا ہی صدف مین در شہوار نہو وے

کیا جانی نمک پاشی زخم دل ناداں | جس پاؤں میں آزار سر خار نہووے
معلوم جنوں ہووے تیری بات درازی | جب نام کو بھی جیب میں اک تار نہووے
جو خواب میں دیکھی تیری زلفوں کی درازی | تا صبح قیامت کبھی بیدار نہووے

شیشہ بھی ہو قایم بھی ہوا اور بادۂ گلرنگ
ساقی بھی نہ کچھ لطف اگر یار نہووے

جب سی ہمنی ایک نظر دیکھا تجھی | جس طرف دیکھا ادھر دیکھا تجھی
وقت مردن بھی نہ لی تونی خبر | نالہ و فریاد کر دیکھا تجھی
فاتحہ کو بھی نہ آیا قبر پر | بے مروت بی خبر دیکھا تجھی
کچھ نہ دھویا یار کے دل کا غبار | موج نیل چشم تر دیکھا تجھی
ہی دل مضطر کو جس سی پیچ و تاب | بال کھولے بام پر دیکھا تجھی
تخت پر بیٹھا تجھی دیکھا کبھی | گاہ ہمنی دربدر دیکھا تجھی

کچھ نہ قایم تو نے دکھلایا ہنر
جا سرکار الٰہی نہ دیکھا تجھی

نہ آسمان کی ہوئی ہم نہ اور زمین کی ہوئی | نشان نقش قدم جم گئی و من کے ہوئی
نہ قبر پر مری نرگس کا پھول رکھتی کوئی | ہم تو کشتہ ایک چشم نرگسیں کے ہوئی
نہ ابرو میں کے میں قاتل نہ خنجر کا نکی | شہید ہم تو کسی یار نازنیں کے ہوئی
شہید کر دیا خود آنسوؤں نے نظارہ | حسود رشک سے آنکھ آستیں کے ہوئی

تو حسن پہ ہو مغرور مرا کہنا مان — کہ سیکڑوں ہی پری رو تلی زمین کی ہوئی
نہ زینہار ہوا نام روشن اونکا یہاں — اگرچہ شاہی میں انگشتری نگین کے ہوئی
محاق الم نے کیا لحظہ میں ہلال اونہیں — جو اپنی جلوہ میں وہ ماہ چودھوین کے ہوئی
چھپاتی چرخ پہ اینہیں سی نہ مہ خورشید — کہ جب سی یار ہم اس آہ آتشین کے ہوئی

نہ میر کیونکہ ہو قائم ہم عشق بازوں کے
مرید جان سی اوس کاکل عنبرین کے ہوئے

درد دل ہی ہی درد سر ہی ہے — سن تیرے سوزش جگر ہی ہے
آج مرتا ہے وہ تیرا بیمار — رشک عیسی تجہی خبر ہی ہے
دل ہے سوزاں نہیں تب غم سی — فرط گریہ سی چشم تر ہی ہے
دون رگ گل سی کسطرح نسبت — اوسکی دیکہو نہیں کمر ہی ہے
منفعل عارض و جبین سی تیری — مہر انور ہی ہے قمر ہی ہے
عشق میں مذمت کری ناصح — کچہہ خدا کا تجہی خطر ہی ہے

سنک گیا نالہ کرکے تو قائم
آہ سوزاں میں کچہہ اثر ہی ہے

کیا عجائب جلوہ دلدار ہے — مہر و مہ کو جس سی ہی انوار ہے
آنکہوں میں مژگاں کہوں یا کہ خدنگ — ایک نظر میں سینہ تو دل کی پار ہے
دی اوٹھا منہ سی نقاب ای مہر وش — تیرا عاشق طالب دیدار ہے

بیخبر تو حال سی اوس بیان — ہوں طپان اور غم سی اوس بن کا رہا ہے

قائم بیچارہ کے لینا خبر
تجھ پہ جو قربان سراپا ہے

نہ لوں میں مشک ختن زلف یار کے بدلے — نہ لاؤں گنج کو خاطر میں مار کے بدلے
بدلتی رہتی ہیں رومال چشم تر کی ولی — ہماری زخم دل بیقرار کے بدلے
اگرچہ شمع بنی ہی ہماری تربت پر — جلیں گے داغ چراغ مزار کے بدلے
جو سوز دل ہی یہی کیا عجب ہے مدفن بھی — دہوان سے نکلی ہی سارا غبار کے بدلے
جہان نمود ہو بس قحط سا الہی وو — ہماری چشم کو ابر بہار کے بدلے
شب فراق میں رویا ہوں مثل شبنم گل — گلی گلی میں اوس گلعذار کے بدلے

جو قدردان ہیں قائم وہ لعل کو کب لیں
ہماری لخت دل داغدار کے بدلے

چہرۂ پرنور سی زلف چلیپا چھوڑ دے — دیدۂ خورشید پر شبنم کا پردا چھوڑ دے
تھا مسکرا ایکدن قدم پکڑی جو میں یار کے — زخم کہا کر بولی ہم سمجھی تجھے اچھا چھوڑ دے
دیکھ لو کیسا تڑپتا ہوں کبوتر کی مثال — نیم بسمل مجکو کر بہر تماشا چھوڑ دے
بوسہ مانگا تو لگی کہنی کہ ابھی دینگی ہم — ناحق اتنی گرم جوشی کا تقاضا چھوڑ دے
مت دلا سودا ئے بازار محبت مول لے — سود میں اسکی ضرر ہے اسکا سودا چھوڑ دے
مرغ دل خود دام کاکل میں پہنسا ہے پر نگار — ای صنم تو پیچ اب زلف دوتا کا چھوڑ دے

خاری سی کر بسر قایم چمن سینی مین آج
مثل بلبل عشق گل مین شور غا چھوڑ دے

ہی ابر خجل چشم گہر بار کے آگے
سیماب ہے بی تاب دل زار کے آگے

ہے خال سیہ لعل لب یار کے آگے
یا زاغ خرامان ہے سیہ گلزار کے آگے

ہان کبک خجل ہے تیری رفتار کے آگے
طوطی کی زبان لال ہے گفتار کے آگے

اوس چہرۂ تابان کی مقابل نہین خورشید
ہی زر کا نہین مرتبہ زردار کے آگے

یون دیکھی ہی آنکھین تیری قایم دل رنجور
بیمار کا جون حال ہو بیمار کے آگے

صحبت صاحب تاثیر سی کیا ہوتا ہے
غیر کے ذلت و توقیر سے کیا ہوتا ہے

پست ہو جانی سی بہتر نہین انکو عروج
منصب حشمت و جاگیر سے کیا ہوتا ہے

کنج مرقد ہی نصیب عاقبت اسکندر
قصر ایوان کے تعمیر سی کیا ہوتا ہے

نہین مٹتا ہی مٹائی سی لکھا قسمت کا
آگی تقدیر کے تدبیر سی کیا ہوتا ہے

سینہ مجھکو ڈہانکی تیرا بیمار یہی کہتا ہے
دیکھی پردۂ تقدیر سی کیا ہوتا ہے

نعرہ وقت قفس مین تہا سہ ایک بلبل زار
کہتا تہا خنجر و شمشیر سی کیا ہوتا ہے

مین تو اوس کاکل خمدار کا ہون حلقہ بگوش
حلقہ طوق گلوگیر سی کیا ہوتا ہے

کب وہ سنتا ہے اسیران چمن کی فریاد
شورش نالہ زنجیر سے کیا ہوتا ہے

کام سب وقت پہ ہوتی ہین یہ قایم اگر

اس تیری عجلت و تاخیر سی کیا ہوتا ہے

چمکی جو برق آہ دل بیقرار کی
چادر میں آگ لگ گئی ابر بہار کی
چومی صبا رکاب نہ جس شہسوار کی
پہر کیونکہ دست رس ہو ہماری غبار کی
دامن تلک اوسکی پہونچوں میں جب تلک صبا
برباد خاک ہو گئی مجہ خاکسار کی
قید قفس میں مر گئی سینہ کہلی عندلیب
دامن ہماری رہ گئی حسرت بہار کی
کہتا تہا میں کیونکہ توسن گردوں کی ٹہوکرین
قابو میں ہوتی اپنی جو باگ اختیار کی
دیکہا تو ایک جنبش چشم نگار سی
گردش میں غرق آگیا لیل و نہار کی

موتی بہرے ہیں اشک کی آنکہوں میں اے قایم
خوش ہیں ہی مجکو دیتا ہوا کے

درد فراق یار سی چشم اشکبار ہے
گردن میں موتیوں کا پڑا اپنی ہار ہے
ہمکو کہاں ہے طاقت پرواز تا چمن
ہر چند شور آمد فصل بہار ہے
ای شمع بعد مرگ بہی تربت میں میرے
داغ جگر ہی اپنا چراغ مزار ہے
لکہتا ہوں خط میں وصف سر زلف عنبرین
نقطہ ہر ایک دانۂ مشک تتار ہے
دامن تک اوسکی پہونچی غبار اپنا کب کہ وہ
توسن سمند باد صبا پر سوار ہے
جل جل کے آتش غم ہجران میں شمع رو
ہم خاک ہو گئی تیری دامن غبار ہے

پانی بہی منع قید قفس میں تو ہوتا ہم
موتی ہمارے اشک کا خود آبدار ہے

بہت معلوم کیا دل میں نہاں ہے — کہ ہر تار نفس آتش فشاں ہے
میں ہوں ممنون اس چرخ کہن کا — کہ گور بیکسوں کا سایہ باں ہے
مجھے مجنوں بنا ای رشک لیلیٰ — اکیلا چھوڑ کر جاتا کہاں ہے
کملی سے کسی جعد عنبرین بو — معطر جو دماغ بلبلاں ہے

غزل میں کیوں نہ قایم خاں کی ہو سوز
کہ وہ ایک شاعر آتش زباں ہے

الفت دنیا کے القایم تمنا چھوڑ دے — دمبدم کرنا دلا اوہام بیجا چھوڑ دے
میں وہ کشتہ ہوں کہ ہو کر میں جیوں تیری قسم — قم مری تربت پہ کہنا تو مسیحا چھوڑ دے
گر لب جاں بخش کو اپنی ہلا دو تم ذرا — خضر بھی آب بقا کا اپنی دعوا چھوڑ دے
بزم میں تیری ای دم سی لطف ہی ورنہ فلک — شیشہ خورشید کف کی تحات چھوڑ دے

اسقدر گشتہ طالع ہوں میں قایم بعد مرگ
دفن ہوں جسجا وہ اوس جانب کا رستہ چھوڑ دے

جب اوسنی بہری زلف گرہ گیر میں موتی — ہمنی بھی جڑی اشک کی زنجیر میں موتی
کو عشق کی دریا میں لگایا تو نی غوطہ — پر اپنی کہاں لکھی ہیں تقدیر میں موتی
ای گوہر ناسفتہ تیری وقت تکلم — جھڑتے ہیں لب لعل سی تقریر میں موتی
گر دلسی لگا تاک نہ جک جک کے ثریا — چھوڑ کے تیری دیکھ کے تصویر میں موتی

انکلی سی سکتی ہیں جڑی اشک کے قطرہ

قایم کو ملی عشق کی جاگیر مین موتی

اب صحبت بد مشکل سے دلشاد کرینگے | اور رشک قمر تیری نہ ہم یاد کرینگے
بے یار ہر اک برگ چمن کے میرے دل پر | صد زخم زنے نشتر فصاد کرینگے
اب دل مین سمایا ہے میرے کو وہ قد رعنا | کب چشم مین جا گہہ قد شمشاد کرینگے
اس آتش پنہان کی دلا تاب نہ سہی جا | کب تک مین جا نالہ و فریاد کرینگے

زنہار کبھی ربط نہ دشمن کی ہو قایم
جب حضرت باری نہ فریاد کرینگے

فرش اسکے تو تنکا کروں ہوں نہ بچھانا | رحل جسطرح سے کبھی کوئی قرآں اُسکے تلے
سمجھو شاید سے میری خونکا بہانہ ظلوم | دست رنگین جو چھپا لیتی ہو وہ ابکی تلے
گشتہ چشم کسیکا ہوں چمن مین یارو | چھائی قبر میری نرگس حیرانکی تلے
اوسکی تصویر جو نقاش ازل نے کھینچی | سو وہ پہرتے ہی میری دیدہ حیرانکی تلے

یاد کر قد کو زمرد کے سبب قایم دلمین
خوب دیا مین جڑا اسکے سرو گلستانکی

اگرچہ سر ہمگین قاتل تیری شمشیر کی ہے | لیکن کب ہماری دیکھی تقدیر یہ کام ہے
چھپایا تو نے ہمکو اپنی تیغ تلے لیکن | تختی کے سینہ مین تو تیری تصویر لگی ہے
مین وہ اللہ اکبر کشتہ شمشیر قاتل ہوں | کہ مدفن بھی مجھے مدد نالہ تکبیر ہوتی ہے
لیس زنجیروں سے کیون ارادہ مجنون کا | کہ جسکو ڈھونڈنا ہے جو دیکھو در زنجیر لگی

اوجڑانی والی اوس کوچہ مین خلق ای یار
نہ لائی آہ خاطر مین کسی شاہ وگدا کو ہم

کہ ماری ہنسو کرونمیں جس جگہ اکثر پہرتی ہے
الٰہی پہر ہمکو ہر جا حرص کی تو پہرتی ہے

نہ ہوگا مہربان کب تک وہ دیکھین گے قاسم پر
ہماری آہ بہی ہر دم گریبان گیر ہوتی ہے

اوسکی ملنی کی نہ کچہ تدبیر ہے
کاکل پیچانکو تو مت پیچ دے
ایک ذرا بہاتہا تو اوٹہوا دیا
مت تو شہباز نظر کو چھوڑ اب

ہمسی یار و پیر گی تقدیر ہے
ہم جانکی واسطے زنجیر ہے
ای ستمگر یہ مری تو تیر ہے
مرغ دل تیرا تو خود نخچیر ہے

تجہ سے قاسم ہے جدا کیسے صنم
گرچہ سر اسکا تہ شمشیر ہے

یاد صنم تیری نے مارا مجہی
کیا ہوا گر سارا من ہو نگہو یہ عو
تیغ وسنان کسلئی کرتے ہو وا
ہنسی مرے آگی قرین سیم تن
کل تو ہو نرگس کا مرے قبر پہ
برق نہین جس رخ پہ ای ہمدمو
ستا ہم کے پردہ مین بہی آفتاب

دل مرے سینہ مین ہی پارا مجہے
نگہت مو عنبر سارا ہے مجہے
ساقی سے چشمو کا اشارا مجہے
دوستو یہ کب ہے گوارا مجہے
یار کے لطف رو نے مارا مجہے
آہ کا دیکھی ہے شرارا مجہے
زلفوں مین نہ دکھا تمہارا مجہے

تیر گے ہے ضعف سی چشمون میں اب
آسمان دیکھی ہے ستارا سے مجھے

قائم اب کیون نہ رہون کوچہ مین
اور نہ کسی جا ہے گذارا سے مجھے

غالب سی میری عشق کا اب نام نہ چھوٹے
اور جان بہی چھوٹے پہ وہ گلفام نہ چھوٹے

صحرا کو نکل جاؤن مین مجنون کی طرح اب
دیوانہ پنی کا میری تا نام نہ چھوٹے

فریاد یہ کرتی ہی گلستان مین بلبل
صیاد کے ہاتون سی کسین دام نہ چھوٹے

یہ عرض ہے تجہ سی میری ساقی ذرا سنلے
جو منہ سے محبت کا میری جام نہ چھوٹے

قائم تیری الفت مین ہوا بہت لاچار
اب تنگ تو دی سری ایک گام نہ چھوٹے

جسنے دیکھے نہ کبھی لعل و گہر کے ٹکڑے
دیکھ لے آکے میری لخت جگر کے ٹکڑے

کھینچ مسی سی لعاب مان کہا ای گلچین
صاف ہو جاونگی اب دیکھ سحر کے ٹکڑے

یاد آتی ہے تیری جب وہ مجھی ابرو کمان
وہین ہوتے ہین میرے سینہ سپر کے ٹکڑے

لوٹ اوٹھا ہا تہ سی اوس تیغ کی لت اوچکے
اشک مین دیکھیا ہین دیدہ تر کے ٹکڑے

کیون نہ افلاک پہ ہو شور رہا اے قائم
آب کرتے ہے میری شمس و قمر کے ٹکڑی

کون رہتا ہے سیر چمن رشک قمر گلزار سے
حسن کا پہر سو لکھا جسکے لیا بازار سے

کس سے تشبیہ دو غنچہ اوس لب معنبر دلا
یا کہ لنگ مشک ختن یا نافہ تاتار سے

عالم ہستی سے لے تا عالم حامی ملک
دیکھ لے جس قد شمشاد جاناں کی طرف

لی چلی دل یہ گشتنا گل کے غمکا خار ہے
آسمان اوسکا بنا مسدانین سولی دار ہے

شک مجھی ہوتا ہے قایم دیکھ خم ابروی یار
یا یہ ہے قوس قزح یا تیغ جوہر دار ہے

[illegible] نئی
بلبل چمن میں کرتی ہے فریاد اج یہاں
وارد ہوئی جو پاس میری حضرت جنون
بیمار ہوں میں عشق کا کیا دیکھی ہے طبیب

بہتی ہیں میری چشموں سے طوفان نئی نئی
صیاد کر رہا ہے جو سامان نئی نئی
سرقت دکھاتی ہیں بیابان نئی نئی
کیوں کرتا ہے علاج تو نادان نئی نئی

رہتا ہے یاد میں تیری قایم یہ سرگری
تو نے کئی نہ وصل کی سامان نئی نئی

صبا لگئے کسے بو کو بکو ہے
خبر کسکے آنے کی ہے باغبان سے
نہ دی جنبش ابرو کو ہر دم تو قاتل
نہ تا لگا زخم پر اور نہ جر ہے

معطر دماغ جہان سو بسو ہے
چمن میں مہک تیرے اک گلسی بو ہے
میری چشمیں کافی نگہ تیز رو ہے
ن تافی یہ قاتل کے لب ہو بہو ہے

نہ قایم رہا کوئی دنیا میں قایم
تجھے بحر الفت میں کیوں جستجو ہے

آنکھیں سیاہ ہیں کی لو ہے گرداب بات ہے
بجلی چمکی یاد اگر جی ہنگی کاری رات ہے

سیاں مرا جوگت کا وی ہین جوگن ہو جاگا وے
خاک کا پتلا کھلونا بنایا آدم نام دھر آیا ہے
اگی تمنی کیا اور کیسی مکھ دکھلاوگے

پدر سیاں منہ کو دیکھیں ہیں چھوڑ و گلی ساتھ رہے
آدم سے جب دم گیا تو خاک کا خاک سے گا ساتھ رہے
جب تو پوچھی کا تجھ سے حساب ملیگا ہات رہے

قایم تمنی کیسے کری اور کون فکر ہین تھی ہو
جیسے کرنے ویسے بھرنے وہان نہ پوچھی ذات رہے

کوچہ جانا ن مین میری اب رسائی ہو گئی
جو لی ہی مسکی ہوئی بس آج تیری گلبدن
لیگئی گلشن مین تو کس کلید لگی بو صبا
ای سیجار و تیری دیکھی سے الکو قرار

بعد مدت کی عزیزو اب جفائی ہو گئی
دی بتا کسی تیری اب تہا پائی ہو گئی
بلبلو نکی گلسی ایکدم مین جدائی ہو گئی
اس مریض عشق کی کامل دوائی ہو گئی

ازرد قایم کو ہی ملنی کی تجھ سے تھی امید و
سمجھا کسو اسطے اپنی شنائی ہو گئی

خیال شب بھی یار کا خواب مین ہے
دکھائی جب سے کہ زلف دوتاری ظالم
ہی بزم گرچہ یہ ابتر دلی تو سن زاہد
خوشی ہے میری بھی قتل کر ثواب اگر
نہ جان دل میر القصہ وارای ناصح
سی میکشی کا عجب شوق شیخ جو صاحب

یہ دم نام عذاب دم حباب مین ہے
تبھی سے دل میرا ہر بار پیچ تاب مین ہے
عجب ہے کیفیت اس محفل شراب مین ہے
سبب سی ہجر کی یہ زندگی عذاب مین ہے
تو جانی کیا اسی یہ جسم یا صواب مین ہے
گناہگار تو عالم شباب مین ہے

ترا جو پایا ہے اس اپنے سوختہ دل میں — وہ لطف کاہے کو اے قاضی جو کباب میں ہے
ترا ہے طالب دیدار ہوں میں ہر دم — ہے حیف کس لیے عاجز یہ اضطراب میں ہے

ہے خال یار کے رخ پر میرے عجب قائم
کہے تو ایک ستارا سا ماہتاب میں ہے

جاتی ہے جان جان سے جانان نہیں ہے — ارمان ہے اسکے ملنے کا سامان نہیں ہے
میں خوب سمجھتا ہوں تیری سب یہ باتیں — سب اس سے کہو جو کوئی انسان نہیں ہے
عاشق تیرے دنیا میں ہزاروں ہیں میری جان — پر مجھسا کوئی عاشق بیجان نہیں ہے
غیروں سے جو ملتے ہو جلاتے ہو مرا جی — کچھ ہمکو تیرے ملنے کا ارمان نہیں ہے
بستی ہے اس آنسو کی غدر نا کوئی ہرگز — سیلاب سرشک ہے یہ طوفان نہیں ہے
بدنام کیا مجھکو تیری چاہ نے جانان — واقف ہے میرے حال سے انجان نہیں ہے

لکھا ہوا تقدیر کا مٹتا نہیں قائم
اس عشق کا کرنا میاں آسان نہیں ہے

کوئی دلدار کا جلوہ بچشم غور کرے دیکھے — تو اسکے سامنے شمس و قمر کو بھی [illegible] دیکھے
ترا حسن نور بخش عالم ہے پر پوشیدہ بس — حسینے حور و غلمان اپنی اپنی آنکھ سے دیکھے
دل و جان اپنی دونو کر چکا ہوں [illegible] نثار — سمجھتا منفعت ہوں اسمیں کوئی ضرر دیکھے
[illegible] — اگر اسکے اپنی اپنا تو ادھر [illegible] دیکھے
[illegible] تیری جانان [illegible] — کسی کی [illegible] دیکھے

تیری فرقت میں جو آنسو گری ہیں آنکھ سی میری
تو کہتی ہیں یہ واللہ ہمیں ایسی گہر دیکھی

ای قائم حسن یار کا نظر آجاوی تو واللہ
نکل کر بحر سی خضر اور کوہ دشت و بر دیکھی

عجب ہے تجھ پہ وقت خوش نما اب شگفتہ دل جہاں چمن ہے
چمن چمن ہے چمن چمن ہے چمن چمن ہے چمن چمن ہے

یہ سلک گوہر جو سامنے ہے یہ عقد پروین ہے یا ثریا
در یمن ہے در یمن ہے در یمن ہے در یمن ہے

جدا انہوں سے نصیب جنگل لباس پارہ تو یہ سبب ہے
یہ ایک گفتن ہی یہ ایک گفتن ہی ایک گفتن ہے ایک گفتن ہے

مجھے ملا ہے جو عشق میں دشت تو قیس کو بھی اسی سبب ہے
عجب سخن ہے عجب سخن ہے عجب سخن ہے عجب سخن ہے

بتاوی کیا حال قائم اپنا کہ تیری دوری سی میری شیرین
یہ کوہ کن ہی یہ کوہ کن ہی یہ کوہ کن ہی یہ کوہ کن ہے

صورت میں تو بس تیری عجب سحر گری ہے
فرخندہ ملک ہے گویا یا حور و پری ہے

دیکھ اوسکی تجلی کو ہیں طالب دیدار
اس حسن پہ شگفتہ یہ شگفتہ قمری ہے

ہی کذب نہ تھا یوسف کنعان میں یہ جلوہ
یہ روشنی حقیقی جو تیری جان میں بہری ہے

چہرہ کی تصویر سی تو حیران ہیں مصور
کہتی ہیں کہ صانع نے کیا تصویر گری ہے

زلفیں ہیں دوتا ابرو ہیں خمدار یہ قاتل
اور چشم غضب بر ہیں جو بہت نک بری ہے

کب تجھ سی ملاقات میری ہووےگی دلبر
تسبیح میری اب تو یہ شام و سحری ہے

مائل بھلا کس طور نہ قائم کا یہ دل ہو
جو حسن میں ای جان تیری سحر گری ہے

کیا خوش سما بہار مین آیا بسنت ہے
ہر دل مین ہر بشر کی سمایا بسنت ہے

کہتی پہرین ہین بلبلین ہر گل سی جابجا
جو ہر ایک پہری نی رنگایا بسنت ہے

بیٹھی ہر ایک ماہرو پہنی بسنتی رنگ
مطرب نے بہی سرود مین گایا بسنت ہے

ہم بہی کہان الیاقی مطرب و عندلیب
شکر خدا کو ہم نی دکہایا بسنت ہے

ساقی پلا دی جام تو قائم کو دمبدم
جس دم مین ماہرویون کی بہایا بسنت ہے

ابتدا انتظار رکہا ہے
اسطرح بیقرار رکہا ہے

تو فدا لاکہہ گرچہ اوسکا ہے
پردہ اغیار یار رکہا ہے

آپ منصف ہون دلمین الصاحب
کسکا ظلم اتنا رکہا ہے

مین نہین جانتا ہون خود واللہ
ذکر یہ بار بار رکہا ہے

مجکو ملنی سی عار ہے میری
دیکہہ لی دل فگار رکہا ہے

تو نے ہرگز نہ کچہہ خیال کیا
یہہ دل دا عذار رکہا ہے

سن تو قائم کے بات دسی شوخ
زیست پر اعتبار رکہا ہے

کیا چمکتا ہے تیرا خال زنخدان کی تلی
کیا سرخی ہی تیری اس حنا انکی تلی

مین فدا ہون تیری رنگینی پہ ای جان من
کیا ہی جگنو سیہ چمکتا ہے گریبان کی تلی

دیکہہ لیسا کو و ذرا اپنی تو اوسدم ای یار
جو بشر لیتا ہی دم خنجر مژگان کی تلی

ہاں کہانی سی ہوا سرخ دہن اڑگیا رنگ گلکا — جیسی ہوتی ہی شفق لعل بدخشانکی تلی
صدمۂ باد خزان سی ہے طبیعۂ دل — آہ حسرت زدہ استادہ ہے بستانکی تلی
وصل یکبار میسر نہ ہوا قسمت سی — عشقنی لیکے دبایا جبھی ہجرانکی تلی

دلا تو اب تیرا کسی لگتا نہیں ای قائم
اسکو بہجائی اب کوچۂ جانانکی تلی

مجھے دھوم کس گل کی اب چار سو ہے — زبان پر جہان کے لبا تو ہی تو ہے
چمن زار مین آکے مینی جو دیکھا — نہ تیری سی خوبی نہ تیری سی بو ہے
بحر و بر مین تیرا شور رہتا — زمین سی فلک تک تیری گفتگو ہے
تیری رہ مین جسنے قدم آگے رکھا — وہ دونو جہان مین ہوا سرخرو ہے
نہ کر غیر سی تہم مجھکو پیارے — مین تیرا ہون عاشق یہ کیا گفتگو ہے
کھلا آج قسمت کا ہے باغ میرا — کہ وہ غنچہ لب شوق سی دوبدو ہے

دوئی دور کرکے ذرا دیکھ قائم
عیان ہر مکان مین وہی ہو بہو ہے

ای دل اب کسکا گرفتار ہوا جاتا ہے — بجبر الفت مین گرفتار ہوا جاتا ہے
جسکی خاطر تو ہوا رنج و الم مین مائل — وہ تو اب قاتل خونخوار ہوا جاتا ہے
دشت مجنون مین سنبھل پاؤن رکہ ای مجنون — نوک ہر خار سر دار ہوا جاتا ہے
ہان کوچہ مین نہ جا اوسکی دلا تو ہرگز — کیون تو رسوا سر بازار ہوا جاتا ہے

ہجر میں تیری جو بھو رہتی جان لگانی | دل ہی پر اب میرا بیمار ہوا جاتا ہے

کیا بلا ہے یہ تیری کاکل شکین کا بال | ناتوان تجھ سی ہی وہ مار ہوا جاتا ہے

صبر کر ہجر کے دن بھی بس اب قاسم
تجھ سے وہ شوخ جو بیزار ہوا جاتا ہے

کس پری رو کا گرفتار ہوا جاتا ہے | داغ فرقت کا طلبگار ہوا جاتا ہے

تیر مژگان کا لگا تیرا جیسی لگا ہی دلبر | سینہ ہی تختہ گلزار ہوا جاتا ہے

نام الفت کا زبان پر جو میں لایا تو کہا | مثل منصور سر دار ہوا جاتا ہے

اور کہتا ہوں نجاسا منی قاتل کے بہلا | کس لئے اب تہ تلوار ہوا جاتا ہے

تو تو تڑپی ہی تیرا ہجر میں اسکی قاسم
کس لئے تجھ سے وہ بیزار ہوا جاتا ہے

سر کو تا حشر کوئی گر لیں مر دن مارے | پر شیدہ ہو جیسی زلف کے ناگن مارے

نوح نالہ میں تیرا جینی سے دن پایا ہے | حشر یاں ہو لوگوں کی خوشی ہو عیسی کے سمند [illegible]

مار تیرا سکو اگر دیوی وہ جنبش ظالم | قمیص شیشوں کو کری ظلمین وہ پلٹن مارے

کیونکہ اس طفل برہمن سی بچی دل اپنا | فتنہ تاب قشقہ چندن مارے

عطر میں ڈوبے ہوئے سر کے گلے قاسم
کیون نہ انداز تیرا مجکو ای گلبدن یار

عشق ستاتا ہی تمہارا مجھے | اب تیری الفت نے لو مارا مجھے

اس تصور مین کٹی ہی روز و شب / کون سی دن آملی پیارا مجھے
عشق نی تیری کیا برباد یون / زیست کا باقی نہ سہارا مجھے
یہ رہا دل مین میری تا عمر بہر / پیار سی گا ہی نہ نکالا مجھے
غیر کے تو ساتھ پہری الصنم / پہر بہلا یہ کب ہو گوارا مجھے
عشق مین تیری ہت لی ہیرا سب / کر دیا عالم سی نیارا مجھے

یاس تو قایم کے آ نام خدا
سر گہڑی ہی خیال تمہارا مجھے

ملا نہین ہے وہ مجکو قلق اہی سی ہے / یہ سینہ غم سی ہوا میرا شق اہی سی ہے
شب وصال تو قسمت مین کب ہماری تہی / کہ چہا گئی میری منہہ پر شفق اہی سی ہے
ہوا ہی ہجر مین یہ طور میرا ایجا سے نے / نمود حشر کا ہمکو افق اہی سی ہے
نہ پاؤن دشت مین رکہا ای جنون مینی / یہ سامنی میری ہر لق و دق اہی سی ہے

ہوا ہی زہد کا پابند قایم مسکین
ولی زبان سی رب الفلق اہی سی ہے

بتا دے باغبان گلشن کہان ہے / جہان وہ غنچہ لب درفشان ہے
مگر ہین منقار مین بلبل تیری گل / نشان اوس بے نشان کا کر جہان ہے
مین پہرتا پہرتا ہون صحرا الصحرا / نہین ملتا کہین اوسکا نشان ہے
صبا جا با خدا اوس گل کی نزدیک / تو کوچہ ہجر و رکی سی عیان ہے

سخن آتا نظر مجھکو وہ ہمدم — کسی جا پر غرض وہ لامکان ہے
ہی کسکی سوچ میں ای بلبل زار — تو اوڑ جسطرف تیرا آشیان ہے

ہزاروں مر گئی مجنون سی مجنون
کہان قائم تیری تاب و توان ہے

تیری کوچہ کی منادی ہوئی دلدار مجھی — سیکڑوں ہو گئی دلبر ہیں آزار مجھی
میں تو سہلی ہی تیری ابرو کمان کا زخمی — آئی ہرتی ہی قضا بر سر بازار مجھی
قتل کرنیکو میری واسطے تو ای ظالم — کیا دکھاتا ہی خنجر خمدار مجھی
نہ ڈرانا مجھی ہر بات میں تو ای قاتل — بس کفایت ہی تیری ابروی خمدار مجھی
ہاتھہ کسکو کے لگایا جو میں اوسکی واللہ — سانپ سا ہو گیا ڈسنے کو تیار مجھی
تیری دوری سی ہوا حال یہ میرا واللہ — گل ہر ایک باغ کا دکہنی لگا ہی خار مجھی

ذبح کرنا ہی منظور جو قائم کا اگر
کیوں پھراتا ہی بہلا در بدر ای یار مجھی

محفلمیں میری آج وہ رشک قمر آئی — اک عمر میں بندہ کی یہ امید بر آئی
شب وصلمیں جانانکی جو گذری تو ہی یہ غم — کس واسطی فرقت کی اب ہوئی سحر آئی
لوٹا کسی تیغ تن میں جوانی ہی بخت — بس دیکھ کی قدرت اوسی حق کی نظر آئی
ای باد نسیم اب تو نہ جا پاس سی میری — اوس غنچہ دہن کی لیکن مدت خبر آئی

تعریف تیری حسن کی قائم سی ہو کیونکر

پیو کچی کی کلائی غضب لچک کھائی

بن یار میری دلکو تو آرام نہیں ہے — گاہی بھی مجھے وصل کا پیغام نہیں ہے
سمجھا تو اسے قاصد اجا کر وہاں کے خوب — وہ عشق میں پختہ ہے تیری خام نہیں ہے
پیاسا ہوں میں بہت سے تو اب جلد پلا دے — نزدیک تیرے ساقیا کیا جام نہیں ہے
ای بلبلو کیوں فکر نہ ہو شکوہ مجھے اوسکا — گلشن میں میری وہ گل گلفام نہیں ہے

امتیا سے خبر مجھکو تو قائم کی خبر لے
جز ذکر کے تیری اسے کچھ کام نہیں ہے

جب سے میری محفل میں وہ گلفام نہیں ہے — واللہ میری دلکو تو آرام نہیں ہے
میں یاد میں رہتا ہوں شب و روز اوسکی — اور اوسکی طرف سے کبھی پیغام نہیں ہے
مضطر ہوں بیقرار جگر سوختہ فراق — اس واسطے کہ پاس گل اندام نہیں ہے
مت دیکھ اوٹھا کر کے نظر اپنی اودھر تو — [illegible] وہ گل بلبل ہمدم نہیں ہے
لینا ہے خبر مجھکو تو آ جلد خبر لے — حالت میں میری سے دل بدنام نہیں ہے
رخصت ہوا آرام خرد ہوش سبھی — پہلو میں میری جب سے گل اندام نہیں ہے
کیا خوبی قسمت ہے جو ساقی سے ملی مئے — [illegible] شفا ہوگی یہاں جام نہیں ہے
لیل تو فکر کیا عمر کا کچھ اپنی بھروسا — اس ہستی کا زنہار یہاں نام نہیں ہے

نا حق ہی یہ فرماد دو ان سے تری قائم
کچھ ملتا اوس بت کے سوا انجام نہیں ہے

یاد مین اوس شوخ کی کٹتی ہین راتین ۔ چاندنی جسکی ہوئی یار انہین سات ہے
پہرتا ہی غیرونکی ساتہہ راتونکو ایمہ چہین ۔ تڑپون ہون بسمل مین سخت سیہ آفات ہے
تجہہ بنا ای گلبدن خار ہی مجکو چمن ۔ کٹتی ہی میری میان کیا بری اوقات ہے
پاتی ہی ہیتی خبر تیری سیہ رشک قمر ۔ غیرون سی تیری بہلا رہتی ملاقات ہے
سن پری تو ایدل فدا مجہہ سی سیہ ایک ماجرا ۔ عشق مین مت ہنس کبہی سیہ بری آفات ہے
بیلا چمبلی گلاب اوسیہ سارا چمن ہے ۔ کرتی ہین ہر وقت سیہ اوسکی ثنایات ہے

اٹہو آقا ہم سی بہر خدا دلربا
کیونکہ میری زندگی تیری ہی ایات ہے

اوسکی یار کی جدائی سی چشم اشکبار ہے ۔ رہتا مدام اوسکا ہی ایک انتظار ہے
مژگانکو اپنی جلد چہپالی تو دلربا ۔ خنجر ہر ایک اسمین رکہا آبدار ہے
کیا دلفریب جلوہ دلدار کا ہی یار ۔ جسکی سبب سی چرخ سیہ داغدار ہے
کیا ہو مجہی نوازی اگر مہربان تو ۔ کس واسطی کہ تیرا ہی سیہ جان نثار ہے
زلفین تیری ہی جسکی گردن مین میری اب ۔ دل خار غم سی بسکہ میرا خار خار ہے
مین منتظر کہڑا اس راہ ہون تیرا ۔ بیعہ نشین تو کسلئی ای شہسوار ہے
شرما گیا تمام گلستان جو دیکہا ۔ نام خدا عجب ہے صنم گلعذار ہے
جیتا ہون ایک تیری تصور سی فتنہ گر ۔ تجہہ بن خراب سیہ میرا روزگار ہے

ملتا نہین ہے کسلئی قائم سی العزیز

ملنی کا لب سے تشنہ ہی امیدوار

کس پری پیکر کا اب دل تو گرفتار ہے
جاتا رہا صبر و ہوش تیری کلہ دار
دلکو نہیں ہے قرار روتا ہوں میں زار زار
تیری ہی سر کی قسم کھا گیا اب مجکو غم
عشق میں تیری صنم حال یہ ظاہر ہوا
زلف دوتا چہرہ پہ کرتے ہی کیا ہی بہار

روئی سی تیرے ہم یہان مجکو سروکار ہے
انا یہ دل نہیں کیا میرا آزار ہے
سمجھ بنا ایسا ہر روز زیست بھی دشوار ہے
حال کو میری تو دیکھ کیون کری تکرار ہے
اپنا بیگانا ہر ایک سی مجہ سی جو بیزار ہے
گنج سعادت سے کسات مار دہولند ہے

گھا تو ہو مہربان قاسم بیچارہ پر
سخت پریشان ہے او بلا جار ہے

تمہارا خط و ادا اب روبرو ہے
نہ دنیا میں دیکھا تیرا کوئی ثانی
میری عاجزی دیکھ تو ای پیارے
محبت نے تیری ہی مجکو تو مارا
نہ محفل میں میری تو رہتا ہی پیارے
الگ لے تو اور موجود رہ جا

کر دسر جدا اب تو یہ آرزو ہے
تو نظروں میں سبکی میان خوبرو ہے
تو غیروں سی کرتا ہی کیون گفتگو ہے
تو منصف ہو خود دل میں جو دو بدو ہے
نہ کچھ آگی تیری میری آبرو ہے
یہ شہرہ مری جان تیرا سو سو ہے

نہ شمشیر کا مارا نگہ کا ہوں گھایل
یہ قاسم تڑپتا ہی اب کو بکو ہے

دیکھو وہ شوخ میری دلکو لوٹی جاتا ہے | داغ فرقت کا وہ سینہ پہ دئی جاتا ہے

مجھی مجنونکی طرح عشق میرا اب ہردم | طرف اوس شوخ کی ہر وقت لئی جاتا ہے

سر فترک کا لگا تیری جبین قاتل | زخم شمشیر کا سا اب وہ کئی جاتا ہے

قتل عیسی جو لگا دیوی تو آکر ہنسکر | عشق اوسی دم مین مرا سکہ جمی جاتا ہے

بسکہ مست مئے خدا اپنی ہین ای قاسم
جام بیہوشی کی اب کیون لوئی جاتا ہے

مستمندی عاجزی شایان ہی کسکے واسطے | خودپسندی بی نیازی ہی خدا کیواسطے

دوسیاہی سی میری ترای ہی کون مکان | آنکہ اوٹھانا شرم ہی مجہہ بی حیا کیواسطے

اکی اوس غنی عنی او قاضی الحاجات کی | ہاتھ اوٹھانا شرطہی ہی عنوا کیواسطے

کارخانہ فقر مین ناچیز سی دنیا ہو دون | قرب سلطان آگئی ہی اہل صفا کیواسطے

ای ہما نظر فقیران پارس اکسیری | بادشاہ دوری ہیر ظل ہما کیواسطے

ہی تو ہی ستار او غفار ای واہ کی | سر عطا تو رضا مجہہ رسیا کی واسطے

ہی بہنی حرز رستری میرا سکا نا خدا | عفو کر میری گناہ سر انبیا کیواسطے

کرنا تم میری شفاعت یا امام انبیا | بخش دی مجھکو خدا آل عبا کیواسطے

کر تو رحمت کی نظر قاسم پہ ای پروردگار
دی مجہی جنت محمد مصطفی کی واسطے

بہرای ہستی جہل اب مجہی کہان خالی | کہ جو رحیح نبی کی بزم غموران خالی

وہ مہر وش سے کہ آج جسکی جانے سے
ہی رشتی سی زمین تا آسمان خالی

سکندر گیا ہی گل سے عندلیب چمن
کہ جس سی اب نظر آتا ہی بوستان خالی

سیاہ خیمہ افلاک کیون ہوا نا رنگ
ہی شمع جلوہ لیلی سی یہ مکان خالی

چلا گیا ہی وہ گل باغ کا کہان واللہ
نظر میں کیون نہ ہو قایم کی بوستان خالی

نکلی ہوی مشتی نہین تقدیر کسیکی
واللہ نہین چلتی ہے تدبیر کسیکی

آرام گیا مجسی اور صبر و قراری
اب دلپہ چلا رہی ہی تاثیر کسیکی

جس طرف مین دیکھون سون سیہی ہے انکھون
ہر وقت نظر آتی ہی تصویر کسیکی

یہ حال دل اپنی کا سناؤن میں کسی جا
وہ شوخ تو سنتا نہین تقریر کسیکی

ہوتا ہی یہ معلوم کہ خون ہووے نہ اسدم
سر کی جو دیکھی ہی ات تحریر کسیکی

دل بستہ ہوا اسکا زنجیر مین ہے شب
زلفون میں نظر آتی ہی زنجیر کسیکی

ہی برق طپان شور اوٹھا رعد کی مانند
دیکھی ہی چمک دزدہ شمشیر کسیکی

دل دنیا نہ دنیا کی کوئی کام یہ ہر گز
اس دل میں باقی نہین توقیر کسیکی

جو یار کی کوچہ میں گیا سنگ سے قایم
رہتی نہین ہر گز وہان توقیر کسیکی

کس کو طاقت تیری کوچہ سی سنبل کر نکلی
وہان سے آتش ہنگی ہرگز نہ وہ مکر نکلی

عقل تیری حسن کا سنگ شدہ در نکلی
وہ سینہ سی میری شعلہ اکثر نکلی

کیون نہ دل جاتا رہی صاف گریبان کی طرح ۔ جبکہ وہ ماہ لقا آپسی باہر نکلے
دل کی عنا لی سی بیان تک تو ہوا حال تباہ ۔ بلکہ جان عاشقون کی جسم سی لپٹی ہی کو نکلے

کیون نہ قائم ہو میری شعر سخن پر قائم
جو سنی اوسکو تو وہ ناچتا باہر نکلے

چمن میں کس لیے بلبل تجلی تو فقیر پھرتی ہے ۔ لیے منقار میں گل کی تو کیون تصویر پھرتی ہے
پریشان رنگ میں جب زلف دلدار نظر آئی ۔ تو پھر وحشت کی یہ مجکو لیے زنجیر پھرتی ہے
قفس میں کس لیے صیاد کرتا ہی تو بلبل کو ۔ جو تیری دام میں اب دیکھیے تقصیر پھرتی ہے
تیری دام محبت میں پھنسا جب سی دل میرا ۔ مثال شمع کی دلبہ میری دلگیر پھرتی ہے
نظر میں وہ تیری گنج سعادت میر کی جانے ۔ کہ جسکے سامنے بقدر ہوا اکسیر پھرتی ہے
وہین ہوتا ہون مضطر اور دل بیتاب ہوتا ہے ۔ نگاہ جو وقت تیری مجھسی ای بے پیر پھرتی ہے
نہین چھوڑیگی مجکو کھینچ لاویگی کبھی تیرا ۔ ہماری آہ جو لب تیری دامنگیر پھرتی ہے
پھرا سو بار تو سمجھتی ہین ہم طرح حاضر ۔ نہ مرکر عاشقون کی جان لی تو پھر پھرتی ہے

تیری خاطر پڑا گرداب غم عشق مین قائم
تو جب جسکی رقیبون کی لی شمشیر پھرتی ہے

میری آنکھون مین جو دلدار کی تصویر پھرتی ہے ۔ ہمیشہ کس طرح وہ دلبہ جون شمشیر پھرتی ہے
دیوانہ مین ہوا یاد صنم مین اسقدر اے شیخ ۔ فدا ہو کر میری قدمون پہ اب زنجیر پھرتی ہے
میری عشق سی جہان نالے اور دل کے ای حسرت سی ۔ دریغا جو یکبارگی تیری نہ ای بی پیر پھرتی ہے

ہوا ہر لفظ موزوں عشق میں میرا بیاں تک
کہ قربان ہو کے جس پر دل کسی کے بس اکثر بیدلی ہے

نہ کہو تو قدر القایم رہو ثابت قدم آگے
کہ تیری الفت و چاہ اسکی دامنگیر بیدلی

مجھکو جو تمیں سرفرازی ہے
اس لئے مجھکو بے نیازی ہے

ہو تمیں ثابت قدم محبت میں
عشق میرا نہیں مجازی ہے

دیکھ محراب تیری ابرو کے
شیخ مسجد میں پر نمازی ہے

یک نظر میں دبایا طائر جان
چشم کیا اوسمیں شاہبازی ہے

مجھسے غافل نہو بنام خدا
کار کی میری کارسازی ہے

عشق مت جان سہل تو اے شیخ
ترک سر پہلی اسکی بازی ہے

بجیو قائم کہ آج کل روٹے
جوڑا انبار لگایا بازی ہے

کیا دکھاتا ہے دلا شمشیر اپنی ہاتھ سی
ہو چکا میں تیرا دامنگیر اپنی ہاتھ سے

کرنا میرا قتل گر منظور ہے قاتل تجھی
کس لئے کرتا ہے پیرا تاخیر اپنی ہاتھ سے

کب سی میں بیٹھا ہوا ہوں زانوئے صبر کو حلقہ
ڈال لے پانو میں زنجیر اپنی ہاتھ سے

ابروئی خمدار کا کرنا اشارہ اوسکی
مار کر میری جگر پہ تیر اپنی ہاتھ سے

کیا مصور کے صفت تیری کرن وا جانمن
جسنے کھینچی ہے تیری تصویر اپنی ہاتھ سے

متہم ہوئے جو گر تم عشق میں مجھکو صنم
دیکھی پھر خوب سی تحذیر اپنی ہاتھ سے

کیون خفا رہتا ہی قایم تجہ سی دلبر تیرا
ب نہین آتی کوئی تدبیر اپنی ہاتہ سے

مینی ڈالا ہی گریبان چیر اپنی ہاتہ سے
اور لگاڑی سکی اب تدبیر اپنی ہاتہ کی

اسقدر دیوانہ پن نی اکیا ہی تجہ پہ زور
ڈال لی ہین آپ سے زنجیر اپنی ہاتہ سے

اس رخ پر نور سی حیران مصور ہین تمام
سی بنائی جتنی یہ تصویر اپنی ہاتہ سے

تجہ نہین شکوہ تیرا صیاد اب باقی رہا
آپ ہی ہین ہو گیا نخچیر اپنی ہاتہ سے

کس طرح عاشق بچی اسی کہ جو کرد شمن ہے
خود بناتا ہی یہ جو شمشیر اپنی ہاتہ سے

حیف ہی اکبار بہی تو نی نہ بہیجا تجہ جواب
بارہا مینی کری تحریر اپنی ہاتہ سے

مت جلا تو آتش فرقت سی قایم کو صنم
گر ہو مرضی یون تو دی تعذیر اپنی ہاتہ سے

فلک کی دور سی کیا کیا گئی مکان خالی
چمن سی اوڑ گئی بلبل کر آشیان خالی

نظر نہ آوی زمانہ مین کیونکہ تاریکی
کہ جلوہ یار سی اب ہوگیا جہان خالی

نہین ہے کوئی میرا غمگسار اور غمخوار
بغیر شعلہ کی اوٹہتا ہی اب دہوان خالی

وصال یار کا اسکو نہ تہا میری منظور
کیا ہی جسنی یہان تختہ شہان خالی

چمن مین کہتی ہتی بلبل یہی ہر ایک گل سی
نظر مین کیون نہ ہو قایم کی سب جہان خالی

مجہسے تجہسے جو کل جدا کئے تہے
اپنی خاطر حنا لگائی ہتی

ب چہرہ کا ہی تیری بریان   کھلی نظروں میں جا سمائی تھی
جو نہ آئی تھی تیری کوچہ میں +   آج اونکی تیری صفائی تھی
شب فرقت میں تیری ای ظالم   یاد آئی ہمیں جدائی تھی

کیوں نہ رووں بسطامیں اب قائم
غیر کے ہاتھ میں کلائی تھی +

ناکام کار عشق میں مجھے کام نہیں ہے   کیونکہ میری دلکو تو آرام نہیں ہے
میں مثل شمع جلکی ہوا خاک میں باہم   ابتک بھی صبا وصل کا پیغام نہیں ہے
سب چھوڑ دیا دیکھ تیری چشمہ جادو   جب سے تیری ملنے کا سرانجام نہیں ہے
آ دیکھ میری حالکو اب بہر خدا تو   میں تیری کوئی میرا دلارام نہیں ہے
یہ دل تو نہیں بند سنیگا تیری ناصح   کیونکہ یہ پختہ ہی طبع خام نہیں ہے
ای مرغ رواں سیر کو گلشن کی تو چل آج   صیاد کا وسجا یہ کہیں نام نہیں ہے

میں وہ ہے کیوں قائم تو میرا ہمدم جانی
کیا ساقیا پیکو مری جام نہیں ہے

گلونکو چمن میں عجب بیکلی ہے   نہ بلبل کنہ گلشن نہ کھلتی کلی ہے
نہ جانا ای باد صبا اوسکی درتک   در خاک جا اونکی ہمنی ملی ہے
کبھی تھی یہ قمری سدا رب ارسنی   چمن میں صبا اوسکی بو لیگئی ہے
گیا اوسکی کوچہ میں جو پھر نہ آیا   عجب بست اوس شوخ کی لس گلی ہے

سبھی عشقمین تیری بیخود ہین جانی
کیا زاہد فقیر اور شاہ ولی ہے

الہی بچا مجہکو دوریتان سی
نہ اس بحر گرداب کی تہ ملی ہے

لگا اوسکو جہالی سی یہ دم تو قاسم
تری اشت پر دست حیدر علی ہے

ہمکو اک سی بکایا میراجی جانتا ہے
خوب تمکو چلایا میراجی جانتا ہے

اندنون الکا کچہ اور نظر آتا ہی طور
تمنی دل کسی لگایا میراجی جانتا ہے

جانکی جو ہٹی ہو غیرونکی محفل مین اب
واہ جی تمنی رولایا میراجی جانتا ہے

ہر کے ابرو کا اشارا ہی یہ تمنی جانے
زلف بیچا بیچ مین نہ بنایا ہی کر جی جانتا ہے

دیکھ قاسم کو جواب اپنی ہو منہ اپنا چھپا
طور یہ کسی سیکھا یا میراجی جانتا ہے

پردہ جب جسی اوٹہایا میراجی جانتا ہے
جلوہ نور دکہایا میراجی جانتا ہے

کشتہ تیغ نگہ کا تجہی اپنی کرکے
پہر رقیبونکو بٹہایا میراجی جانتا ہے

تلک دیکی چکا اور تو نی نہ کچہ خیال کیا
نام الفت کا مٹایا میراجی جانتا ہے

طایر دلکو میری تونی لوا ہی چہایا
دام کاکل میں پہنسایا میراجی جانتا ہے

عدو بد آج جو قسمت سی ملکے جانی
حسن بی پردہ دکہایا میراجی جانتا ہے

بیٹھی ہر صبح ملا تجہی گل اپنی بہایا ہے
پاس میری نہ تو آیا میراجی جانتا ہے

عشق میں تیری یہ قاسم کا ہوا حال اتنکہ

دربدر مجکو پھرایا مرا بھی جانا ہے

دل لوا اتنا نہ گہبرا چلی چلو تو سہی
خدا جو چاہے سو ہوگا چلی چلو تو سہی

اس عاشقی میں ہزاروں ہیں رنج و محنت
جو سر پہ گذرے اسو گذرا چلی چلو تو سہی

اگرچہ دور ہے اوسکا مکان پیارو
کہین نہ لگیگا تو رستا چلی چلو تو سہی

خدا ہی جانے مری عمر ہوگی کیا شاد
اگر کسیکا ہو رستا چلی چلو تو سہی

شمار شوق سے گہبرا لیس ہے قایم تو
کہیں ملیگا ادھر ادھر چلی چلو تو سہی

باغبان بلبل کو گلشن سے اوڑانا منع ہے
کون کہتا ہے گلوں سے دل لگانا منع ہے

جلگیا اس عشق کی آتش سے مرا تن بدن
مجھکو تیری تیغ ابرو کا ہلانا منع ہے

چاہ تو اول مجھی کرنے نہ تہی اتنا
ہمدمی تو پھر مجھی اوسکا چھپانا منع ہے

گھر میں آتا وہ تو بھی چل چلا چل رو برو
کیا مجھی پھر کوچہ جانان جانا منع ہے

میں ہوں کشتہ ناز کا تیری صنم
سامنے میری رقیبوں کا بٹھانا منع ہے

چاہ کر اول دیا پھر سوت یکبارگی فراق
ایسی سنگینوں کا پیاری دل جلانا منع ہے

کہا بند و نصیحت میری خوب ہے فرقت کے سمک
گرچہ قایم کا کہین تا صبح سنانا منع ہے

دل تو میرا شگفتہ ہوتا ہے
ماہ رو کیوں تو خفتہ ہوتا ہے

عشق وہ ہے کہ زینہار کہیں
راز داں سے بھی نہفتہ ہوتا ہے

حد امکان سی اپنی باہر ہون — اسلئی تجہسی گفتہ ہوتا ہے
رشتہ امید مین بعد محنت — ورنہ ناسفتہ سفتہ ہوتا ہے
مین تو ہر طرح تجہسے ہون حاضر — کس سبب ہر آشفتہ ہوتا ہے
جلوہ حسن دیکہکر تیرا + — باغ و گل رست شگفتہ ہوتا ہے

تیغ ابرو سی اوسکی القاسم
دل تو اب تیرا خستہ ہوتا ہے

ہجر اب جان میری کہوتا ہے — ہجر اسے گہر وہ سوتا ہے
مین جو روتا ہون اوسکی آگی حیف — ہنسکر کہا کہ کیون تو روتا ہے
اسکدت مین کہاکہ ای جانے — ظلم بس یہ تیرا ہوتا ہے
سنکے بولا وہ یون بت بی پیر — نام الفت تو اب ڈبوتا ہے
مار آتے ہین بحر مین شاید — زلف وہ شوخ اپنی دہوتا ہے
جاتا ہوتا ہے اوسکی حلقہ بگوش — حبہ بالی مین وہ پروتا ہے

آرزو وصل مین تیری قاسم
تخم حسرت کا دل مین بوتا ہے

تو نے جب سی بیوفائی کی — ہمنے اے عمر آشنائی کی
نہ کیا تجہہ پہ تو ترحم شوخ — لاکہہ طرح سے جان فدائی کی
سلطنت سے گذر تیری کو مین — آرزو ہے مجہے گدائی کی

تیر مژگان سی تو نی اوجاسی / دل مجروح کی صفائی کی
کرتی ہی خون آتش سی حنا رنگ / سرخی پنجہ حنائی کی
اب ہوا عشق میں لقب مجنون / دہوم پہلی تہی پارسائی کی

قائم جان نثار سی جانان
چہوڑ دی راہ کج ادائی کی

حالت سناؤن کیا مین دل بیقرار کی / رہتا ہی اب فقط یہہ تمنا ہی یار کی
گلشن مین آج دیکہا تو سنسان باغ / رکہتی ہی آرزو میری اوس گلعذار کی
تجہ سی رہا یہہ شکوہ بہت ہی صبا / لائی خبر نہ تو کبہی باد بہار کی
خاطر مین اب کیا ہی لایا نہ تجہکو تو / قدمون پہ تیری لاکہہ طرح جان نثار کی
نسبت جو رخ سی ساز ابر کیا آتش ہی اب صنم / ذرہ چمک جو ہو تجہی دل پر شرار کی
لالہ مین گل ہوا ہی تو باعث ہی سکا ہی / دیکہی ہی لالی میری جگر داغدار کی

قائم کی آنکہ لگی طپش فراق سی
بہولی کری نہ منت کجی تو عار کی

رخ پر نور کو پیاری دکہا جاؤ تو بہتر ہی / ہمین کس رنج و فرقت سی چہڑا جاؤ تو بہتر ہی
سینہ کہتا ہی اے صبا اوسی ہماری خبر لگی / دعا دست کو اپنی اوٹہا جاؤ تو بہتر ہی
پڑا حال نزع مین کیسی تڑپتی ہی نیم بسمل / اسی آ سورہ یٰسین سنا جاؤ تو بہتر ہی
لگی ہی آگ فرقت کی میری سینہ مین ظالم / اگر رحم عنایت سی بجہا جاؤ تو بہتر ہی

تڑپتا ہی پڑا اب سبھی شہری کو جیہ مین قاسم
شراب جو ملے اگر اسکو پلا جا تو سرشتے

کسی فریاد کرون جا کی ایجانی تیری
اب بیدرد نہ دیکہا کوئی ثانی تیری

حال دل اپنی کا اب کسکو سناون جا کی
کوئی سنتا نہین یہ قصہ کہانی تیری

عشق ہے میری کمر باندہی ہے کرین تم شراب
سدا رہنی کی نہین حسن جوانی تیری

سچ ہین کہدو لگاوے آپ مرا ما تو
ہمنی یہ انکہ میان اب تو سجانی تیری

جہوٹ مت بول نہ بنا تو ہمی ایحان
مین سمجہتا ہون صنم بات بنانی تیری

جسنے دیکہا تیرا جلوہ وہ عشق آتی گیا
حقنے کیا شکل بنائی ہے نورانی تیری

ہر سر عام لوگ کہتا تہا مرا قاسم کو
صاف مین ہی سنتا تہا یہ زبانی تیری

دنیا مین کری جسنے ذرا یاد الہی
بیر جنتے اوسی جنت فردوس کہائی

جو عاشق صادق ہین یا دین اوسکی
اور دیکہینگے دن حشر کے وہ نور الہی

جو عشق مجازی مین ہنسا وہ رہا محروم
ہر روز صبح و شام رہے اسیہ تباہی

جو حکم محمد سے رہے غافل و محجوب
ہر وقت شرع او سمجہے مشکل نظر آئی

اللہ سے قاسم کے یہی عرض ہے ہر دم
صدقہ سے محمد کے کری میری رہائی

ہمنے کہہ کون سبہی اب بات تمہانی تیری
جسپہ رہتی ہے سدا کیون چشم گرانی

ہوگیا عالم سبھی کی فنا یکدم میں
جب تنی دیکھی وہ ذرا شکل نورانی تیری
نالہ کرتا ہون سبھی حجرمین ہم جانی
یاد آتی ہی مجھی ابرو ہلالی تیری
ہوگیا باغ جہان ... تیری بہار
کہ گئی جبکہ صبا بوی سہانی تیری

غم مین تیری لی ہی میری تحریر مین قصہ ہون قایم
قاصد کہتا ہے سبھی پیغام زبانی تیری

پوچھی نہین ہی اب تو وہ بات ہمارے
اب عشق مین گئی ہے کرامات ہمارے
سنتا نہین ہے حال میری دلکا وہ صنم
لیتا نہین خبر ہے وہ بدذات ہماری
مین وصل سی ہوا نہ کبھی شاد دل
ناری ہی گنتی ہی ہر رات ہماری
ہی عرض تجھسے مری اے خالق حیات
بر لا اپنی فضل سی حاجات ہماری

قایم تو بات راز کی کہہ کچھ نہ یار سے
سنتا نہین کسی طرح وہ بات ہماری

ہی سچ کہو کی کون سی تقصیر ہماری
کرتا ہی سدا قتل کی تدبیر ہماری
لاچار کر دیا تیری الفت نی اے صنم
ملتی ہے قید مین تیری زنجیر ہماری
جب دل نے ہی کیا ہی تیرا عشق جیا کر
اور سب نے کم ہوئی میان توقیر ہماری
مت جان میں تجھ کو لیں بس یہ خیال کر
ہر بات تو سمجھ لے یہ اکسیر ہماری

الفت ... مین بہنا قایم تو سمجھتا ہی
کیا جانئی کرےگی یہ تقدیر ہماری

وہ شوخ نہ آیا کبھی مہمان ہمارے / نکلی نہ کبھی دل کی یہ ارمان ہمارے

ہر دن وہ شوخ شوخی سے میرے شیشۂ دل کو / کرتا ہی قتل کی نئی سامان ہمارے

دکھلا کے اکبار وہ چہرہ کو پری رو / کیا کر گیا اوسان پریشان ہمارے

فرقت کی آگ لگا ہی سینہ میں جو / سوزندہ عشق کے ہوئی لبتان ہمارے

قاسم ہے دور گلزار یا جان ہر میں
گاہی تو گھر میں آ دیکھا دان ہمارے

مت کرو ظلم تو خدا کے لئے / مان لے دلربا خدا کے لئے

میں تو مرتا ہوں عشق میں تیرے / آ اب میرے پاس آ خدا کے لئے

تیرے دیدار کے تمنا ہے / منہ دکھا دے ذرا خدا کے لئے

ہجر کے آگ میں جلا نہ مجھے / چھوڑ دے اب جفا خدا کے لئے

جلد ہو ہمکنار مجھ سے آ / ہنس دے اک خوش ادا خدا کے لئے

جو خطا مجھ سے ہو گئی ہو جان / معاف کر دو خطا خدا کے لئے

ہجر میں تیرے کیا ہی طپان قاسم
رحم کر بیوفا خدا کے لئے

عشق کا پابند جو ہے اور فراق یار سے / وصل کا غم رات دن میری گلی کا نار سے

مہر و مہ کو ہو گیا انوار اوسکی رخ سے ملی / نور افزا کیا عجائب جلوہ دلدار سے

عشق کی رتبہ کی آگے ہیچ شاہی ہے مجھے / جاہ و حشمت آگے کل و ہے بیکار سے

اعتقاد نہ سیکھا ہون اب تیری محبت مین صنم / جائی تسبیح ہاتہ مین میری ہو زنار ہے

پند ناصح کی نہین سنتا ہی ہرگز دل مرا / ہر جگہ یہ ذکر تیرا اسکو سو سو بار ہے

کس طرح سے دل لگی ہمدم بتا تو ہی ذرا / سامنے میری نمایان خنجر و تلوار ہے

مرض تو مطلق نہین میری شفا اے ہمدمو / یہ فراق یار کا سارا مجھی آزار ہے

کر دیا بیہوش جان سی او جگر کو کہو دیا / شوخ یہ زلف دوتا ہی یا سیاہ مار ہے

کاٹ سر لڑکا کی بولا اسطرح سے دکہ / بیل لگا ہے سامنے کیا خوب نخل دار ہے

جان تو پہلے دی چکا تہا سر بہی حاضر / لیکے ای لی میر یہی ہمسے تو بیزار ہے

رکہہ لو تا قائم فضل سے اللہ کی اپنی نظر
گر کرم اوسکا ہی دیکہین پڑا یار ہے

گلشن سے یہ کس رشک چمن کی خبر آئی / خوشبو جو معطر سے نسیم سحر آئی

کیا کوچۂ جانان سے ہوا آئی ہے تجہی چل / جو اسطرح ای باد صبا تیز تر آئی

ہم دیکہی کب تک رہین فرقت مین تیری ہی / اب تک نہ خبر اوسکی یہان نامہ بر آئی

فریاد کرون کس سے مین ای بلبل دلسوز / وحشت سے یہ میرا مجھکو کہان در بدر آئی

کب دیکہی ہمین جو ملی اسکے بر تر و / سب عمر اسی سوچ مین میری گذر آئی

قسمت کے یہ خوبی ہی کہون تجہسے یہ ظاہر / ہر رات تیری ہجر مین کالی نظر آئی

قائم نہ کر اب شور و فغان چشم ذرا کہول
جو دلمین تہی امید تیری دیکہ بر آئی

الفت کا نہ ہی گر غم یار نہ ٹوٹی
اور گریہ و زاری کا بھی بس تار نہ ٹوٹی

ایسی تو بلا سا قیامت بھی جھکے اس سے
تا حشر تلک میرا یہ خمار نہ ٹوٹے

یہاں تک میں ہوا آبلہ پا فرقت جاناں
رستا ہی یہی ڈر جو میں خار نہ ٹوٹے

ڈرے نہ کبھی قتل سے اب اپنی کمر
سر ڈر ہے کہیں یہ تیری تلوار نہ ٹوٹے

یہ دل تو سپر کر دیا ہی شوق سے تھا
خطرہ ہے یہ خنجر غم خوار نہ ٹوٹے

مت ہاتھ لگا ناصحا نازک ہے بہت
شیشہ کہ یہ ننگ کا ہے یار نہ ٹوٹے

ای زاہد الٰہی یار کے الفت میں تو قاسم
زنہار میرا رشتہ زنار نہ ٹوٹے

جب بھی آنکھوں میں وہ شوخ دلبر پہنچے
کیوں نہ پھر خورشید منہ پر اپنی چادر کھینچے

جو تیری زلف معنبر کی سیہ ہاتھ کھینچے
صاف پھر اوسکی زبانکو مار ہو کر کھینچے

لے اوٹھا پردہ رخ پر نور سے اپنی ماہرو
جو مصور تیری یہ تصویر لیکر کھینچے

کیوں نہ رووں غم کی باتوں سے ... لا
ورنہ میری آہ وہ غمخوار ہو کر کھینچے

گر نہیں آیا تھا مجھ پاس دشنام
تو بھی قاسم خان کوئی دم کو تصویر کھینچے

روز و شب ہجر میں گذرتا ہے
دل اسد آہ آہ کرتا ہے

حیف ثابت قدم نہ تو نکلا
مینی سو بار تجکو برتا ہے

حلقہ یار دیکھ کر والسلام
کوئی جیتا ہے کوئی مرتا ہے

تو نہیں پوچھتا مزا افسوس — کون سرپا پہ میری دھرتا ہے
باعث ہجر جو ہے دشمن نصیب — اب بیابان بھی مجھسے ڈرتا ہے
شب فرقت کے غم سے میری بس — صبحدم مرغ نعرہ بھرتا ہے

حال قائم کا دیکھ اگر تو ہے
ورنہ کوئی دم میں گذرتا ہے

ہچکیاں لیتا ہی پہوشیمن بہ بد حال ہے — آہ اس بیمار کا جینا بہت اشکال ہے
جال کس اسکے نہیں چھوٹون نہ میری دعا — زلف پیچان اگر ایسی میری جنجال ہے
جوشش طوراہی زمین سبھی ہوں کس کی خدا — نوک پر سینہ کی جون منقار طوطی لال ہے
واسطے اللہ کے تو ہی خبر پہونچا صبا — ورنہ پھیری آنکھ ٹھہا ایک شکستہ بال ہے
اسقدر تیری جفا ہم پر چلے اس شوخ کی — بن گیا سارا بدن آئینہ جو غربال ہے
ہم نشت سمجھا و تھا لوگونکا کبھی — دلمین اسکو دیکھا لیا اسمین قیل و قال ہے
دائی ای ستمکر میری زخم لگی واسطے — منک بھی حاضر نہیں لہو رونگا بھی کال ہے
دیتی ہو دم مجھکو ناحق میں سنا لوگونکا بھی — اور سکا میری گھرمین آنا دسپو استغال

دیکھی تجھ سا ہے کیونکر قید سے ناتوان
قائم سے خاطر سے پھرتا ہے وہ یہ حال ہے

کون سی بید رکھے دلدار مجھے — اب نہیں جینے کا سہارا مجھے
پھرتا ہے غیرونکی لئی راتدن — ہے نہیں اسکا گوارا مجھے

مین تجھی کس طور پکارا کیا / تو نے نہ اگر روز پکارا مجھے
قتل کر تیر مژگان سے صنم / کافی ہے ابرو کا اشارا مجھے
ملنے کی تھی آرزو مجکو بہلا / باتون ہی باتون مین اوتارا مجھے
کس سے کہون حال مین اب دوستو / غم نے لگا دیا دوبارا مجھے

جب نہ ہو پہلو مین وہ قائم تیری
کس طرح پہر ہووے گذارا مجھے

بات مینے کونسی بیاری نہ مانی انکی / پہر سے کیون تیوری چڑہی رہتی ہی جانی انکی
دیکہہ لی بس ہمنے جانی قدر دانی انکی / غیر پر آئی نہ ہمسے مہربانی انکی
منصفی ہمنے نہ کچہہ دل مین ذرا کی تہی اہ / کسطرح ہمنے اوٹہائی جانفشانی انکی
ایک چہمک تو دکہہ نشتر کے ہوا عالم تباہ / قتل کرتی پہر ہے کیون ابرو سنانی انکی

کچہہ ہی تو کہدو بہلا صاحب زبانی انکی
کہہ چکا قائم تو یہ قصہ کہانی انکی

باغبان کیون ہوا بلبل سے گلستان خالی / اور ہوا گل سے ہر ایک گلکا یہ دامان خالی
ہمنے آئی تھی کہ یک سیر گلستان دیکہین / کر چلے ہم بہی لے بہلا حسرت و ارمان خالی
جب لب بام اوٹہا منہ سے جو پردہ دکہلاے / کیون نہو رشک سے ہر ایک مہ تابان خالی
دام الفت کا بچہاتی جو ہو تم سر راہ / ہم بہی بیٹہی ہین یہ کر خانۂ بستان خالی
میری وحشت کا اوٹہا غلغلہ ہر جا طرف / قیس نے کردیا کیا بیابان خالی

تک پاس گدا کی تو آ سلطان ہمارے

آج اس شوخ نے بلا پاس لگالی چھاتی
تیری سینہ سی سے آکے یکدم تو لگالی چھاتی

میں تو بن آئی موا جاتا ہوں اسکو سرکے
پھر میں میں تو بس اپنی سے دبالی چھاتی

کیا ہی چمکی ہی سے اوبھری ہوئی چھاتی تیری
سامنی اسکی کوئی کیونکہ سنبھالی چھاتی

مجھی ڈر ہے کہ نہ سے چاند جیسی غیرت سی
سینہ شراکت بری تو اپنی چھپالی چھاتی

باغ ستمگر ہاوی ہو جاوین سبھی گل تر ہو
دور جیسکہ ادا سی وہ لگالی چھاتی

بار ہا دست طلب مارا تیری سینہ سے
کی نہ مجھکو کبھی افسوس جوالی چھاتی

بسکہ قایم کی تمنا ہی یہی مجھسی کہ
تیری چھاتی سی میری جان جڑالی چھاتی

میں خوب سمجھتا ہوں میری جان نہیں ہے
اوس یار کی آنکھ کا جو ساماں نہیں ہے

وہ دریے آزار مجھکو میرا یا ہی پر دوش
ہستی میں دلا وہ بہت نادان نہیں ہے

تنگ ایسا محبت میں ہوا اسکی سے ایسے
واللہ کوئی دشمن گر بیان نہیں ہے

بدنام ہوا عشق میں اوس شوخ کی سر جا
وحیف میرا اسکو تو کچھ دھیان نہیں ہے

قایم کو ملی کوچہ کی گھر اوسکی گدائی
نام خدا اسی سوا ارمان نہیں ہے

ہم یار تیری بات بدل جاتی ہیں کیسے
اقرار تم اب کر کے بدل جاتی ہو کیسے

وعدہ سے کیا تھا کہ میں آونگا تیری پاس
اقرار سے پھر وا نکل جاتی ہو کیسے

تغافل کیون تک بہولکر آنکہین دیکہیے یار
سب مال و خزانہ جاہ و حشم کہوئی دم کی برسات رے

بلبلو اس گل سی میری یہہ جدائی ہو گئی
جاہ و دن نا بہی جگ مین ہنسائی ہو گئی

چشم سی جاری میری یہان تک ہوئی دریا ے خون
خلق مین مشہور یہہ رنگ نمائی ہو گئی

روتے روتے عمر میری کٹ گئی غم عشق کی ہیچ
اسکی کیا ظالم یہہ چشم نمائی ہو گئی

وہ تو بیٹہا تہا برہنہ تیغ ابرو کو لئی
یہہ تیری باد صبا کیونکر رسائی ہو گئی

ایک ذرہ پر وہ اوٹہایا آسمینی سی آج
لامکان تک جسکی پرتو سی ضیائی ہو گئی

وہ تو ملتا تہا ہمین کو مجہکو آئی دیکہکر
آہ قسمت اوسکی ہی ہمکو منائی ہو گئی

نام مت لینا محبت کا یہہ تو قائم کبہو
گر صبوری کی اگر تجہہ مین سمائی ہو گئی

ہر کسیکا دل نہ ستا اور ابتو جینا تہوڑا ہے
آج ہمکو دیکہہ کی کیون تو نی منہہ کو موڑا ہے

باغون مین کوئل بولی ہمین بولی ہنگامہ ہور
کاری رین پپیہا بولی پی جا لون بیہا

جا بای ستیان کی دلیس اور منزل ہی بہر تک
گہر مین اگر جو راب بیٹہا سو گیا اندہیارے

مال خزانہ جمع کیا اور جو کسی کچہہ نا کی تو ہوئی
جب نا جگا او کہٹ کہاٹ اب دی جا رہ گیا

بادل گرجی بجلی جمکی ہو گئی کاری رات رے
قائم پیا گوکس نی نہ موبا ابتو ہو گیا اتا ہوڑا ر

ہجر کے باعث سی دل بیتاب ہے
چین دنکو اور نہ شبکو خواب ہے

مجہہ آغوش مین یہہ جند ا +
دیکہہ لی کیسی شب ماہتاب ہے

دل طپان دوری سی تری اسقدر
ہون طپیدہ ماہی لی اب ہے

شہر ناپکی ہنس ہے سیہ روز اب
دل کہون یا ایک سیہ سیماب ہے

مہر و مہ جیسی ہون پوشیدہ ہمیش
حسن میں کیا تیری آب و تاب ہے

ہر طرف تیری ثنا خوان ہیں تمام
کمال دکہتی کسی پنجاب ہے

کیون نہ ہون عاشق سیہ قایم اوسکا اب
جلوہ حسن صنم نایاب ہے

جہل گئی ساری آبلہ دل کی
کون سنتا ہی حال بیدل کی

زخمی شوخ ہون میں ای فساد
مت لگا تا کلی مارن بسمل کی

ہنس گئے ہمنشین تو ہم آخر
رنج دیتا ہے اب وطن کی

جسکے پیتی ہی مست ہو جاوین
ساقیا جام اب دی کہل کی

میں ہون دیوانہ وہ تیرا ایجان
جا تو دوڑون سات محمل کی

عرض کرتا ہون کبہی در پہ پڑا
نام حق سن سوال سایل کی

عشق میں تو لی اوسکی القایم
داغ پائی ہیں لاکہ محمل کی

سجہو اوسکی کو جیسی بن جانا ہی مشکل ہے
اگر قسمت سے پہنچا اسکو پیرانا ہی مشکل ہے

سمجہ کر جاتو ناداں تو اوسجا کری خطرہ
محبت کی گلی میں [illegible] قدم رکہنا ہی مشکل ہے

ہے ظاہر میں اگر ست ولی باطن میں [illegible]
اگر [illegible] ہوتا اسکا تا [illegible]

جنون نے اندنوں میں اسقدر کا زور باندھا ہا
اودھا مجکو رقیبوں کو بلا بیٹھا ہی اپنی پاس
گیا ہوں ڈوب میں عشق کی دریا میں

ہزار افسوس دیوانہ کا سمجھانا ہی مشکل ہے
مجھی اس غم کا ای غمخوار غم کہنا ہی مشکل ہے
کہ جو اوس تی عزیزو اب سنبھل جانا ہی مشکل ہے

بنا ہی عشق کی سینہ میں قاسم کس طرح نکلی
کہ اسمیں بیٹھ کے واللہ پھر نکل جانا ہی مشکل ہے

اب بچ سی ای یار و ہر جانا ہی بہتر ہے
گیا زندگی دیو ہی فراجب ہو وفا غم یار
الفت کا کنار رہے اگر سنبھل و لیکن
دل ڈرتا ہے عشق کی کوچہ میں آنا ہی جانا

ہر عشق کے سینہ میں دل رہنا ہی بہتر ہے
اس شہر سی تو ای یار گذر جانا ہی بہتر ہے
دشوار کی دریا میں تو بہ جانا ہی بہتر ہے
اب اس دل نادان کا سمجھانا ہی بہتر ہے

قاسم یہ حماقت کری ای یار کیا ہا
درد دل مجلس کا ذرا پانا ہی بہتر ہے

فرمان اب اللہ کا لبس ہے تو ہی ہے
جب خاک کے پتلی سی آدم کو بنایا
اکبار فرشتوں کو جو یہ حکم سنایا
ابلیس نے جو وقت کیا بار تکبر
ایک کن ہی کہنی سی سب عالم کیا پیدا
کیتی ہیں ملک حور و پری کجہ پشت اسجا

اور دین محمد کا لبس ہے تو ہی ہے
صدقے سے اوسی کا لبس ہے تو ہی ہے
اب جگ کا خلیفہ تنہا لبس ہے تو ہی ہے
راندہ ہوا درگاہ کا لبس ہے تو ہی ہے
لکھا ہوا قرآن کا لبس ہے تو ہی ہے
ایک نور محمدی کا لبس ہے تو ہی ہے

قایم نہین رہتی کا سدا دنیا مین کوئی
قایم ہے ہمیشہ خدا بس ہے تو یہی ہے

کیون دلا اسطرف کو جاتا ہے
دلبہ وہان داغ سو سو پاتا ہے
اوسنے یکبار بھی نہ شاد کیا
شغل دایم تجھی رولاتا ہے
زلف کی طرف دیکھہ مت اوسکی
دلکو ایک بال مین پہناتا ہے
ابد الاچل تو شادمان ہو کر
آج کیا ہے جو وہ بلاتا ہے
ناصحا چھیڑ مت مجھی آگے
ناتوانکو تو کیون ستاتا ہے
دیکھہ لے غور کر زمین مین آہ
ہر کسیکو فلک کہپاتا ہے

مین تو قایم ہون تجھکو کرکستہ
پر تو خنجر سی کیون ڈراتا ہے

کہان طاقت جو سہون یار جدائی تیری
اور کسی نی بھی نہ پر شکل دکھائی تیری
دشت مجنون مین بیابان مین اوٹھائی سختی
ضعف صیف نہین راہ نپائی تیری
تو وہ ہے خالق اکبر کہ جو چاہا تو نے
کسی کی کہی کسی ہوئی ساری خدائی تیری
سیکڑون مر گئی سر مار کی مثل فرہاد
نہ ملی پر نہ ملی در کی گدائی تیری

داغ فرقت کا جو دیتو ہو یہ قایم کو
یاد رہویگی ہے اب دلکی بڑائی تیری

نور کیا جلوہ گر جہان مین ہے
روشنی جسکی لامکان مین ہے

حسن کیا دلفریب تیرا ہے
گر یہی تیرا بیان کرنا سہل
اے مکین وہی مقام تیرا ابتا

جو ہو مرسل اوسکی آسمان میں ہے
سچ تو یون ہے کہ بھی بیان میں ہے
جلوہ افزا تو کس مکان میں ہے

غرق الفت کا ہے تیری قایم
کیا ہو اگرچہ سب جہان میں ہے

ہمارا قتل کی مدت سے ہی وہاں تدبیر کرتی ہے
نہ تھی مد نظر ہی قید مجنون کی اگر اوسکو
جو عرض حال کرتا ہون تو وہ سنتا نہی غیر و
نہین لاتا ہی اوسکو تسخیر مین دنیا کے
رہا جاتا ہی بس شوق شہادت میں
طبیعت کسیہ مایل ہے بتاو تو ذرا مجکو
جدا کرتا ہی سر تن سے جو اوس
اثر عکسہ ہی نہین کرتی ہی دلمین آہ

شہادت ہمین ہوتی یہاں تقدیر کرتی ہے
بھلا پھر ہاتھ مین مجنون کی پہ زنجیر کرتی ہے
غریب آلودہ اوسکی چشمہا تقریر کرتی ہے
اری بس اودل ظالم تیری تاثیر کرتی ہے
اری ظالم ہماری قتل مین تاخیر کرتی ہے
رہی حالت تمہاری ایدل دلگیر کرتی ہے
عداوت شمع سوزان کی تجہی گلگیر کرتی ہے
خداوندا ہماری آہ کی تاثیر کرتی ہے

نہین تو نے کیا ہے قتل قایم کو الظالم
بھلا دامن پہ تیری خون کی تحریر کرتی ہے

نگاہ جسے تمہاری ہی ایسا ز ہے
کیا کہون تیری نگاہ اے دلربا

ہے جدا کا ہے کہی ہی سا ز ا
طائر دل کی لئی شہباز ہے

نگاہ غمزہ نگاہ شوخی کہ ادا
ایک سے ایک یہ نیا انداز ہے

دور سے اوسکی صدا ہین تمام
کون کہتا ہے ایک یہ آواز ہے

قتل اکدم مین کری عاشق کو وہ
کسی نہین معلوم یہ کیا راز ہے

اللہ اللہ یہین پہنچا عرش پر
اب مین تیری عجب یہ ناز ہے

جو ہوا خواہان ہین تیری جان مین
جانتے ہین جو رکو وہ ناز ہے

پاس آہون منتظر نام خدا
دل لگا وہ ملک چشم باز ہے

کھول آنکھین دیکھ قاسم یار کو
کیا جوانی اور کیا آغاز ہے

حال میرا کسی کامل سے پوچھا چاہئے
الفت جانان کسی مایل سے پوچھا چاہئے

ہون مین سرگردان اور رستا نہین کچھ حال جنون
عشق ہی یہ کیا بلا عاقل سے پوچھا چاہئے

اوسکی کوچے کی سے منزل کیونکہ ہو میرے نصیب
ابتدا یہ رہ کسی سایل سے پوچھا چاہئے

عشق کے رستہ مین جا کر ہوگئے لاکہون شہید
اوسکی لذت کو کسی گھایل سے پوچھا چاہئے

قاسم اوسکی طرف جو جاتا ہے وہ آتا نہین
حال اسکا اب کسی قابل سے پوچھا چاہئے

عشق مین اب بیقرار کیا ہمارا سنگ ہے
اوسکی در کے خاک لیکا ہمارا ننگ ہے

بیوفا کی ہی وحشت لئی اب اگر کچھ نام خدا
ہاتھ مین کمان گدا ایکا ہمارا سنگ ہے

گرد پاس عشق نے دیکھو میرا حال جنون
بعد ہون اوسکی جدا ایکا ہمارا ننگ ہے

حال ظاہری نظر آتا میرا اے دوستو
دیکھ لو اب گریہ زاری کا ہمارا رنگ ہے

عشق میں قائم اب اس کی اس قدر بیہوش
ہجر کا اور اشک بار کا ہمارا رنگ ہے

وہ نظر آتا نہیں بس ہی نظر کے سامنے
گر کوئی پوچھے مصیبت کو مری اے دوستو
وصل کی تدبیر گر کی پہلی اتنا سمجھی
میں کہا مرتا ہوں تم پر وہ لگا کہنے کہ جھوٹ
جب ہی میں مر گیا اس کی کہا سچا ہی
ناز سے جادو سے غمزہ سے کرے ہے قتل وہ

جب تبسم کیا کرے شمس و قمر کے سامنے
ہنس کے رو دوں جب ہوں اس ہجر کے سامنے
دام الفت کو بچھا مرغ سحر کے سامنے
ہم تو جب جانیں کہا دو ہم کو مرے سامنے
اس کا مرقد تو بنا اب سر کی اس کی سامنے
کس طرح کوئی بچے اس فتنہ گر کے سامنے

گریہ و زاری قائم کی سنی سے جا و لگا چرخ
ہے حباب آسا یہ خیمہ چشم تر کے سامنے

وعدہ سے نہ شب آتی وہ نہ کبھی خبر آئی
آتی ہی چلی آج خوشی میں تو ہمیں ہی
ڈر ہے کہ نکل جاوے نہ دم اپنا خوشی سے
اب رو دی ہی گذری ہی شب ہائے ہجر روز

ساری شب جگتی گنتی ہوئی ہوئی سحر آئی
لیا باد صبا یار کی لیکر خبر آئی
مدت میں خبر یار کی ای نامہ بر آئی
صورت جو تری خواب میں مجھ کو نظر آئی

اتنا تو مرا خواب غفلت سے کبھی قائم
ساری گئی اب تبھی ہوئی سحر آئی

تجھ پہ گذری ہی جو خدا جانے — اہی بت بی وفا تو کیا جانے
نبض کیا میری دیکھتا ہے طبیب — درد دل کی تو کیا دوا جانے
بوسہ مانگا تو یوں لگے کہنے — چل پری ہو میری بلا جانے
کیا کوئی اسے سمجھے جور یار کا داد — پوچھہ اوسی سے جو یہ جفا جانے
ابھی نام خدا ہے وہ غنچہ — گرم اور سرد کیا ہوا جانے
رحم تجھ میں نہیں ذرا کافر — تو تو بس ظلم اور جفا جانے

قایم اب تو تو یوں کسی سی مت ملنا
بیوفا ہی وہ کیا وفا جانے

زخم دیکھو کوئی میری دل کے — کیا ہے جو ہیں تیغ قاتل کے
موج دریا سی اونکو کیا ڈر ہے — چلنی والی ہیں جو کہ ساحل کے
آئی شاید چمن میں باد خزان — روتی ہیں بلبلیں جو مل مل کے
حسن پر اپنی تو نہ ہو مغرور — چار دن ہیں یہ ماہ کامل کے
عشق میں تیری یہ نفع پایا — طعنہ کرتے ہیں لوگ محفل کے
حدت تیغ کا ہے اب یہ زور — ٹانکی ٹوٹے ہیں تیری بسمل کے

تجھ سی قایم کے یہ دعا ہی رب
کھول دی عقدہ میری مشکل کے

لینا ہوں نام تیرا میری بندگی ہی ہے — دیدار دیکھہ لوں گر خورسندگی ہی

اے دیکھ تیرا جلوہ کیتی ہیں مہر او ماہ　　بس حسن تو یہی ہے رخشندگی یہی ہے

ہے خال میں تیری کیا یہ حسن جانفزا جو　　حور و ملک میں ہیچی غل ہے تابندگی یہی ہے

دیکھوں قدم کو تیری چوموں میں صدق دل سے　　نعمت مجھے یہی ہے فرخندگی یہی ہے

قائم سے کی محبت تم سے نہی ہے جانان
لگو نکہی سامنے اس شرمندگی یہی ہے

داغ دل اپنا ہیں سینہ سوزان کے تلے　　ہے چراغ ایک پوشیدہ گریبان کے تلے

ہیں دانتو کی چمک سے لب دندان کے تلے　　سے نمایان یہ گہر لعل بدخشان کے تلے

مرے سینے ہیں ہیں مژہ کے دیکھ اے جان　　ہے گر چشم میں یہ ابروی جانان کے تلے

گلشن ہوں جو کہی تو سے میں اور تو ہو سبحان　　لب نازک کو نگر لینا ہے دندان کے تلے

ہم تو ہی ہیں کہی نہ رنگ سے کے قائم
اپنی سے یہ ہوا تخل مغیلان کے تلے

جاتا ہوا وہ یار گیا راہ زن مجھے　　کھیچو اسی گلی میں عزیز و دفن مجھے

راحت ہو جس میں سو سبھی رنج و محن مجھے　　ملجائے کاش یار وہ رشک چمن مجھے

بہا نہیں گیا ہے چاک گریبان جنون نے　　آیا نظر نہ لحد میں تار کفن مجھے

فرقت سے ہی داغ دل میں جبکہ اسقدر ہو　　بالکل خزان نظر میں ہے سیر چمن مجھے

شکوہ بیان اسکا کرون کس جا کہ اب　　دیتا ہے روز رنج یہ چرخ کہن مجھے

نہ بخیہ باؤن مجھے دل و جس سے کو مت کرو　　کافی ہے یار کہوے یہ اوسکی رسن مجھے

شیرین لبون مین کوئی کیہ قایم ہی اسقدر
بہتر دکھائی دیتا ہی لعل یمن سے مجھے

منظور ہین مجھکو تو جانا تکی جدائی
بہتر کبھی ہی جسسے ملے اوس در کی گدائی

کیا فصل بہار میں کیا قید قفس مین
پیغام اجل کا ہی جو باد صبا لائی

لاچار کیا اپنے ہی دلنے مجھے یارو
محبوب کی طرح مینے حیا ساری اوٹھائی

اس فصل بہار میں چلا گور غریبان
لیکن نہ اب بوئی نسیم سحر آئی

کہتی ہی گلستان مین ہی بلبل دلسوز
اوس یار کے ملنے کی نہ قایم خبر آئی

مدت کے شوخ آیا ہے
فتنہ ایک ساتھ اپنے لایا ہے

پند مت دی تو مجھکو ای ناصح
آج قسمت سے دن یہ پایا ہے

کسطرح اوسسی دل یہ باہر ہو
زلف کے پیچ مین پھنسایا ہے

آج کھینچی ہے قتل کو تلوار
دل مین اوسکے یہی سمایا ہے

قاصدا جان و دل ترے صدقے
مژدہ وصل جو تو لایا ہے

اوسکی جو رو جفا کا ای یارو
عمر بھر مینے دکھ اوٹھایا ہے

رنگ دنیا ہے کچھ عجب ڈھب کا
کبھی ہے دھوپ گاہ سایا ہے

باغبان دیکھ نخل الفت مین
ہمنی کیا ثمر لگایا ہے

ہے ترا اور درد قایم کو

یہی اوستاد نے پڑہایا ہے

میں جان لیا جانمیں ایجان توئی ہے	گر غور جو دیکھا تو نگہبان توئی ہے
گر صورت بلبل کی ہوا گل پہ تو شیدا	پہچان لیا حضرت رحمان توئی ہے
بخشش کا تیری سبکو سہارا ہے دو جگمیں	اسواسطے کہ صاحب غفران توئی ہے
محبوب تو نے اپنا محمد کو بنایا	معراج کہائی دل قرآن توئی ہے
اول ہے تو آخر ہے تو ظاہر ہے تو باطن	خورشید توئی اور مہ تابان توئی ہے
خوشبو تیری ہر طرف گئی مست ہیں ساری	لالہ ہے توئی بلکہ گلستان توئی ہے

قایم کی یہی عرض ہے ای والی کونین
دی جرم مٹا مالک دیوان توئی ہے

خیال اپنی میں جب سے کی تصویر پہرتی ہے	شعاع مہر و مہ آنکھوں میں بی تو تیر پہرتی ہے
کہاں طاقت جو حال اپنا کروں اظہار ای پیارے	زبانکی خوف سے لکنت دم تقریر پہرتی ہے
غرور حسن پر مت بہول یہہ دایم نہو ویگا	زمانیکی ہر اکدم میں میان تاثیر پہرتی ہے
کسی کے کام ای پیاری بہلا کر لے بہلا ہوگا	قضا ورنہ بشر کی سایۂ دامنگیر پہرتی ہے
اٹہا ہاتہہ علی ہیں قضا کے ہاتہ سے پیارے	دوا سی جہگڑی آخر بہلا تاثیر پہرتی ہے
کہاں تک مجہسے بہاگیگا ارے یا میری دلجوئی	یہہ ہی ماہرو لوگوں کی لئی تسخیر پہرتی ہے

عجب تاثیر ہے قایم آل رسول کی آستانہ کی
گدائی کی لئی ہر روز جہانگیر پہرتی ہے

گل ہے تو ہی اور بلبل نالاں تو ہی ہے
ہے شمع تو پروانہ سوزاں تو ہی ہے

گہہ قیس نمایاں ہوا گہہ صورت لیلیٰ
ہے تو ہی زلیخا گہہ کنعاں تو ہی ہے

ہر ذرہ میں موجود ہر اک شے میں ظاہر
ہیرا تو ہی اور لعل بدخشاں تو ہی ہے

ہے کوہ بیاباں میں اور اشجار میں ہویدا
دریا تو ہی اور گوہر رخشاں تو ہی ہے

ہیں تیری مطیع جن و پری حور و ملائک
قائم کا بھی بس دین اور ایماں تو ہی ہے

عجب خرسندگی میں چھتی اوسکا طور ڈالا ہے
چمک نے جسکے جو ہر دو جہاں میں شور ڈالا ہے

جہاں کی بادشاہو کا ہوا ہی حال ہم والا
ہر اک نے سر کو در پہ آپکے آ فی الفور ڈالا ہے

تڑپتا مرغ دل اسکے گرد کا ری اسکی
سر آ صیاد نے اسکا یہ دام جور ڈالا ہے

ازل سے بندہ ہوں اور چاکر فرماں میں تیرا
تیری الفت کا میری دل میں چھتی شور ڈالا ہے

یہ قائم اسکا سجاں فدا ہر لحظہ اور دم
تو پیر ہمنی اسی کو واسطے ہی چھوڑ ڈالا ہے

عشق میں کیا ہی ستم زور آزمائی ہو گئی
جان کی دشمن میری ساری خدائی ہو گئی

آج تک زخموں کی قاتل کی نشانی ہی موجود
دیکھ لو جسکو سے شبہ سوائی ہو گئی

فائدہ کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا ای طبیب
اس دل بیمار کے کیسی دوائی ہو گئی

تو تو ای بیدرد نشیں جب سے ملی ہی اسکے غضب
جسکے عالم میں تیری الواب جدائی ہو گئی

تیر مژگاں کا لگا چلایا کس طرح دلبر میرے
کیا تھی جسکے صنم جانم صفائی ہو گئی

کس کے کشتہ مجکو تو دولت دیوانگی جھلکر
بیوفا تیری جہاں عشق کیا بڑا ہی ہو گئی

زلف سے بکھری ہوئی اوسکی یہ قایم پر غضب
کیا صبا اوسکی کسو سی ہاتھا پائی ہو گئی ہے

ہر بات میں وہ صاف نکل جاتی ہیں کیسے
کہا ہم سے اغیار سے کر جاتی ہیں کیسے
آتی سی میری پاس ہے منہ کیا لگا نا
ہر شام و سحر غیر دو کی گھر جاتی ہیں کیسے
ہمارا وہ رقیبوں کو سدا پاس میں اپنی
اور ہم سے خفا ہو کے جھکر جاتی ہیں کیسے
دز دیدہ نگاہوں سی جو ایسی ہیں دلکو
دیکھو تو ہاں کانون سے دھر جاتی ہیں کیسے
تو آنکھ اوٹھا دیکھتا ہمکو نہیں دلبر
ہم کوچہ میں آ تیری گذر جاتی ہیں کیسے
اے شوخ نگہ کا تیری انداز عجب ہے
عاشق تیری اک لحظہ میں مر جاتی ہیں کیسے

قائم جو کہ طالب ہو کوئی جان سی بیکلی
کو غیر ہیں کام اوسکی سنور جاتی ہیں کیسے

عارض جاناں سی آیا عرق یون ڈھلکنے
قطرۂ شبنم معلق ہو رہی جون گل کے تلے
چاند ہی یا دل ہے یا گل ہے یہ سنبل کے تلے
یا رخ زیبا پہ تیرا بار کا کل کے تلے
ہے شفق ہیولی فلک پر سیہ زیر آفتاب
یا چھپا ہے دست ساقی ساغر مل کے تلے
کیونکہ ہو سینہ ہے پر اشک چمن و کلبہ تلے
ہیں ہزاروں داغ دل پنہاں مرین گل کے تلے

ملتجی کیونکر نہ ہووین قائم اوسکی در پہ
ہے تجلا سکا اوس در کے تجل کے تلے

کل شب ہجر میں اوس سے کے گلا ہی ہوتی
ورنہ یارب کبھی ٹک موت بھی آئی ہوتی

گر تری زلف تلک اپنی رسائی ہوتی
عمر بھر قید میں زنجیر طلائی ہوتی

طرف اوروں کی تو کرتے ہو تماشا ہر دم
کبھی آنکھ ہمیں سے بھی اکہان لڑائی ہوتی

سجدہ مردان سے تمنا سی گشتہ کو ترے
رشک عیسی بھی ٹھوکر کو لگائی ہوتی

قتل عشاق جو منظور نظر تھا یون ہی
تیغ ابرو کو ذرا اور سلائی ہوتی

بولی بلبل سے قفس ہو کے چمن تک جانی
وائے صیاد کسی بار جو رہائی ہوتی

تخت جمشید سلیمان سے قائم لیتا
گر میسر در جانان کی گدائی ہوتی

تنہا وہ چھوڑ کر مجھے ہمدم چلے گئے
ہم گذری اپنی جان سے شب جب چلی گئی

دیکھا نہ ایکبار بھی منہ اوسنے اپنا سیر
روتے ہی روتے چشموں سے ہم ہم چلے گئے

گشتہ طالع کی تیری خوبی کو دیکھ لو
جو رہرو رقیب کے باہم چلے گئے

سنی کہا کہ آپ کبھی ہمسے تو ملو
دی دی کی دم وہ مجکو تو ہر دم چلے گئے

روز حشر کا فکر تو کر اید اشتہار ب
سب یار تیری دیکھ کے قائم چلے گئے

دیکھی جب سی مینی تیری بانکی لالی
تیوری سے میری دلپہ شفق شام کی لالی

جس طور تری لب سی یہ سرخی ہی نمودار
ہوتی ہے کہاں ایسے مرجان کی لالی

جسوقت تری سرو چمن کو سن دیکھا
خجلت میں عرق ہوگئی بستان کی لالی

پیتا ہوں تیری ہجر میں میں خون دل اے | پر جاتی نہیں اس دل نادان کی لالی
غنچہ نے ترے کر دیا بس شیشہ کا عالم | غمزہ ترا سکہاتا ہے عجب آن کی لالی
گر گوشۂ ہمدرد میں گذر ہووے ترا یار | تو جلوہ نما ہووے ہر ایک جا کی لالی

جس طرح کے لالی تیری زلفوں میں قایم
اوس طرح نمایان ہیں ہر جا کی لالی

آج کل اسکا نا توانے ہے | ہے یہ معلوم جان جانی ہے
خبر اوس یار کے اس القاصد | تجکو لبشکے پاس لانی ہے
ایک تبسم ہے دوسرا غمزہ | آفت یہ غمزہ جان ستانی ہے
خم ابروئی نوک فتر کمان کی | یہ میرے قتل کی نشانی ہے
ہے سبھی سوز اور غم گریہ | یون گذرتی یہ زندگانی ہے
مر گئے ہجر میں ہم اوسکے صبا | یہی پیغام ایک زبانی ہے
سجدہ کرتے ہیں مہر و مہ اوسکا | کیا ہے لب اوسکے نوجوانی ہے
حیف تجہہ سی ملی نہ تولی یہ | بات کیسی یہ دلمیں ٹہانی ہے

خوش ہے وہ بین زعفری جوڑا
رنگ قاسم تا کا زعفرانی ہے

عشق میں اب یہ ہوئی توقیر ہے | ہجر کے گردن میں لی زنجیر ہے
رحم کرتا کبہو ان نہیں ہے مجہہ پہ تو | ہے یہ ظاہر اسکی تو ہی تقصیر ہے

بار فرقت سے جو اُس کی پڑا
سب سارا اس کا سبب تقصیر ہے

کس طرف کو جائے تجھ سے صید دل
ششدر ہے تو اور [illegible] تصویر ہے

تیغ ابرو کو جو چمکایا کس لئے
قتل کی شاید میری تدبیر ہے

اسقدر آوارہ ہے دست جنون
خود بخود [illegible] اب گریبان گیر ہے

طلب [illegible] فلک یکبار آہ
آہ میں کیا ہے میری تاثیر ہے

ایک اختر بھی نہ ہوا [illegible] یار
آگ [illegible] کیا [illegible] اثر ہے

تو جو ملتا ہی نہیں قائم کو آہ
سب یہ میری ہی خوبی تقدیر ہے

اے [illegible] فقط [illegible] توڑ ہی
دیکھا اس کے زلف [illegible] توڑ ہی

لیکن بغل میں اسکو جو کی [illegible]
ہو کر [illegible] خفا [illegible] توڑ ہی

گلچین کریگی رو رو کے خون اپنا [illegible]
لازم نہیں [illegible] گل [illegible] توڑ ہی

سنگ ستم سے شیشہ دل اپنا [illegible]
اس سنگدل کے ہجر میں لاچار توڑ ہی

قائم تو غم میں اس [illegible] صبر [illegible] ضرور
فرہاد کی طرح سے کوہسار توڑ ہی

پیارے نہ کبھی ہم ہوئے مہمان تمہارے
جو دل کی تھی دل ہی میں رہے ارمان تمہارے

ہیں چشم صفا دیدہ غمناک سبھی کے
آلودہ گنہ ہوں [illegible] دامان تمہارے

کس چاہ زنخدان نے میرے دل کو ڈبویا
اب دشمن جان دیدہ گریان تمہارے

کہتی تھی زلیخا یہ نسیم سحری سے | الجھاؤ نہ آ کر یوسف کنعان ہمارے

جب سے تجھے قائم نے کہے خواب میں دیکھا
ہیں آج تلک یوسفی برآن ہمارے

بسمل کی طرح خاک پہ تڑپا کے کسینی | مارا ہے مجھے وصل سے ترسا کے کسینی
پہرتا ہے وہ مسکین کا بہایا ہے مرا خوں | اغیار کیا یار کو بہکا کے کسینی
منہ سے میری بوسہ کا کہیں نام جو نکلا | منہ پہیر لیا غصہ سی جہنجلا کے کسینی
صحرائے عدم جائی طلبگار ہی یاں سے | اٹکا لیا نام نہ پہر جا کے کسینی
آیا جو میرے سر پہ وہ عریاں کئی شمشیر | شاید اوسی سمجہا یاں سمجہا کے کسینی
سر تک ہی میں دیدیتا اگر جمعی وہ ملتا | الفت نہ کبہی ہم سی جتلا کے دکہلا کے کسینی

اس رنگ کا یہاں قائم نہ کرنا ہم
مایوس کیا وصل سی ترسا کے کسینی

دیکھی ہی تہی بانکی ادا اور ہی کچہ ہے | بلبل کی گلستان میں صدا اور ہی کچہ ہے
ہے ناز سی چلنا تو الگ سکا ہی قیامت | باتوں میں لگاوٹ ہے مزا اور ہی کچہ ہے
کہتی ہیں طبیب حال میرا دیکہ کے اب | بجنگا نہیں اسکی دوا اور ہی کچہ ہے
ڈرتا رہو اوس شوخ سے ایدل تو عجب روز | پیاری کی نگاہ قہر خدا اور ہی کچہ ہے

کرنا نہیں قائم تجہی الفت کا توان سی
کرتا ہی تو کیا کرنی قضا اور ہی کچہ ہے

اگر آئینہ دل تیرا سیہ زنگار ہو جاوے
اگر دل کو مری عشق سے عیار ہو جاوے
عزیز ہو جاوے یوسف کا جسے آزار ہو جاوے
عزیزو گاڑنا ہرگز نہ ہرگز میری لاشہ کو
نہ ہووے زندہ عزیزو کشتۂ دلدار کا ہو عشق
ہمارے طرف تسلی ذرا اتنا تو کہدینا
نہیں باز آوےگا سر گرمیٔ بازار عشقبازی سے
مری یہ ہے دعا اس عشق میں عشقباز
اگر سر کاٹ کو جسم سے جدا ایسی لوٹا لم
گنہ اپنی طلاوی گر وہ میرو ماسی شک

تو ہر دم ہر نمایاں عکس روی یار ہو جاوے
گریبان کا اگر ایک رشتہ میری زنار ہو جاوے
زلیخا کی طرح رسوا سر بازار ہو جاوے
جنازہ پر میری جب تک نہ وہ دلدار ہو جاوے
مسیحا میری مقتل پر اگر سو بار ہو جاوے
تو آجاوی ابھی اچھا ترا بیمار ہو جاوے
اگر منصور کی طرح جیسی سو سو دار ہو جاوے
جو ہو بدگو میرا عشق میں وہ خوار ہو جاوے
تعجب کیا نہیں عالم کا دل افگار ہو جاوے
اگر میں تھا جسے تکتا و نینوں میں یار ہو جاوے

سبھی عقدہ تیری مشکل کے یک لحظہ میں کھل جاوین
اگر دریائی وحدت سی تو قائم یار ہو جاوے

جو کہ بستی وہ ہمیشہ آج تباہ کیا ہوئی
رہتی تھی ہر وقت ہم کچھ تنہا دلیہ غم
ہو گئی ہمسے جدا اب نہی ملاوی خدا
باغ میں تھی کل تمام رونق ولیس اندر تمام
اگر بادشاہ جہان دار اسکندر تمام

سب گئی زیر زمین آج تباہ کیا ہوئی
کہاں گئی وہ نکتہ چین آج تباہ کیا ہوئی
دوستو وہ مہ جبین آج تباہ کیا ہوئی
نسترن و نسترن آج تباہ کیا ہوئی
مٹ گئی سب اہل دین آج تباہ کیا ہوئی

کر رہے تھے باہم خوشی ملکی شب و روز ہم	کیا ہی تھی وہ دن آج بتا کیا ہوئی

دیکھ لی قاسم ذرا دنیا کا یہ ماجرا
قیصر و فغفور چین آج بتا کیا ہوئی

وہی ہر سو وہی ہر جا عیاں ہے	مکان جسکا مکان لامکان ہے
تیرا کوچہ مثل بوستان ہے	صبا ہے گل ہے بلبل باغبان ہے
اوٹھانا کا ہیکا بار گران ہے	یہ جسم او لاغر میان ہے
نہ دن غم سے کسطرح شب و روز	نظر سے زلف آج اوسکی نہان ہے
جلایا عشق کے آتش نے ایسا	بدن شعلہ ہے ہوئی سر دھوان ہے
ہمارا سینہ کباب ہڈیون کو	یہ میرے شمع تا سر استخوان ہے
تو اپنی حسن پر مت ہووی مغرور	بہار آخر ہوئی وقت خزان ہے
تیری کوچہ مین مثل بلبل ای گل	تمہین لازم بنانا آشیان ہے
سیاہ کار کا اسکا باپ ہو تو دور	زمین و آسمان پر الامان ہے
نہ کوئی ناخدا کوئی علاج	بچا یارب کہ نور جہان ہے

یہ کشتی آہ قاسم کی شب و روز
غضب دریائی طوفان مین روان ہے

کیا خدا کا نور اوسکی چہرہ روشن ہے	حسن کے بازار مین یوسف کی جوبن نا ہے
گر نہین تقصیر کچھ دلدار کی تجھہی ہو	کیون یہ بار طوق ای قمری تری گردن میں ہے

کیا طلسم تازہ تھا سوز الفت نے مجھے
شمع روشن آہ سوزاں سے مری فریاد ہے
ناتواں میں ہوں یہاں تک فرقت دلدار میں
کوہ سے بھاری بھی پائی ہو مری تن پہ ہے
خار آتی ہیں نظر گل کی جگہ اے دوستو
کیا وبال آیا خزاں کی ہاتھ سے گلشن پہ ہے
شاید آکر اوسنے دکھلائی ہے آلودہ لب
جو اودا سے چمن میں غنچہ سوسن پہ ہے

گر نہیں تو نے کیا ہے قتل قاسم کو بتا
کیوں لہو کے چھینٹے اے ظالم تری دامن پہ ہے

دست وحشت نے کئی چاک گریباں کتنی
چشم خونبار سے تر ہو گئی داماں کتنی
دیکھی اوس دست حنائی کی جھلک جو شاید
غرق چہ خون میں ہوئی سینہ مرجاں کتنی
مت رلاؤ مجھے دو ستا الٰہی کے عالم
چشم گریاں سے ہیں بہری ہیں مری طوفاں کتنی
آہ میں دوستو کس کس کو دکھاؤں یارب
بیٹھی ہیں دل میں مری ناوک مژگاں کتنی
بام پر آکے ذرا منہ تو دکھا دے ظالم
تیری فرقت میں گئی دم کی ہیں مہماں کتنی
جب سے دیکھی ہے تری چشم سیاہ کا فسوں
ماری پھرتی ہیں بیاباں میں غزالاں کتنی

اوسکی کوچہ میں تماشا ہے عجب اے قاسم
کئی سر لئی ہیں پڑی اور ہیں بیجاں کتنی

دل چھین لیا میرا تو اوس شیریں زباں نے
قد میانہ اوسکی کمر رشک حنا نے
محشر کا جو تھا خوف وہ دل سے بھلایا
اوس اچھا تھا فتنہ کہ برد سر اوسنے
کیا کیا مجھے اے وائے فلک تو نے دکھایا
حیراں کیا خوب تری تیغ ادا نے

اس نور محمد کو کیا عالم بالا نے — قربان اونہین پر کیا دم و نوجہان نے
تدبیرین آتی نہین کچہ بات سی لیلی بنیا — رسوا کیا مجھکو تو مری چشم گریان نے
اور مرتبہ لولاک دیا شاہ امین کو — شافع بہی اونہونکو کیا محشر مین خدا نے
امت کے لئی خوب سی تکلیف اوٹہائی — مکی مدنی ہاشمی مہر شہا من نے
اوس نور سی شرمندہ مہ و مہر کیا ہانے — واللیل کو شرما دیا اوس زلف دوتا نے

جیسی ہی مرجانا ترا آسان ہوتا ہی قاسم
لاچار کیا جیتی جی اس اپنی قضا نے

اجل سی پہلی مجہی کس بلا نے مارا ہی — قضا کے ہاتون سی رنگ حنائی مارا ہی
نہ تیغ کا ہو نہ مین مارا ہو نہ خنجر کا — کبہی تو یار کے تیغ نگاہ نی مارا ہی
حشر کو جو تجہی پوچہے کہین کون ہی تیرا قاتل — وہان کہونگا کہ اس بیوفا نے مارا ہی
سناؤن حال دل اپنا مین کسکو اب جاکر — مجہی تو یار کے بانکی ادا نے مارا ہی

مین کسی جا کرون فریاد قاسم اوسکی آہ
کہ مجہکو یار کے جور و جفا نے مارا ہی

محفل مین شمع کسی سی کچہ کام نہین ہی — اس واسطے اس دلکو تو آرام نہین ہی
تکتا ہون جس سے اوسکی تری حیف بی تارو — انجام ستمگر کی سرانجام نہین ہی
ڈوبا ہوا اس فکر مین رہتا ہون شب و روز — دنیا مین کوئی مجہسا تو بدنام نہین ہی
قاصد نہ پہرا وہان سی جواب آیا ہے کیا طور — یا شوخی سی کچہ شوخ کی پیغام نہین ہی

قائم تیری الفت مین یہہ اقیس کی مانند
لیلی کی ہوا سے بہی آرام نہین ہے

خداوندا مجھے اوس سے ملا دے — میرا یہہ درد و آزار اٹھا دے
جدائی سے تڑپتا ہون شب و روز — مجھے دیدار جانانہ کا دکھا دے
روا ہرگز نہ کہ ہستی کا مجھے غم ہے — تو اپنی یاد مین یہہ دم ملا دے
مین رہ گم کردہ جنگل مین کھڑا ہون — نوازش سے مجھے رستہ بتا دے
مین ہون تاریک جیسے ای خدایا — کرم اور فضل سے اسکو ضیا دے
دم فانی کی تو تدبیر یہہ کر — اسے راہ بقا کی ٹک سجھا دے
مین ہون پروانہ تیرا شمع ہی تو — تمنا یہہ ہے اب اسکو جلا دے
بہرکتی ہجر کی آتش ہے بے حد — آب وصل تو اوسکو بجھا دے

یہہ قائم تیرا دیوانہ ہے مجنون
نقاب دوری اسے تو اوٹھا دے

آنکھین کھولکی دیکھ مسافر دم کا کیا ہے بہروسا ہے — لاد لیا بنجارہ نا ہر تو پڑا کیا سوتا ہے
کوئی لادی شکر مصری کوئی لادی کیا کچھ ہے — اچھی چیز کو دیکھو پیارے کسمین سستا جاتا ہے
ہیم نگر کے ہاٹ لگی ہے سوداگری بیوپاری — کھوٹی کوڑی کو دیکھ لے جانی ہین پر ٹکا تو نا ہے
جیسا بووی ویسا پاوی وہی آکر تو کہائیگی — زمین تو سنگی گیہون دیا کی مڑوا تو کہن لونا
بیل جو کودا بیچ جنگل کی گوندہری ہے اب بہاری — دہوکا تم کو لادا ساتھ نہین ہا آن پڑا لیٹا ہے

تا ایک تن کا نکل چلا پیر کوئی کسیکا ساتھی
بھائی برادر او لڑکا نہ کوئی ہمن ساتھی ہوتا ہے

حقیقی دیکھو سبھی او ان نوربنی کو پیدا کیا
پیر دین محمد دیکھہ مسافر سبھی افضل ہوتا ہے

نوربنی کو دیکھہ لی غافل حقیقی ہی محبوب کیا
روشنی لطفیل ہوگی بخشش اپنا ہی پیرو سایہ ہے

اس دنیا مین آنکی پیاری بیکی تو ان ایک گئی
افسوس کر دیا ہاتھ طواب رتنے سبھی کیا ہوتا ہے

مال تو اپنا چوکس رکھو سمجھی تیری سنگ نہ جاوے
کیا غافل ہو کے سوتا ہے ہون حال خرابہ ہوتا ہے

آنکھین ہو کے دیکھہ تو نادان کیسے پڑا ہی غفلت مین
حیدر علی گئی سمیت میان اب کیا پچھتاتی ہوتا ہے

جسطرف کو دیکھتا ہون یار ہے
یار ہے وہ یار ہے وہ یار ہے

تیری فرقت سے صنم اب دل میرا
زار ہے اور زار ہے اور زار ہے

محفل خوش ہے ولیکن جز ترے
نار ہے ایک نار ہے ایک نار ہے

تیر مژگان کا کہون کیا دلکی بیچ
پار ہے اب پار ہے اب پار ہے

خاک بر سر عشق مین تیرے صنم
کار ہے یہ کار ہے یہ کار ہے

کاکل پیچان تیری دلکی لئے
دار ہے ایک دار ہے ایک دار ہے

قایم اوسکی زلف ہی حق مین تیری
مار ہے یہ مار ہے یہ مار ہے

جسکا کاکل نظر اوس بت کی چلا آتی ہے
اندمان کی میرے سینہ سے صدا آتی ہے

آج اوس قلعی بدنکی سین لپٹی شاید
تجہ مین کچہ اوسی بو باصبا آتی ہے

جو رولا کر نہیں مارا مجھے تو نے ظالم
کیون میری قبر سے رونے کی ندا آتی ہے

غم فرقت مین تو جینے سے ہی مرنا بہتر
موت کیون مجھکو نہین بار خدا آتی ہے

یہی اقرار تہا ملتا ہی رقیبون سے تو
تجھکو ای عہد شکن کچھ ہی حیا آتی ہے

تو جو ملتا ہی نہین بن تیرے ابر بہار
غم کی سر دم دل نالان پہ گہٹا آتی ہے

کہین گذرا ہے کوئی سوختہ تن گلشن سی
آج جلتی ہوئی قایم جو ہوا آتی ہے

غزل دوہرہ

میری اس عشق کی بازی مین سے اب تو جان جاری ہے
سوا اس یار کے واللہ ہمکو ذلت بہاری ہے

پیتم پیت لگا کی چلی کون کے دیس
ہم ہی تمری سنگ چلین گے کر جوگن کا بیس

تمامی عمر فرقت مین تیری زار و رو گذاری ہے

کوکت کوکت بن پہری اوتری سہولا یا نام
درشن سکی نا ملی سواب جاؤن کس کا نون

جمال یار کی اس دیکہنی سے انتظاری ہے

ساجن تمری کارنے جگت ہی بدنام
گلی گلی کوکت پہرون اب لی تمرو نام

کسیکا کچھ نہین بگڑا ہی سو میری خواری ہے

سجن تمہاری درس کو بلکت ہون دن رین
دن تو رو رو کٹ گیو رات نا آوی چین

کبھی روتا ہون سکو اور کبھی اختر شماری ہے

دن تو رو رو کٹ گیو اور کالی رین ڈرا
تم سے جگ کی بجلی سو جیو ڈرا تر تہو جائے

دل ناصر کو بھی یہ اسد مقرر تھا ہے

بیسی ہمکو آس تھی جو بسر لگی تھی یاں
اب سن لے پیاری بہی کو ٹوٹی من کی آس

کیا جو ساتھ میری اب یہ فرقت تمہاری ہے

بیکار ا بھی لگو سو واکو سونڈلی اون
سو سو فن فریب بھی ہو نگی دکھ بہلاوت

بتادی ہمکو تو قاسم کہ بھی تیری یاری ہے

زلف دلبر میں دل پھنسایا ہے
ہوش و آرام سب گنوایا ہے

دور کر سختی میری اب جلدی
ہجر کے ہاتھ نے دبایا ہے

تو ہی کہدے کہ یار تو نے کبھی
غمزدہ کو بھی ہنسایا ہے

کیا کروں ناصحا میں اسکا گلا
اس نے ہر ہر طرح ستایا ہے

دیکھ پروانہ کو تو اے شمع
تن تیرے عشق میں جلایا ہے

دلبرا آج کر دیا بیتاب
نامہ بر کیا خبر تو لایا ہے

وصل سے رکھ کے مجکو سب محروم
غم فرقت کا یہ دکھایا ہے

آج باد صبا نے اے یار و
مژدہ وصل کا سنایا ہے

لے چلو پاس جلد قاسم کو
تیری در پہ آج آیا ہے

دلمیں ہوس دولت دنیا نہیں رکھتے
آئینہ ہے ہم زنگ کو اصلا نہیں رکھتے

کافی ہے ہمیں خیال تیری چشم کلو کا
کو بزم میں ہم ساغر مینا نہیں رکھتے

کسطرح ہمین تیری نظر آوی تجلی | موسی کی طرح دیدۂ بینا نہین رکھتے
بیمار محبت ہین تری دیکھکی صورت | امید شفا دیدۂ عیسی سی نہین رکھتے
سایہ ہمین درکار نہین بال ہما کا | جز سایۂ درکے تیری سایا نہین رکھتے
دامن کو تو رکھ لیتے ہین ہان دیدۂ تر پر | پر داغ جگر پر کبھی پھایا نہین رکھتے

قاسم کو تو اب کرے علاج آپ سرفراز
عاشق تیری ہونگا تو دعوا نہین رکھتے

رہتا ہے ہرا روزن ناسور ہمیت پانی سے | جسطرح کہ ہو خانۂ زنبور مین پانی
ہی موج زن آنکھون مین مری اشک کا طوفان | ابلا ہی کبھی جیسے کہ تنور مین پانی
آنکھون نے پس از مرگ بھی جاری رکھا دریا | بہتا ہی مری ایک سمت مری گور مین پانی
پھر آوین جو یاد رخ پر نور مین آنسو | سمجھے یہ ابھی شان نے شجر طور مین پانی

کیا حال لکھون دیدۂ تر کا مین قاسم
دیتی ہین بہا کاغذ مسطور پانی سے

اے دل رضائی حق مین نہ تدبیر چاہئے | کام اپنا سب حوالۂ تقدیر چاہئے
کر اختیار سب سی دوا پیشۂ نیاز | تجکو مراد دلکی جو تسخیر چاہئے
پیراہن نسیم سحر مشکبار ہے | کھولی ہوا نے زلف گرہ گیر چاہئے
کچھ حال سرد مہری جانا ہو جب رقم | لکھنے کو اوسکے کاغذ کشمیر چاہئے
یک مشت استخوان ہون میری پاؤن کی لئی | نقش پای مور کے زنجیر چاہئے

ہر چند میں اوسکو بلایا نہ آیا سیر	ایدل اب اوسکی واسطے تحریر چاہیئے

گر دخت رز کے ساتھ میرا عقد میفروش
قایم نیکی کار خیر میں تاخیر چاہیئے

دیکھہ کر مجکو منہ چھپاتا ہے	آہ در پردہ جی جلاتا ہے
شب فرقت میں کیا کہون ناصح	اوسکا ہنسنا مجھے رولاتا ہے
آئینہ میں نہ دیکھہ منہ اپنا	آگ پانیمین کیون لگاتا ہے
تیز ہر نوک خار ہے مجنون	دشت وحشت مین کون آتا ہے
تیغ ابرو کے دیکھکر جوہر	ہر لب زخم مسکراتا ہے
داغ پر داغ لالہ سان دیدہ	الفلک کیون مجھے ستاتا ہے
گنبذ چرخ ہے غبار آلود	کون صحرامین خاک اوڑاتا ہے
رکھہ جدا وصل سے مجھے اپنے	روز نامے سے اب بتاتا ہے

قایم اپنو خدا سے خیر کرے
جی سا کچھہ آج سن ستاتا ہے

صبا جو چاہے اوڑا اپنے وطن کو لیجاوے	یہ نیت سر مین قفس سے چمن کو لیجاوے
مثال شمع کے روشن ہون دیدہ یعقوب	صبا گر اوسکے وہان پیرہن کو لیجاوے
کمر کو رونے بے باندہے اگر تراشیدہ	بہا کے گنبذ چرخ کہن کو لیجاوے
نسیم وادی گر جعد عنبرین اوسکی	اوڑا کے نکہت مشک ختن کو لیجاوے

یہی جنون ہی تو دیکھیں گے قبر میں قائم
سلامت ایک یہی تار کفن کو لیجاوے

چھوڑ نہ گیسوئے مشکبار ابہی
کاٹ کہاوےگا یہ سیہ مار ابہی

دیکھیو ٹوٹنے نہ پاوے
تار اشکوں کا چشم زار ابہی

چہیل پہلو سے پلنگ دین اپنا
دلبہر رکہتی ہے اختیار ابہی

پہول نرگس کے قبر پر رکہیو
ہے مجہے یاد چشم یار ابہی

دیکہنا گلرخوں کا ای قائم
ہم نہ چہوڑینگے نو بہار ابہی

اشکوں سے ناتوان ہوتا ہے بہی تن پر مرا
تس پہ میری زندگی اوس سیمتن پر بار ہے

آئینہ میں دیکھ رخ خال سیہ چہرا رہے
بولی یوں ان نرگسونکا چاہمن پر بار ہے

کیا عجب گر خط سے نکلا عیب کیا زیبا جبین
ہان مگر نقصان ہے یہ چاہ ذقن پر بار ہے

بس ہے بند وہ ان چہرا اوس شوخ کے گل ہوں کیا
گرچہ زینت آسمین ہے لیکن دامن بار ہے

مجہکو کیا نور ہستی ہے جو مہ و شوالی دا
زینت زیور بہی اب اپنی حسن پر بار ہے

چاند نے شب میں عرق آیا تو ثابت سے ہوا
جلوہ مہتاب بہی اوس گلبدن پر بار ہے

موتیونکا ناسپنی باغ میں دیکہا اوسے
سیہ ہوا تجکو گمان سرو چمن پر بار ہے

لیگئی لو اوسکے زلفونکی صبا جو با کان
دیکہہ لو اتنی وہان مشک ختن پر بار ہے

خوش کہان ہووے یہ قائم جو سدا گرد چمن ہے

عاشقونکا دل لگا ہی جسے کس بیمار کے

جب سے ہی ہم عاشق ہوئی ابروئی خمدار کے	زخم صد کہاتی ہی دلبر خنجر و تلوار کے
وصف ہیں کیا کیا لکہوں عنبر اسی رخسار کے	نازکے انداز کی رفتار کی گفتار کے
مانگتا ہوں تم سی بوسہ لیکن وہ سمجہی مجہی	خط کے و یا خال کے یا لب کے یا رخسار کے
محو ایسے ہوگئی ہم ایک صنم کے عشق میں	توڑ بیٹہی ہی رشتہ تسبیح و زنار کے
مرگئی پر اسکی آنکہیں کہلی ہیں دیکہ لی	یعنی ہیں مرگئی منتظر اب ہی تیری دیدار کے
ہیں ہوئی جراحت اسکی خط بہ ...	زخم پر کہائی لگانا مرہم زنگار کے
میری آہ آتشیں سے اندنوں ہی وہ شرر	دل سے آ لب تک لاؤں تو جلجائیں گردو جہان کے
وصل کے وعدہ کا سچا جانتی ہی ہم تمہیں	سر پری جہوٹی سو صاحب اپنی تم اقرار کے
جانے کیا باعث کہ ہمسے خفا رہتا ہی گرچہ	آدمی ہم تو نہیں ایسی کوئی تکرار کے
صاف شق ہوجاتا سینہ رستم و ضحاک کا	دیکہتی گر زخم وہ میرے دل افگار کے

ہی یقین بخشیگا قایم روز محشر کو خدا
از طفیل چار یار و احمد مختار کے

دیدۂ اشکبار رکہتا ہے	درج گوہر نثار رکہتا ہے
کیوں دلا انتظار رکہتا ہے	تو ہی چل وہ تو یار رکہتا ہے
دلکو بیچین کردیا ناصح	ذکر جو بار بار رکہتا ہے
آپ ہی دلمیں کیجئے انصاف	کسکا جور انکار رکہتا ہے

منتظر قیس دشت وحشت میں — سر بسر نوک خار کا ہے
پھونک دی آگ میری سینہ میں — خنجر آبدار کا ہے
بلبل اب نہ آہ کر نالہ — وہ گل نوبہار کا ہے
داغ دل کا تو دیکھ لے الشیخ — آہ یہ داغ عذار کا ہے

قاسم اب بند سے تیرے کیا سود
دل یہ اختیار کا ہے

تمنے جب سی کیا کنارا ہے — ہم ہیں اور گور کا کنارا ہے
جسم پر یہ نہیں ہے شعلہ برق — آہ سوزاں کا ایک شرارا ہے
سیم بر نے تیری محبت میں — نقد جان تک بھی ہمنے ہارا ہے
آہ نے میری کچھ اثر نہ کیا — دل ترا کیا ہے سنگ خارا ہے

ہمسری کوئی جاناں ہیں آہ قاسم خان
اوسکی کب تیرا گذارا ہے

نالہ کرتا ہے آہ بھرتا ہے — دل یہ کیا کیا ہے غم گذرتا ہے
تیری بیمار کی خبر لے جلد — ورنہ کوئی دم میں اب یہ مرتا ہے
تو نہیں دیکھتا ہزار افسوس — کون قدموں پہ سر کو دھرتا ہے
ہجر کے زور سے تیری مہ رو — ابتو بس سے ہی دل بکھرتا ہے

یاد میں تیری آہ قاسم اب

تیرا ہی ذکر ورد کرتا ہے

دل گھبرا جائے ہے کوئی تنہا نہ چھوڑ دے مجھے
کیا جانے کس پری کی لگی ہی ہوا مجھے

آتا نہیں نظر کہیں وہ دلربا مجھے
الفت نے جسکے بے سر و ساماں کیا مجھے

ہو چکا ہے سب سے داغ کی دل اپنا بار تنگ
تاریک شب میں جسکہ یہ رہبر ہلا مجھے

میں منتیں کروں وہ مجھے گالیاں سنا
یہاں تک ذلیل عشق نے اب تو کیا مجھے

بھڑکے ہے اور تری نصیحت سے دل میں آگ
سمجھا نہ بار بار تو ای ناصحا مجھے

اٹھوں ہوں مزاج سے اب اعتدال ہے
یعنی تری شہر کی ہی موافق ہوا مجھے

ہے وقت آخر میں یہ قائم کی آرزو
سینہ سے اپنی ہاتھ لگا لی ذرا مجھے

یہ دی ہے کس نے خبر آج بزم میں جا کر
کہ یار بیٹھا ہے لیکر کے جام صہبا کے

خمار نشۂ الفت ابھی تو ہے دلبر
خراب کرتا ہے عاشق کو اسکا نشہ کے

شنید کر گیا مجھکو سے وہ ای باد صبا
خدا کے واسطے لا نشہ یہ لا تو سمجھا کے

اس آہ کا میری صدمہ اگر کہیں پہنچے
زمیں پہ ٹوٹ پڑی آسمان تڑا کے

تو آپ ہے منصف ہو دل میں انصاف
کہ وصل سے کیا مایوس رات شرما کے

رقیب سے ہی ہوا ہے وہ خوش ظاہر او یار
جگر جلا دیا یکبار مرا دکھلا کے

تو پند دیتا ہے قائم کو ناصحا جواب
او سی جا کے یہاں لا قسم دلوا کے

کاکل مشکیں سے تیرے مند شب دیجور ہے | حسن رخ کے آگے کب تاب جمال حور ہے

تیری ہنگام خرام ناز ای غنچہ دہن | بیضۂ کبک دری ہر بیضۂ بلور ہے

ہو چمن میں جلوہ فرما تو بہی اے سرو رواں | چال پر کبک دری اپنی وہاں مغرور ہے

میں ہوں وہ عاشق ترا اے جان من جسکا شور | ارض سے لی ساکنان عرش تک مشہور ہے

بعد مردن کیوں نہ ہو تربت میں تیرے روشنی | استخوان میری لحد میں میں شمع کافور ہے

تاک کر جھکو اسکی کا نفن ہوا فلک | حقۂ پروین بنا اسکے یہ خوشۂ انگور ہے

کیوں نہ القا ہو مجکو گلشن میں سرور
قطرہ ہای شبنم گل شیشۂ ناسور ہے

نہ جیتی ہی جی جستجو تہی کسیکی | نہ خاک بہی آرزو تہی کسیکی

میں اسباب پر آہ روتا ہوں ہر دن | کہ ہر دم منا سینکی خو تہی کسیکی

ندی اوسنی مٹی بہی تربت پہ اکی | کہ لب اسمیں ایک آبرو تہی کسیکی

معطر تہا مان جس سے جیی امن صبا کا | کہ تھلی کا کل مشکبو تہی کسیکی

مگر دیکھ کر ہیچ کہا ہائے غنچی | کہ یان سامنے موبمو تہی کسیکی

ہوا تکلو سکتا سا ایک آج ظاہر | کہ تصویر ہو بہو تہی کسیکی

خبر کیا ہمیں اسکی ہو تجی ہی قایم
جو رسوای گل کو بکو تہی کسیکی

تیری بن موت آجاوے تو اچہا اپنی زندگانی سے | علاوہ خط کی القاصد یہ پیغام زبانی سے

نگاہ مست جاناں یا بلا کی ناگہانی ہے
خم ابروی قاتل یا سیہ تیغ اصفہانی ہے

شکست رنگ رخ ہی یا ارغنل ہوسی ہے
صدا آئے حلق بسمل سے صوت یا لحن عراقی ہے

تری یا غم نے کیا یہ حال ایک کنج حسرت میں
تو کہا آتی روز اب سر بر قدم میں ناتوانی ہے

خلل اندازی مگر دل لبنی یا رنجال ہو ہو بچا
نہ وہ راتیں نہ وہ باتیں نہ وہ قصہ کہانی ہے

نظر کیونکر سمجھیں اس کو ان پر تو ہما میری
سگ جانا کی بہ نخچیر ہماری میہمانی ہے

نہیں بعث کہ آسیہ کی لقول شاعر ایسی
کبھی سوز دروں ہے کبھی آہ نہانی ہے

کریگا ہی قتل ایک عالم کو یہ نوشان بھی آشوخ
نہیں لازم کہ تجکو یہ شوخی مستی جوانی ہے

بتایا نقد دل کیوں کر کسی اوسکی کوچہ میں
کہ برسوں قسم سے قاسم وہاں جاکر جمانی ہے

ذرا اے رشک گل رخ کو دکھا جاؤ تو بہتر ہے
مری اس غنچہ دل کو کھلا جاؤ تو بہتر ہے

شراب وصل اے ساقی پلا جاؤ تو بہتر ہے
غم فرقت سے اب مجکو چھٹا جاؤ تو بہتر ہے

حباب آسا کوئی دکھاوت پہ تم آہ دنیا میں
مجھے دیدار تم اپنا دکھا جاؤ تو بہتر ہے

نہ بھولونگا کبھی احسان تمہارا اے پری وش
مری دلبر کو تم مجسے ملا جاؤ تو بہتر ہے

بڑا دعوا ہے اپنی حسن پر لیلی و شیریں کو
ذرا چہرہ سے برقع تم اٹھا جاؤ تو بہتر ہے

تمنا ہی بڑی ہنسنی کی میری طائر جاں کو
ذرا تم دام گیسو کو بچھا جاؤ تو بہتر ہے

بڑا قاسم کا ہی گلشن میں ای عیسی
صدا ای تم سے تم اسکو جگا جاؤ تو بہتر ہے

دم نزاکت کا جو تجھسی گل گلشن مارے
ورق گل پہ ہر اک خار ہی سوزن مارے

کیوں نہو دلپہ اوداسی میری جو وہ گلرو
غیر پر تجکو سمجھ غنچہ سوسن مارے

اوس ستمگر کی یہ پلٹن ہے عداوت تجھسے
یا میری لاش پہ آکر لیس مردن مارے

تاب لا سکتی نہیں جسکے جو تیری شمع
اسلئی بیٹھی ہے فانوس میں چلمن مارے

جن کے سینہ میں ان جاتی ہے شل غربال
جگر میں تیر مژہ وہ بت پرفن مارے

جسنے کاکل کو تیری ہاتھ لگایا ہو دے
اوسپہ نازل ہو بلا مار سیہ پھن مارے

ہی قایم کے دعا ہجر میں اوس کاکل کے
ناگ ڈس جاوی مجھی یا کوئی گردن مارے

آج ہاتھوں میں حنا اوسنے جو لگوای ہے
آج قاتل نے میری قتل کی ٹھہرائی ہے

دیکھ سکتی کا نہیں میری تجلی ہرگز
آج یہ طور پہ موسی کو ندا آئی ہے

کچھ تو لگدری میری قاصد وہاں البتہ
آج اوس وقت طبیعت میری گھبرائی ہے

لے خبر جلد ذرا آنکے ای لیلا وش
کہ لب گور پہ بیٹھا تیرا سودائی ہے

ناموس عشقنے تیری یہ کیا ہے مجکو
سب سے معشوقونسے اپنی شناسائی ہے

کچھ نئی طرح کی بو آتی ہی بہار اسمیں اب تو
شاید اوس کوچہ جاناں سے صبا آئی ہے

کام الفت سے تھا مجکو کبھی ای یارب
اوسکی کاکل کی بلا سر پہ میری لائی ہے

ایسے ظالم سے کری خاک کوئی کیا فریاد
جس جگہ پہ نہ کسی شخص کی شنوائی ہے

گھر میں کیونکر نہ کروں چاک گریبان اپنا
ایکمدت سی نہیں اسکی خبر آئی ہے

کچہ بہی خوف خدا تجکو ذرا گر انصاف　　ہے تو مجکو کیا تیری بیمار کی رسوائی ہے
کیون نہ شکوہ ہو مجہی عمر کے کٹنی اب　　تیری ملنی کی جواب تونی قسم کہائی ہے
یا نہ بیخبر ہوئی عشق بین اوس کافر کے　　کیا بلا حضرت دل آپکی دانائی ہے

پہر وہی ولولۂ عشق وہی جوش جنون
شاہ قاسم ہو کہ گلشن بین بہار آئی ہے

مجکو وہ آج دست حنائی دکہا چلے　　آنکہون سی میری خونکا دریا بہا چلے
مدفن پہ میری آج وہ گیسو لگا چلے　　مجکو شب وصال کا جلوہ دکہا چلے
میری دہن سی وہ دہن اپنا لگا چلے　　تہا وقت نزع ساغر کوثر پلا چلے
سنا ہے کہ مجکو قتل ہے منظور یار آہ　　دشمن کو دور سی جو میرا اگر بتا چلے

کیا ہے ثواب تمنی کمایا بتاؤ تو
قاسم کا بوجہ سی جو تم دل دکہا چلے

دل پہ میرے ابر غم کے چہا گئے　　اشک کا مینہ آنکہ سے برسا گئے
خوبی قسمت پہ میری دیکہ لو　　ملنی سے میرے وہ قسم کہا گئے
مجکو نصیحت کر ای ناصحا　　روز کے سمجہانے سے گہبرا گئے
کس لئے وہ زلفین پریشان کرین　　سانپ میرے دل پہ تو لہرا گئے
عاشقون مین اپنی مجہے آپ واہ　　سب سے ہی خطاوار ہے ٹہرا گئے
چہوڑونگا ہرگز نہین اے مہرجان　　تم اگر اکبار مجہے پا گئے

یار کا قائم کری کس سی گلا
رنج و الم مجھکو وہ دکھلا گئے

تیری فرقت میں کلیجہ اپنا نہیں اب تو ٹھکانا ہے
فغان لب پر ہی درد دل کے اور آنسو بہاتا ہے

بھلا میں کیا کروں یا رب مجھے کچھ بن نہیں آتے
کہ دشمن ہو گیا اپنا جہاں میں سارا زمانا ہے

ہماری طالع ناساز کی تاثیر تو دیکھو
کہ نام وصل کا نہیں جیسا وہاں پر آیا ہے

میری دلبر کے ہوتی سامنے معلوم ہوتا ہے
یوں ہی دنیا میں اک لیلیٰ و شیریں کا فسانا ہے

ستم سے باز آتا ہی ستاتا ہے دلکو قائم کے
بہت اچھا ہے مسکین کے دل کا دکھاتا ہے

ہمارے دلمیں ہے کہ اسکا ذرا جواب تو دے
رہا ہے کدہر ہی تو کسکی حجاب تو دے

بتنگ آیا ہوں آنسوں بہر کے رونے سے
ذرا فراغ مجھے دیدۂ پر آب تو دے

بگڑا ہے حسن پہ اپنی غرور سنبل کو
ذرا تو کاکل مشکیں کو پیچ و تاب تو دے

کمال دلمیں تمنا ہے ایک مدت سے
خدا کیواسطے بوسہ مجھے شتاب تو دے

حیا کو چھوڑ دے اب جان لی کہا میرا
شب وصال ہے نادان اوٹھا حجاب تو دے

فلک پہ ماہ کے ہووی کساد بازاری
ذرا تو چہرہ سے اپنے اوٹھا نقاب تو دے

نہ مرتا ہوں تیری نا تواں سی ور نہ جیتا ہوں
تو چین مجھکو دل خستہ و خراب تو دے

ہماری تشنہ لبی حد سی گذری اے ساقی
خدا کو مان مجھے جرعۂ شراب تو دے

بڑا ہی عشق میں سہہ مدت سی یہ قائم دیکھے

تو اسیہ ہاتھ سے اپنے جہر گلاب دے

آتش ہجر نے جلایا ہے
عیش و آرام سب اُڑایا ہے

نہ کبھی خوش ہوا یہ دل میرا
تو نے کس طرح سے ستایا ہے

لگ گیا دل پہ اسکا زہر اثر
مار کا کل میں کیوں چھپایا ہے

جسکے سنتے ہی جان کھو بیٹھے
نامہ بر کیا خبر تو لایا ہے

پند کب تیرے مجکو سود کرے
ناصحا اوس سے دل لگایا ہے

سر ہے حاضر ولے ہے تو اغیار
بارہا مجکو آزمایا ہے

بیٹھ کر ساتھ غیر کے تو نے
زندگی کا مزا اٹھایا ہے

مژدۂ وصل آج باد صبا
مرحبا تو نے مجھ سنایا ہے

عشق میں حال ہے یہ قایم کا
دل تھا ایک اپنا سو رایا ہے

کیا بنایا ہے یہ قدرت نے تجکو نور سے
حسن میں بہتر ہے تو باغ جناں کی حور سے

ہی نہیں دل میں سمندر کے فقط کچھ جوش ہے
برق بھی روشن ہے میری آتش ناسور سے

لاغر ایسا بن گیا ہوں فرقت دلدار میں
دیکھنے میں نسبت ہماری تن کو پائی مور سے

واہ رے سوز محبت خوب ہے یہ لگا مجھے
روز اوٹھتا ہے دہواں کالا بری کا گور سے

سچ بتا ناصح کہ دیکھا ہے کہیں ایسا بشر
ساعد سیمیں ہوں جسکی پاؤں ہوں بلور سے

ایکدم فرصت بھی مرنے کی نہیں دیتا مجھے
تنگ آیا ہوں خدایا میں دل رنجور سے

یہ لب میگون کی الفت مین ملا مجکو ثمر
الله ہین دلمین میری خوشۂ انگور سے

مے کشی کا شوق ہے ای ناصحا بہر خدا
جلد جاکر تو کہو اوس ساقی مخمور سے

یہان تلک تیر جفا اوسکی ہین قایم پر چلے
دل جگر دونونہی ہین خانۂ زنبور سے

سنبل تر اور ہے گیسوئے جانان اور ہے
نافۂ مشک اور ہے کاکلستان اور ہے

شعلۂ دل سے میری جیب جاتی ہی بیابان
آہ سوزان اور ہے برق درخشان اور ہے

لعل اوسکے لب کے مقابل ہو نہین سکتا کبھی
سنگ معدن اور ہے کچھ لعل بدخشان اور ہے

کچھ نہین لیلا کو نسبت ہے میری دلدار سے
ذرۂ ریگ اور ہے خورشید تابان اور ہے

قد دلبر نے بنایا اوسکو شیدا خوب سا
قامت یار اور ہے شمشاد بستان اور ہے

سیر گلشن چھوڑ دی کر سیر داغ دل میری
سیر بستان اور ہے سیر چراغان اور ہے

ذبح مت قاسم کو کر ہمراہ آہو کی کبھی
قتل انسان اور ہے کچھ قتل حیوان اور ہے

شوخ بی پروا سے اب کہلانا ناصح ہے
الفت مین اوس جاکو اپنی جلانا منع ہے

مجکو تو کشتہ کیا ہے اوسنے کافر آج
لاشۂ میری خاک مین ہمدم دبانا منع ہے

غسل کی حاجت نہین ہے اور کفن کی آرزو
اس شہید اکبر کا اب نہانا منع ہے

عاشق گل بلبل شیدا ہے ای صیاد آہ
دام مین اوس خستہ خاطر کو پھنسانا منع ہے

سر دیا گردن کی ہی جیت اوس کو سر ای عقیقہ گر
عاشق بیجا کو زخمی چھوڑ جانا منع ہے

مین تو ہون شیدا ترا مجکو ستانا کس لئے
ایسے بیکس اور عاجز کا ستانا منع ہے

آجتک مین تیری اگر نظرون سے گر جاے مگر
اسلئے اس آہ کو اپنی جتانا منع ہے

میں جو کہتا ہون رلاتا ہمیشہ مجکو تو
ہوکے آزردہ دکھاتی ہی ہنسانا منع ہے

ثمرۂ الفت نہ پایا اوسی کچھ بھی ذرا
نقش الفت سنگدل سے بس جمانا منع ہے

اوسکی سینہ پر فترہ سے زلف میرا جگر ہے
اسپہ ای فصاد مرہم لگانا منع ہے

تھا ہم آباغ مین یک سیر بلبل کی لئی
باغبان اس باغ سے بلبل اوڑانا منع ہے

اوسنے جب حسن دکہایا میرا جی جانتا ہے
سنبھ تو رہتا یا میرا جی جانتا ہے

سنگ گوہر ہین یہ دندان بنا مرد
ظلم ہین جسقدر یا میرا جی جانتا ہے

چاردہ سالے سن اوسکا سے ابھی کم
تسپہ جو جانکو جتا یا میرا جی جانتا ہے

مجکو امید نہی قاصد کوئی مژدہ لاوی
حرف جو اوسنے سنا یا میرا جی جانتا ہے

نقشہ خال عجب چاہ ذقن کا نقشہ
اوسنے جو دلپہ جما یا میرا جی جانتا ہے

مجکو کردور دیکھا غیر کو اوس شوخ نے آج
پاس جب اپنے بٹھا یا میرا جی جانتا ہے

اپنی الفت کا نہ قایم سے کچھ حرف نکال
جسطرح مجھکو ستا یا میرا جی جانتا ہے

دیکھکر حال میرا ہوتی ہین نالان کتنے
گاہ ہین نالہ کشان گاہ ہین خندان کتنے

رات بر کالہ آہ کا کہین صدمہ پہونچا
عرش تہرایا ملک ہوگئی حیران کتنے

آستانہ پہ تیری دیکھ اٹھی بار رہتی ہیں
سو روز و شب آ کہ زباں بی سر و ساماں کتنے

میں وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں بھی اوسکے مجنوں ہیں
اور محمل پا سی میری خار بیاباں کتنے

ایک جلوہ سے تیری ہوگئی بس خرقہ پوش
اور لحظہ میں ہوئی بیگماں سلطان کتنے

مئی وحدت کی خبر تجھکو ہی کیا ای زاہد
ایک قطرہ میں جو بن جاتی ہیں مستان کتنے

سو نجہ یار میں کل مینی جو جا کر دیکھا
نیم بسمل ہتی وہاں گبر و مسلمان کتنے

خار فرقت سی جو سینہ میں نہاں پاتی ہیں پہول
داغ کہاتی ہیں اوسی دیکھ کے گلستان کتنے

شیوہ جور سی تو اوسکے بس اب ای ہمدم
جو کہ قایم رہی دلپر میری ارمان کتنے

یار اب میرا تو اغیار ہوا جاتا ہے
شیوہ جور سی آزار ہوا جاتا ہے

آتش عشق سی تہا سوختہ یہ سارا تن
آبلو کا بھی اب آثار ہوا جاتا ہے

بن تیری وصل کے ای غنچہ دہن حال ہی یہ
خلد دل میرا یہاں نار ہوا جاتا ہے

نقش آہ سی خورشید تو جلتا تہا مدام
صاحب صور گرانبار ہوا جاتا ہے

کیونکہ قایم یہ ہو دل تیرا بہلا اخنداں
تار سر زلف کا سر مار ہوا جاتا ہے

شوخ کا اندنون رنگ اور ہی ہے
رابطہ الفت کا بھی ڈہنگ اور ہی ہے

زاہد حیف کرو گے سن لو
نغمہ ساز کا یہ چنگ اور ہی ہے

صیقل سی بند سے کیا فایدہ ہے
ناصح اب دل کا یہ زنگ اور ہی ہے

پردۂ شرم کرون مین کستی ۔ رہ خوبان کی تو تنگ اوری ہے
قتل کرتا ہے مجھے عشوۂ یار ۔ نازکی اوسکی اُمنگ اوری ہے
آہ ہر سنگ سی کیونکر نکلے ۔ شرر آہ کا سنگ اوری ہے

شمع خوبروئی کا قایم
یار تیرا وہ پتنگ اوری ہے

بہار وصل جانان شاد مجھکو آج کرتی ہے ۔ لب ان پروانہ قربان ہوکر گرد پھرتی ہے
سیہ آئی تھی ندا میری تئین اکبر فرقت مین ۔ کوئی دم مین کہ وقت سحر کی تیری گذرتی ہے
ترقی حسن خوبی اوس مہ تابان درخشان کی ۔ سر ان پر اب شبنم کی خجالت یارون برستی ہے
گئی ہے آج گلشن مین نسیم صبح کی ای یار ۔ تمنا وصل سے میری وہ بوئی ناز پھرتی ہے

شراب خوشنما قایم کو جلد سے پلا ساقی
مئی ناقص حسن سی دیدہ مستانہ مین بھرتی ہے

ہوا خواہ ہونکو تیری مطلع الانوار کافی ہے ۔ خریدارونکو تیری حسن کا بازار کافی ہے
فراق یار کا سر پر میری ایکبار کافی ہے ۔ دبا مت ناصحا اگلی ہی انبار کافی ہے
شگفتہ گر کری اس غنچہ رو لب کو تو تکلم سے ۔ تو تحقیق اُس اخضرات دیدہ گلزار کافی ہے
تو ہو کر چین جبین شمشیر دم سنجتا ہے کیون ۔ میری تو قتل کو سیہ ابروئی خمدار کافی ہے
نہ زیبا تیس دی آگی چہرۂ گلگون کو امی گلرو ۔ تیری اُس ناتوان کو طرہ طرار کافی ہے
مسیحا کب دوا سی ہو شفا بیمار کو اوسکا ۔ جلانی کی لئی اوسکی مجھی گفتار کافی ہے

شعاع مہر وسہ پاسنگ آگی حسن کے تیر
بنا بیٹھا ہون دام ہجر مین اسکو بچہنا اب
تیری امیدوار ونکو تیرا دیدار کافی ہے
رہائی کی لئی زلف حلقہ کا تار کافی ہے

نہ کر کچہہ خوف محشر کا تو قاسم اگر گنہگار ہو گیا
شفاعت کو تیری بس احمد مختار کافی ہے

میری اب سامنے یار و نگاہ یار کافی ہے
بہار جلوۂ دلدار کا دیدار کافی ہے
ہوا کیا روسیہ ہون روز محشر کے میں ہمدم
شفاعت کو تیری بس احمد مختار کافی ہے
غنیمت دوستی رکھتا ہون دلی سے ہو گی
کہ رحمت کا اوسکی ہمکو ایک دربار کافی ہے
رقیب روسیہ سی ہمین ڈر نا ہو کس واللہ
سر دشمن کو اسد اللہ کی تلوار کافی ہے
عبث شمشیر و خنجر کھینچتا ہے قتل کو میرے
یہ مژگان ایک تیری خنجر خونخوار کافی ہے
نہین تاب فرقت سی کہ نامہ لکہ سکون قاصد
یہ پیغام زبانی کا فقط اظہار کافی ہے

ہوس سب چھوڑ دی قاسم یہ دنیا دیکھ فانی ہے
مطالب کو تیری بس ایک سرکار کافی ہے

میری اس عشق کا شعلہ اگر جگ مین عیان ہووے
تو لیلی قیس کا بھی عشق ای یارو نہان ہووے
ذرا آگاہ ہون عشاق میری ہجر سے ہمدم
تو فرہاد او شیرین کا ہستی بر گریبان ہووے
کہانی ہی امق وعذرا بتا دو تم بھی یارو
نہین ممکن جو میری عشق سی ایک کان نہ ہووے
دعا کرتا ہون یہ اس عشق مین او عشق زادو
خیال عشق کا سر پر میری اگر مکان ہووے

اگر قاسم سی نعت دلت ہو جاوے سنا الکا

خوار ہین اوسکو بی شک خود ہی باغ جنان ہووے

بی چینیان ہین وہ نکو نہ راتون کو خواب ہے
عشق صنم مین زیست ہماری خراب ہے

وہ ماہ ہم بغل ہے شب ماہتاب ہے
منہ سے لگا قدح آفتاب ہے

اوس مہروش کے ہاتھ مین جام شراب ہے
صبح شفق مین رندونکا آج آفتاب ہے

عالم تمام ہوگا جو آیا مرا وہ سر
اوس شوخ کا ابھی تو شروع شباب ہے

بی یار انجمن نہین بیت الحزن سی کم
خون جگر ہے می دل سوزان کباب ہے

خاموش ہین اوسی سون جب وہ شریر ہے
ساقی بہیچ شتاب کہ وقت شراب ہے

اس غمزہ سی اوبار اوسی زخم تیر ہے
دریا کی سیر کیجئی شب ماہتاب ہے

قبضے مین جب سی تیغ ہلالی ہی یار کے
عیسی کے منہ پہ تھا ہین سپر آفتاب ہے

عذر نکو طلب ہو نہ سکوت بیان کچھ اور
قاسم جو مجکو حسب سالت آب ہے

عشق نے مجکو اب ستایا ہے
آتش ہجر نے جلایا ہے

مجکو سمجھاوے ہے تو کیا ناصح
اوس سے اب ہمنی دل لگایا ہے

عشق مین اوسکی کیا کہون یارو
داغ فرقت کا مینی کھایا ہے

ہر طرح سی تو بیوفا ہے جان
مجکو سو بار آزمایا ہے

کبھی کشتہ کری کبھی بسمل +
کسنے یہ ڈھب تجھے سکھایا ہے

آج صیاد آیا گلشن مین +
عندلیبون نے غل مچایا ہے

کیا تجلے ہے اوسکی چہرہ پہ — جلوہ یوسف نے اوس سے پایا ہے
مین تجہہ پہ جان و دل سے ہون — تو نے منہ کسلئے چھپایا ہے

کر تو قاسم یہ لطف ایجانے
تیری محفلمین آج آیا ہے

کیون تیری یہ زلف گرہ گیر ہے — دیکہہ لے دلبہ میرے زنجیر ہے
جسکی طرف دیکہہ لیا ایک نگاہ — بس وہین وہ غارت تقدیر ہے
ابرو تیری دیکہہ کے جانا مین اب — صاف میری قتل کی تدبیر ہے
چہوڑ نظر کا نہ تجہے شاہباز — طائر دل خود تیرا نخچیر ہے
خاک پا تیری مجہے ملجائے گر — مین اوسی سمجہون یہی اکسیر ہے
روز کہتا ہے کہ آؤنگا یہ حیف — کسلئے یہ جہوٹ سے تقریر ہے
دم تجہہ سا ری مصورین تھم — کیا کری جتنے تیری تصویر ہے
مارتا ہے ٹہوکرون سے مجکو تو — سچ ہے عاشق کی یہی تقدیر ہے

چہوڑیو تا حشر نہ قاسم کو تو
جان و دل سے تیرا دامنگیر ہے

خزان فرار ہوئی اب بہار آئی ہے — خبر یہ باد صبا آج ہمکو لائی ہے
ہر ایک غنچہ و گل با عجب شگفتہ ہے — تمام گرد و نواح اوسکی روشنائی ہے
عجب ہے رخ پہ تیری جلوہ جیسی مہ کی تجلی — قسم خدا کی کہ کیا نور کے ضیائی ہے

تیری ہی میں عاجزی کرتا ہوں تجھ اعجاز کرتا ہے
ہنس دو تو بولنا مجھ سے جو کیا تقصیر میری ہے

تیری تعریف کرنے سے ہوا قایم کو یہ حاصل
زبان اب تا عرش میں جو شہرہ شعر میری سے

گر وہ برق کی مانند جلوہ گر چمک نکلے
تو فوراً ہو کے بیخود آسمان تلک نکلے

قیامت عرش و کرسی میں ہو برپا تجھ
کمان ابروئی دلبر کی عیاں ہو کر دھنک

خلیل اللہ پہ آگ ہو گلزار ہی شبہ
تیری فرقت میں میرے سینے جو آہ چمک نکلے

تیری اس عشق میں جانی جا بجا خون دل سے
شفق کی طرح جیسے شام کو دہر فلک نکلے

ہزاروں عاشقوں کا زخم ہوا مرہم سے
تیری پلکوں میں سے پیاری میں جو ایک

تیری الفت کا ایک قطرہ اگر ٹپکا
تو تجھ کو اپنے سے وہ خوبصورت ہو کے نکلے

اگر قایم کی آنکھوں سے گرے آنسو سمندر میں
یہاں تک شور دریا ہو کہ ماہی تڑپ نکلے

کام ہے مجکو آہ و زاری سے
زیست کٹتی ہے بیقراری سے

عشق میں تیری اپنا تر دامن
رکھتی ہے آہ و اشکباری سے

دل ہوا زخمی ایک نظر کے بیچ
تیز ہے یہ نگہ کٹاری سے

یہ بالکل دیا ہے سونپ مجھے
گذرا میں یار ایسے یاری سے

سینہ قایم کی ہے تجلی الشوق
لے اوٹھا بات دل فگاری سے

ہی شور کہ تیری حسن سی چمن کی تلی
بھرا ہے چشمۂ حیوان تیری ذقن کی تلی

سمجھایا دام یہ صیاد تو نے کس بد کا
کٹا ان کری سے وہ بلبل کو اپنے فن کی تلی

بھرا ہے شور میری دل میں اعتذر جانے
تو دیکھ جا کہ یہیں ہوگا کوہ کن کی تلی

پھرون ہوں ہجر سے بیتاب شب دہن لب
کہ جیسی نخرہ زنان جیسا ہے ان کی تلی

شہید ہوتا ہے جو واسطے تیرا عاشق
چھپے ہے قبۂ انوار اس کفن کی تلی

دبڑی جمائی ہے کس واسطے اری ظالم
غضب وہ کرتی ہی خورشید کی کرن کی تلی

عجب ہے لالی لب یار کی اس سن القاسم
کہ جیسی لعل چھپا جاکے ہے یمن کی تلی

شاد اے دل کہ یار آتا ہے
کلفت ہجر اب مٹاتا ہے

شکر اتنا یہ تیرا اے دلدار
سارے عالم سے مجھکو بھاتا ہے

ہمتو مرتے ہیں تیری آن پہ یار
کس لئے ہم سے منہ چھپاتا ہے

تا مگر دیکھیں ہم رسائی تیری
شوخ کو کس طرح تو لاتا ہے

ناصحا در گذر نصیحت سے
شوق دونا مجھے دلاتا ہے

خوش نہ مجھکو کیا کبھی اوسنے
ہجر میں کس طرح رلاتا ہے

دل ہے مجروح تیری الفت کا
دام کاکل میں کیوں پھنساتا ہے

خون ہو جائیگا اک عالم کا
دبڑی لب پر جب جماتا ہے

مجھ سی ملکر کی یار اب قاسم

آفتین دل کی سب گماتا ہے

کشور خوبی مین تو سلطان ہے — ہے قسم مجھکو کہ میری جان ہے
تو ہی ہے گل تو ہی ہے غنچہ کلی — تو ہی ہے گلشن تو ہی بستان ہے
منفعل دست حنائی سے تیری — گوہر و لعل و دُر و مرجان ہے
شوق ملنے کا تیرے ایجان مین — اند تو نہین مجھکو بی پایان ہے
ہجر کے صدمہ سے ای دلدار اب — تیرا عاشق اسکہ سرگردان ہے
جان بلب ہون وقت نزع روبرو — ایکدو دم کا یہ دم مہمان ہے
پاس آ تو یا ذرا آ میری جان — سر یہ عاجز تجھ پہ تو قربان ہے
ابروئے خمدار مژگان فتنہ کیش — قتل کا سب یہ میری سامان ہے
ہجر کے عالم مین اب تھے شرب — کر عطا تیرا بڑا احسان ہے
مہر و مہ مین تیری جا کر گمان — حسن کے تیری عجائب کان ہے

رات دن قائم تیری یاد ہے مین
وصل کا اک تیری اسکو دہیان ہے

لائق جور اور عطا ہین صحی — حامل ظلم اور جفا ہین صحی
مثل گل کے سبھی ہوا مین ہین — سبھی بستان سبھی صبا ہین صحی
نازکیجو نکر کرین نہ ہم صاحب — یار کے اپنے خاکپا ہین صحی
ہم ہوئی خاک اوسکے قدمو سے — سرمۂ دیدۂ صفا ہین صحی

مست ہین گاہ ہم کبھی ہین رند
شور عشق کے ہمین ہین شاہ
کبھی زندہ کبھی ہین ہم مردہ
کبھی زر اور ہین کبھی آہن

عاشقون کے ہمی ہین نوا ہین صحی
با وفا اور بیوفا ہین صحی
ہین بقا اسکی اور فنا ہین صحی
کبھی مس گاہ کیمیا ہین صحی

ہمتو بندہ ہین عشق کے قایم
اسلئی اسکی ہی رہا ہین صحی

تجھسے بے رحم دل لگایا ہے
دام کاکل مین تونے ناحق شوخ
ایک عالم غریق حیرت ہے
زخم فرنگا لگا تیری جسکی تنہا

رنج اور درد خوب پایا ہے
دلمیرا اوسمین کیون پھنسایا ہے
جلوہ کسواسطے دکھایا ہے
آنکھہ پہ آٹھہ پہر بہایا ہے

تونے قایم کو سرور خوبان
تجھکے درد سے ستایا ہے

چمن مین آج بلبل نغمہ زن ہے
عرق کی تیری خوشبو خوشنما ہے
جہانکے ماہرو ہین تجھپہ قربان
تیری فرقت سے نکلے ہے جو نعرہ
پھرون ہون جستجو مین تیری ہرجا

شگفتہ اور تر و تازہ چمن ہے
کہ جسسے منفعل لالہ سمن ہے
عجب ہے یار تجھہ مین سادہ پن ہے
تو اوسکی جسطرح مین جسطرح کمن ہے
چھپا تجھسے تو کیون ای گلبدن ہے

ہے پایا اسی سے یوسف نے جلوہ — سراپا نور سے تیری ذقن ہے
تو بل نام خدا تجھ سے شناسا ہے — تیری دوری سے بس رنج و محن ہے
ہون زندہ گرچہ ظاہر ہون مردہ — پہنن جامہ ہے تن پر یہ کفن ہے

محبت مین تیری اے میری دلدار
یہ قایم اور کوہ و دشت و بن ہے

زندگے اب تو ناگوارا ہے — جو جدا تجھ سے وہ پیارا ہے
رخ پر نور تیرا اے جانان — حق نے قدرت سے کیا سنوارا ہے
منہ یہ خال پاک انجم ہے — بدر کے ساتھ ایک تارا ہے
جسم کے روز مجکو اے دلدار — ایکدم کا تیرے سہارا ہے
عشق مین تیرے یہ ہوا ہے حال — مین ہون اور گور کا کنارا ہے
سرخی لب سے لعل شرمندہ — بلکہ سچ یون کہ سنگ پارا ہے
کچھ نہ خواہش رہی مجھے کل کے — کیونکہ منہ تیرا گل ہزارا ہے
نے بلایا پاس اب ترحم سے — ہجر مین رات و دن گذارا ہے
عشق مین تیرے لوگ کہتے ہین — خلق و عالم سے یہ نیارا ہے
جلد امداد اب مری کر لا — ہاتھ آگے تیرے پسارا ہے

عشق مین تیری ہے یہ قایم +
عالم و جگ سے اب نیارا ہے +

تیغ ابرو سے مجکو مارا ہے ۔ زندگی کا ہمین سہارا ہے
حال دل اپنا چاہون کس سے ۔ باتون باتون ہی مین لوتارا ہے
دیکھ اوسکیطرف فلک بولا ۔ یہی دنیا مین ماہ پارا ہے
الفت یار مین مین مری جیگا ۔ جان بلب گور کا کنارا ہے

اپنا عاشق سمجھ تو قایم کو
کسلیے ہمسے اب نارا ہے

مجھے ایک تیرے ملنی کا الم ہے ۔ یہی غم ہیکہ نشاد مبدم ہے
تیری فرقت سے اب ایسہ تاباں ۔ ہمیشہ تیرا عاشق چشم نم ہے
اگر اپنے تلطف سے کرے شاد ۔ نہایت ناتوان پر وہ کرم ہے
عرب نے تیری الفت مین معتقد ۔ زیادہ اوسے ہی فلک عجم ہے
جو مینے غور کر دیکھا ایجاسے ۔ تو ال حسن سب عالم مین کم ہے
تیرے مین سامنے ہون دست بستہ ۔ تو مجھسے کسلیے بیارے برہم ہے
میرا دل کسطرح بادی رہائے ۔ کہ تیغ ابرو یہ تیری دو دم ہے
تعجب کیون نہ آوے مجکو ہمدم ۔ کریگا چشمہ حیوان وسم ہے

بلاوے پاس قاسم کو شتابی
یہ مسکین اور تو والا حشم ہے

کیا نفع مجھسے مین اوٹھایا ہے ۔ وحشیونکا خطاب پایا ہے

مہر و مہ دونو چہپ گئے واللہ
منہ سے برقع یہ کیون اوٹھایا ہے

آبدیدہ ملکے دیکہتی تا شہر
کھینچ کے اوسکو بر مین لایا ہے

جلگیا شمع سحر سے میرے
دود آہ سر سے اپنے لایا ہے

ظلم سے برملا ہمین کر دور
پاس اغیار کو بٹھایا ہے

ای فلک کیون رکھی ہے ہم سے ضد
دشت و صحرا ہمین دکھایا ہے

عشق مین تیرے ای بت بے پیر
ہوش سب اپنا مین گمایا ہے

ساتھ بٹھا رقیب کے افسوس
فتنہ بیدار کیون جگایا ہے

تیری الفت مین ای صنم مینے
ننگ و ناموس سب گمایا ہے

جشن کچھ نغمہ جلد ای مطرب
یار اب پاس میرے آیا ہے

لعل و گوہر مین بحر مین قاسم
یار اسمین کہین نہایا ہے

مست نرگس سے تیری ہر ایک یہان مخمور ہے
نہین معلوم مجکو تو پری یا حور ہے

اس لب نازک کی سرخی پر گئی جو نظر
سرخی لعل یمن اسلئے کافور ہے

جس طرف مین دیکھتا ہون خواہش سب تیرے
واہ واہ ای جان ہر دل کا تو ہی منظور ہے

عشق مین تیری شراب ناب دو مون کے پیچ
سینہ ہے الصفا گوی اگر مین تو سرور ہے

مین ہون و عاشق تیرا استانہ و جہان تمام
منتظر تیری قدم کا لیکو وہ طور ہے

کچھ نہین آتا نظر جس بے تیری مجہے
دیکھتا ہون جس طرف ای یار نور ہے

سب غلط ہے جی سنی پائی ہے یہ میرے رازدان	دلبر انجمن صنم سے دیکھ لے مخمور ہے
دست بستہ آستانہ پر تری حاضر ہون مین	گر نوازش سے بولا لے پاس تو کیا دور ہے

ایکدن بھی تو نے قایم سے بولا سچ ذرا
ہر طرح ای فتنہ گر تیری سخن مین زور ہے

اب صحبت اغیار سے دل شاد کرینگے	واللہ نہ تیری کبھی ہم یاد کرینگے
جز یار میری دل پہ ہر ایک برگ چمن کے	صد زخم کہ جون نشتر فصاد کرینگے
گر ہجر دیا سونپ تو نے ای بت بے پیر	ہم ایسے ہی ہین جانکو برباد کرینگے
دل مین ہے میرے شوخ کا ہر دم جو تصور	اب آہ جگر دوز کی بنیاد کرینگے
نظرون مین لبا سے جو ہر کے وہ قد رعنا	پھر دل مین جگہ کسطرح شمشاد کرینگے

قایم ہے تیرا شعر ہر ایک موتی سے بہتر
ہر اہل سخن دیکھ اسے صاد کرینگے

جسگھڑی سے ایک نظر دیکھا تجھے	جسطرف دیکھا اودہر دیکھا تجھے
ایکباری بھی نہ لایا اسکو کھینچ	کیا کہون ای دیدہ تر دیکھا تجھے
جلوہ افزا تخت خوبی پر ہے گاہ	گاہ ہمنے در بدر دیکھا تجھے
ذرہ کیطرح سے کرکے ہمکو ہیچ	واہ ای رشک قمر دیکھا تجھے
بعد مرنے کے نہ آیا حیف تو	شوخ اب بے خبر دیکھا تجھے
دل پریشان ہے میرا اوس روز سے	بال کھولے تحلی پہ دیکھا تجھے

کیسا اثر مطلق نہ اوسے تیر تو گیا
سوزش درد جگر دیکھا تجھے

ہو گیا دیوانہ تیری حسن کا
جنے ایجان چشم بھر دیکھا تجھے

میں تو قائم عشق میں تیری ہوں خوب
لیک میں نے سر حذر دیکھا تجھے

ہے محسن اب ہجری غمخوار سے
ہو رہا ہے شرمن یہ گویا یار سے

دل کدہر لیجاؤں اب اسی نکال
تار تیری زلف کا ہر مار سے

عشق جس سی کا ہا تجھے میرا
وحشت اور صحرا سے اپنا کار ہے

میں تو ایجان تجھ سے ہوں ہر دم فدا
کس لئے ہر مجھ سے تو بیزار سے

جل کے سوزش سے آ جلدی نکال
ہجر کا دل میں کھٹکتا خار سے

کا کل مشکین پریشان مت کر
تا نو انکی واسطے سم دار سے

ڈنگ ان ظالم سے کیا تو نے لیا
گاہ ہے اقرار و گہ انکار سے

مت کر کی شمشیر سے کشتہ مجھے
بس یہ کاٹے ابرو کی تلوار سے

ہو رہا قائم ہمیں سے ایک ذرا
گاہ میں گہ سر بازار سے

کرتا ہے جان مجھکو تو حیران کس لئے
بانڈتا ہی قتل کا میری سامان کس لئے

دل میں تیرا ہوں مجھے پاس اپنے بلا لے
پھرتا ہے تو راہ بیابان کس لئے

ڈرتے ہے مجھے نہ یہ مینہ میں بس جائے
کرتا ہی ایک تو پریشان کس لئے

تیرا ہی جان نثار ہوں سچ مان اے صنم — پر مجھ پہ اک نگاہ ہے بہتان کس لئے

قاسم کو تو نے قتل کیا یہ سمجھ کے جان
کرتا ہی اتنا اسکی تو ارمان کس لئے

فرقت سے دل لبوں پہ اگر آ ہوا تو کیا ہے — اور عشق نے نکل کر تن سے سفر کیا ہے
بیہوش ہو کے سر جا پڑا ہوں کہاں کام — اب مغز میں جنون نے اپنا گذر کیا ہے
دو لب سے تیری جاناں ہے کیا کہوں حقیقت — مجنون سے بھی حال زیادہ مینے بتر کیا ہے
پھرتا ہوں جس کو صحرا آرام مجھ پہ نہیں ہے — الفت نے تیری پیارے مجلس بدر کیا ہے
شکوہ کروں میں کیسے جو کچھ کیا ہے تجھ نے — انکے کام سارا از خود ضرر کیا ہے
کہتے ہیں خطاب میرا لوگو میں در بدر گیا ہے — سب اقربا نے مجھکو گھر سے بدر کیا ہے

قاسم نے ایک دن ہی دیکھا نہ حیف تجھکو
صد بار کوچہ میں تیری گرچہ گذر کیا ہے

بجز حسرت کے بس اب کچھ نہیں میرا ٹھکانا ہے — کوئی لحظہ میں دل ملک فنا کو اب روانا ہے
چھپاؤں کس جگہ پہ دل بیمار کو اپنے — کہ ہر دم تیری تیر دلکا ہوا یہ تو نشانا ہے
نہ آیا زندگی بھر ای صنم تو لب پر افسوس — مر اب لازم جنازہ پر ہماری تجھکو آنا ہے
نہ سر کٹنے کا تو با لو ہمیں کہ اسکا ہی ایک عاشق نے — یہاں ہے درد دلمیں جو تیری زلفوں میں شانا ہے
تیری جلوہ کا کیا کب ہو وی بیان سے صاف نکتا — کہ حسن پردہ عالم تیری تل کا ایک دانا ہے
تو ہے وہ دلربا جانی نہیں میں عاشق تنہا — بچشم غور جو دیکھا تو عاشق اک زمانا ہے

محبت میں ہمہ تیری فائدہ مجکو ہوا حاصل
تمنا ہے بیابانمیں پہرون مجنون سے بہی زیادہ
کہ دشمن سارا عالم بلکہ اپنا اور بیگانا ہے
نشہ اس عاشقی کا مجکو یہی یارو دکہاتا ہے

یہ قائم عشق میں تیری یہان تک ہو گیا رسوا
کہ میرا اور تیرا خورد و کلان میں افسانا ہے

دوری سے جان تیری مجہے اضطراب ہے
رہتا ہون آٹھ پہر تیرا یار منتظر +
ای واعظ گو تو میری نصیحت سے درگذر
فرقت کے آگ سے ہے مرا سینہ جلا تمام
گر جرعہ شراب پلا دی تو ساقیا
پہرتا ہون جستجو میں تیری جس طرح
دل کہو گیا کے محبت میں مست کری بغرور
رخسار یار سے ہے مجہے کام رات دن

تک آج پاس آ کہ شب ماہتاب ہے
آنکہون کو چین اور نہ راتون کو خواب ہے
مجہہ پر ابہی تو دیکہ لے وقت شباب ہے
اسطرح سے کہ دل ہوا مثل کباب ہے
اس رند کو تو خوب ہے کار ثواب ہے
آوارگی سے دشت و بیابان خراب ہے
یہ عمر یون سمجہ لے کہ مثل حباب ہے
اوسکا ہی درد اور نہ خواہش کتاب ہے

قائم ہے جو کہ عاشق صادق تیرا صنم
فرقت سے تیری جان پہ اسکی عذاب ہے

کبھی گریہ کبھی نالہ کبھی غم آہ و زاری ہے
کبھی زندہ کبھی مردہ کبھی روتا کبھی ہنستا
کبھی گہر میں کبھی باہر کبھی چمن کبھی اندر
کہی طرح سے مرے عشق گذرتی بیقراری ہے
کبھی میں چشم پرنم او دیکہا ہے اشکباری ہے
کبھی حیران کبھی شستہ نہایت اضطراری ہے

گریبان پہاڑتا ہون کہ اجل کی دیکھتا ہون — قصیدہ دیکھو اوتسکو مجھے اختر شماری ہے
لگا سینہ مین جا ہو بخا جگر تک بیگمان اللہ — تیری مژگان کا کھٹکا الظالم یہ کیا نشتر ہی کاری ہے
گیا ہے ناتوانی سے اب اثر اسقدر غلبہ — کہ بار کاہ تنکے کو وہ سے لگتا ہی بھاری ہے
جسے آتش ہوا بار الکی مجھے وہ ساتھ لیجاؤ — ہماری چشم ہر یک ایک یہ ابر بہاری ہے

ای قاسم لعل و گوہر عقد پروین بستہ شد
کہ اوسکے گوہر دندان سے از بس آبداری ہے

یہ روشنی تیری رخ کی سبھی جہان مین ہے — چمک یہی عارض گلگون کی لا مکان مین ہے
کری ہے تا مردہ کو زندہ مسیح تو تحقیق — پر اوسکی ساری بزرگی تیری زبان مین ہے
ترا وہ حسن ہے غارتگر جہان ایجان — کہ شور جسکا زمین اور آسمان مین ہے
خرام ناز جو آیا نظر ترا اے سرو — تو رشک اوسے ہر ایک سرو بوستان مین ہے
ہوا یہ سنتے ہی دل خوش میرا اے القاصد — تبسم خندہ کی قسم کیا تیری دہان مین ہے
نہ سلطنت کی خواہش ہے نہ گدا کا تیرا فقیر — کہ جو جہان کی بندگی اس آستان مین ہے

تیری قدم کو نہ چھوڑی کسی طرح قاسم
کہ دخل روح کا جب تک کہ مرے جان مین ہے

تیری ہجر مین خاک تن پر ملی ہے — ہر ایک طرح سے رنج اور بیکلی ہے
ای باد صبا تو مدد کر شتا بے — کہ باد خزان میری دل پہ چلی ہے
فلک تیری ہاتون سے عاشق ہین عاجز — کہ ڈالی ہی او نے بہت کھلبلی ہے

تھا پنہاں میں اگرچہ ولی اب تو ظاہر ہے — میرا عشق سب پر خفی اور جلی ہے
محبت میں تیری ہوا خار سبکا — نہ کہلی میری دل کی کاہی کلی ہے
نتیجہ ملا یہ محبت کا تیرے — کہ رسوائی اب سو بسو ہر گلی ہے

جو قاسم کا دشمن ہو قاسم جہان میں
تو پھر اوسکا سر اور تیغ علی ہے

جلوہ نما یہ سامنے جو شہسوار ہے — تو تکمی سے جسکے دل یہ ہر رنگ بہار ہے
پابوس اوسکی رہتی ہیں سلطان دہر کل — تمام خدائی کا ایک ہے وہ تاجدار ہے
دور لیے تیری اکیل خندان میں کیا نمون — تیر مردہ دل ہے اور جگر داغدار ہے
اغیار کا ہے بزم میں کیا تیری زور شور — اور رشک سے یہ دل پر الم خار خار ہے
عاجز کیا ہے ہجر کے صدمہ نے اسقدر — اب ہر گھڑی یہ چشم میری اشکبار ہے
گرمی سے شوق کی تیری ایجان من یہ دل — رہتا ہی شکل پارہ کے در اضطرار ہے
اب زندگی سے دل ہوا مایوس ایک لخت — جو بات یہ عزیز کے تو صنم ہمکنار ہے
انصاف یہ ہے سونپ کے غم مجکو اور تو — اغیار کیسے طرح تو بہار ہے

اسواسطے ہے فخر مجھے بس تو زابدا
قاسم غلام سرور چار یار ہے

السرو آج باغ میں تو نونہال ہے — شمشاد لالہ جس سے مجھے سنبل پائمال ہے
صیاد کیا ضرور ہے کر دام کی نہ فکر — یہ زلف تیری حق میں میری خوب جال ہے

کرتا ہوں شکوہ قضا کا میں ہجر میں — ہے زیست میری جانکو اتنہ وبال ہے
قسمت کی تھی یہ خوبی کہ اکدن ملا تھا تو — اب کیا کروں جو تیرا ملنا محال ہے
سکون ہو نہ اور تڑپوں تو سمجھیں ستمگران — یہ حیف ہے کہ تجھکو نہیں کچھ خیال ہے
افلاک و مہر و مہ سبھی رہتے تیری شاد — روز ازل سے ایک ہی تو باکمال ہے

قایم ہے یار تجھ پہ فدا اس گھڑی ہمیش
عاشق ہے تیرا دم کا بھی قیل و قال ہے

ہاتھ میں اوس شوخ کے تلوار ہے — بیگنہ کے قتل پر تیار ہے
الحذر او تند زمین و آسمان — خبر تیری کوئی نہ گر تیار ہے
جسنے دیکھا ایک نظر بیخود ہوا — کیا عجائب جلوۂ دلدار ہے
کیا کرے سے تل یہ چہرہ پر بہار — جیسے بیٹھا گنج پر ایک مار ہے
در پہ تیرے عاشق بیجان کھڑا — جان و دل سے طالب دیدار ہے
میں تڑپتا ہوں تیری فرقت میں شوخ — یار نزد مجھسے کیوں بیزار ہے
ہے مہیا عیش لیکن بغیر تیرے — بزم یہ مجھکو بجائے نار ہے
دیکھ وحشت میری دوری کی سبب — باغ میں ہر گل بجای خار ہے

اسقدر قایم ہوا پابند عشق +
جای تسبیح ہاتھ میں زنار ہے

ہمنے اس عشق میں کیا خوب ہے دولت پائی — لیا ایک بار الم ہجر کی شدت پائی

ہے قسم نام خدا کی کون کہے اب لوگون
گرچہ رسوائی ہے رسوائی مین نعمت پائی

رتبۂ عشق جسے مل گیا وہ شاد ہوا
قیس و فرہاد نے بھی اسمین حشمت پائی

دیکھ لی گرچہ تھی اولمین زلیخا ناشاد
آخرش اسکی سبب منصب و حشمت پائی

مہر و مہ دلبرین بندہ تری اس مین امید
قدرت حق سے صنم تو نے کیا قدرت پائی

ترک ہرگز نکرون ناصحا اس عشق کو مین
اسمین گر لاکھ طرح سے جو مین ذلت پائی

زاہد اثر سے کیا کام ہے اب قاسم کو
یار کے اسنی بہت سوز مین خدمت پائی

یار نے مجھکو تو جلایا ہے
داغ فرقت کا دلپہ کھایا ہے

تو نے جور و جفا سے اے ظالم
زیست کو خاک مین ملایا ہے

اب چمن مین بہار آئی ہے
دام صیاد نے بچھایا ہے

آپ نے تیری حکمت مین واہ
طائر جان کو پھنسایا ہے

کبھی زندہ کری کبھی مردہ
کسنے یہ ڈھب تجھے سکھایا ہے

ربط الفت کا غیر سے ہے خوب
عشق عاشق کا اب چھپایا ہے

یاس سے کر الگ تو قاسم کو
بعد مدت کی یہ جو آیا ہے

نہیں موجود تیرا عشق میری سینہ سے
جدا ہوا ہے کبھی نقش بھی نگینی سے

بتاؤن یار مین کیا اسکے مین تجھے ساقی
کہ سیر ہوتا نہیں مین شراب پینی سے

ہون منتظر تری دیدار کا تا جلدی
اوٹہا تو بہر خدا ہاتھ اپنی گینی سے

سے بہار اسطرح ست جنون ای ناصح
نہین ہے سود گریبان تری سینے سے

ترا پتا نہین ملتا ہے مجھکو یاری جو
تو ہاتھ مینے اوٹہایا ہے ایسے جینے سے

جو تجھکو خواہش زر ہے تو دل تہی ہے پر گنج
نکال لعل و گہر اکے اس خزینے سے

ہر ایک شعر ہے قایم کا یہی ہاں ایجان
مذاق مین بہی ہی افزو یہ انگبین سے

رہتی ہے آرزو تری ای یار ہر گھڑی
دیکہا کرون مین تیرا ہی دیدار ہر گھڑی

اکبار بہی نہ آیا کبہی پاس میری تو
کرتا ہی ہے یہ کسلی اقرار ہر گھڑی

کیا ہی سنبہالا تونے ہے اس زلف کو صنم
ڈستا ہے میرے دل کو وہ یہ مار ہر گھڑی

مایوس وصل سے مجہے ایسا ہی کر دیا
جیتا ہے دل یہ ہجر کا جو خار ہر گھڑی

بہکا ہون عشق مین تری یہانتک مین دلربا
تسبیح چاہیے ہاتھ مین زنار ہر گھڑی

کار صواب کا بہی ذرا دہیان کیجئی
اچہا نہ حق مین ہے تیری آزار ہر گھڑی

قایم کے حال پر نظر لطف چاہئے
سمجہے ہے اپنا یہ تجہے غمخوار ہر گھڑی

زلف ہے یا نافۂ تاتار ہے
جعد ہے یا ایک کالا مار ہے

ہین یہ مژگان ناوک زہر و بلا
ابرو ہے یا تیغ یہ خمدار ہے

گال مشکین سے ای رب تو بچا
عاشق مضطر کو یہ ایکدار ہے

چہرہ پر نور کو اور تل کو دیکھ
خلق کہتی ہے کہ گنج و مار ہے

ہے قسم نام خدا ایجان من
خوبرو یوں میں تو اک سردار ہے

نشہ الفت ہوا جب سے نصیب
روز و شب دل اوسمیں ہی سرشار ہے

کیا کہوں میں راز دلکا تجھسے آہ
حال میرا تجھ پہ سب اظہار ہے

کشتی دل بحر الفت میں پڑی
ایک نظر میں یار بیڑا پار ہے

دل دیا قاسم نے تیری چاہ میں
جسطرح چاہے تو کر مختار ہے

کیا نور چمکی ہی اس رخ کا پیرہن کے تلے
نہاں ہی چشمۂ حیوان تیری دہن کے تلے

غلط ہے حسن میں یوسف کی تھا یہ کیفیت
ہی دو جہاں کی خوبی تیری ذقن کی تلے

چھپایا قد جنہیں باغبان نے تیرا
کیا باغ سارے میں شرمندہ اوس سرو چمن کے تلے

بہو بچاو کے با عمر باد صبا تو ہی مجکو
فغان کروں ہوں کہ ڈال دیکھ اوس چمن کے تلے

ہوا ہے غنچہ قاسم جو تیری آوارہ
خدا ہی خیر کری جا پڑا یہ سن کے تلے

سحر میں تیری چشم پر ستم ہے
ناتوانی سے آہ بھی کم ہے

قتل کرتے میں ابرو کی دلدار
سیدھا دیکھا اون کیا خم ہے

دیکھ اس چشم کو تیری جانی
چشم آہو میں پڑ گیا سم ہے

خویش و بیگانہ سے مجھے نفرت
ایک ملنے کا تیری ہی غم ہے

مجکو تجہ وصل کر فراق ہے یار
اور تو اپنے گہر مین خورم ہے

مین نہ چہوڑونگا تیری قدمونکو
جب تلک میری دم مین یہ دم ہے

نظر لطف کی کبہی تو کر
کس لئے نیم جان ہے برہم ہے

ترا یہ آکون اوسکا ثانی ہو
حسن ایسا جہان مین کم ہے

خال و رخ دیکہ اوسکا ای قاسم
لوگ کہتی مین ماہ و انجم ہے

عشقکا نشہ ہے کہان آرسی مخمور ہتے
سامنی گر تا ہے تجہے تاکہ کر انگور ہے

گیا ہے جہان کبہی نکلا ہے تو انگلی ساتہ
یا ملک ہے یا پری انسان ہے یا حور ہے

انکہون ہے کیا ظاہر کرون عشق ستم
بولا ہے یہ زلف میری دار تو منصور ہے

ای مسیحا طالب دیدار ہون تیرا تو آ
دل طپیدہ ہجر مین تیری ہے اور رنجور ہے

اسقدر تیری محبت مین قدم مارا اب
آرزو رکہتا قدم کی میری کوہ طور ہے

وصل کا شربت پلا اس تشنہ جاوید کو
ہجر کی داغون سے سینہ اب میرا معمور ہے

مین پہرون صحرا مین تو ہو آپ منصف ذرا
اور تو بس اپنے گہر مین خورم و مسرور ہے

رنگ رخسار مین تیری حسن مہ و تمام
اللہ اللہ حسن ہے کیا کیا شعاع نور ہے

ہو گیا قاسم تا در تجہ مین تیری بلند
اوسکی آگی رتبہ کیا ان قیصر و فغفور ہے

ہجر کی لشکر گران الفت جانان مدد کے
زلف کا دام بلا کا کل پیچان مدد ہے

دشت آوارہ ہوں اور کوہ میں گریاں
داغ عشق کے دریا میں خود زخمی کرے
آج وہ جو سے چلا دل میرا ابتجا نہ کو
سے لب نازک یار اور بھی مسی جو
حسن کے شفتہ میں ... الگ ہو میری ...

ارے بیابان وہ دی خار مغیلاں دے دی
نہال جانان وہ دی چاہ زنخدان دے دی
گبر ترسا وہ دی او مسلمان دے دی
سنگ گوہر وہ دی لولو مرجان دے دی
اس نیچی وہ دی ... شعلہ ...

دل دیا ہاتھ سے ... تو دیا اقلیم
تب فرقت وہ دی ... ...

باغباں بلبل کیاں گلفام ہے
یاد میں تیری گرا ہوں دلربا
آکے بدن میں کیا ای یار دل
کیا قدر میری ہوی اس عشق میں
روبرو اوسکی گیا کل ہاتھ باندھ
قاصد اکہ اوسے جاکر جلد آ

غنچہ دل میرا جو ... کا ...
ملک رکہا سا خراب جام ہے
بولا ازبسکہ تو طمع خام ہے
جو بجائی ہر سخن دشنام ہے
سکر آنکر کے کہا کیا نام ہے
آج تجھ سے میرا پیغام ہے

جلد آ بالیں پہ قاسم کی تو اب
تیری دوستی ... ہے

پھنسا ہوں دام فرقت میں رہا مجکو ہو جانے کی
گدا اوس سلطنت کو ... ...

نظر سے ایکی صحبت ... مجکو ... دو
تیری ... سے فدا ... مجکو ...

کرون میں عشق ظاہر اسکو گری تحقیق ہووے
تیری اس عشق میں جسدم بڑائی مجھکو ہو جاوے

تعجب کے بہی جا انصاف کرو تو ہے اسکا
رہیں وہاں غیر بیٹھی اور جدائی مجھکو ہو جاوے

نصیحت مت کری قاسم کو تو ای ناصحا ہرگز
کہ تا اس عشق میں اب تا رسائی مجھکو ہو جاوے

بزم یہ تیری لوا ابتر کبھی ایسی تو نہ تھی
حسب طرح اب ہے ستمگر کبھی ایسی تو نہ تھی

نام سے میری خفا ہوتا ہے تو اے حاصل
آنکھ بدلی تیری ہمسر کبھی ایسی تو نہ تھی

عشق میں سبکے میں بدنام ہوا عالم میں
آہ رسوائی یہ گہر کبھی ایسی تو نہ تھی

عشوہ و ناز و ادا جو کہ آئے ان روز و نمین
کیا کہوں یہ ادا ظاہر کبھی ایسی تو نہ تھی

عاجزی کرتا ہوں تو خیال نہیں کرتا ہے
بسکہ جفائی تیری تیغ کبھی ایسی تو نہ تھی

حسب طرح اب میں پریشان تیری عشق میں ہوں
یہ طبیعت میری ششدر کبھی ایسی تو نہ تھی

دیکھ مجھکو تو رقیبوں کو بٹھاتا ہے پاس
تیری خصلت میری دلبر کبھی ایسی تو نہ تھی

اند لونمن جو تمنا ہے تیری ملنی سے کر
آرزو وصل کی دل پر کبھی آئی تو نہ تھی

رنج دیتا ہی تو قاسم کو عبث ای بی مہر
تجھسی بیداد ستمگر کبھی ایسی تو نہ تھی

مخمس

نسیم صبح تو جا یار سے جلدی یہ کہہ آنا
کہ شوریدہ تیری غم سے سدا رہتا ہے دیوانہ

محبت کی تیری مستی کی بیخود ہے سدا مستانہ
ہوا ہے خون دل کا رو رہا کرتا ہے غم کھانا

تجھے لازم ہے نزدیک اوسکے تک تشریف لیجانا

کبھی زندہ کبھی مرجھے کبھی اندر کبھی باہر
کبھی صحرا کبھی کوہ میں کبھی دشت کے اندر
کبھی سوتا کبھی جگتا کبھی حیران کبھی ششدر
نمایان گاہ وحشت سے کبھی دیوانہ پن ظاہر
محبت میں تیری چھوڑا ہر ایک جا عقل او سیانا

تیری دیدار کا اللہ سے ہر دم سوال ہے
نگاہ ناز کا تیری یہ سینہ میرا گھایل ہے
ایک جلوی بہتر ہیگا دیدار اوسکا قابل ہے
تپیدہ خاک پہ ہوں اس طرح جون مرغ بسمل ہے
مسیحا کے طرح بالیں پہ میری اے صنم آنا

شتاب فرقت کے غم سے تیری وہ آہ بھرتا ہے
نہیں کچھ خیال یہ تجکو کہ عاشق ہجر میں مرتا ہے
یقین لوگوں کو یہ ہے اب کوئی دن میں گذرتا ہے
صنم کچھ خوف حق کا بھی نہ تو ظاہر کرتا ہے
خبر لی نام حق اس نیم جان کی جلد آجانا

تیری فرقت میں اب یہ جان کو اپنی جلاتا ہے
ہزاروں طرح سے تکلیف اور نقصان پاتا ہے
تجھے یہ عشق ان روز بعض اوسکو ستاتا ہے
تجھے اوسکے واسطے اب بات یہ اپنی سناتا ہے
تیرا دیدار ایک دفعہ اے پیاری دکھا جانا

تیری فرقت سے از بس شمع کی مانند سوزا ہے
خدا سے ہر گھڑی وہ وصل کا تیری خواہاں ہے
نت دوری سے یہ ویرانہ صحرا میں جو رہتا ہے
میری وحشت کا سارا حال اسکے بعد تجھی تھا
کوئی جانی ہے بعد اسکے کوئی جا نہیں دیوانا

ہر گز یاد کے سر دشت و صحرا میں لیا مسکن
نہایت ناتوانی سے رنگوں ان کو دیکھتا ہوں

غزل نے کردیا تر مردہ میرے لگا کے سب — بیٹھیں میں چلتیا دیکھ ای بی رحم

بہت سے لیڑ گئے دلبر کہ جون انگور کا دانا

نصیحت واعظ لوگوں کی سے نہیں لیتا ہے دل اچھے — خدا جانے کہ تیری عشق پائی ہی کیا بیہود

عیاں ہے حال سارا جو کہ دیت ہا مری — ہی صد شیون تن گلشن اور نور

ستم کا شرک کردی کس لئے سینا ہے بیرانا

تیرا ہی نام لیکر تیری الفت میں مرتا ہے — ہر ایک ساعت تیری وہ نام تسبیح کرتا ہے

سبھی کو جگہ سے تیری کلی سر ساماں گذرتا ہے — تیری چوکھٹ پہ آکر رگڑتی سر اپنا لوٹتا ہے

یہی انصاف ہے پیاری کہ خون ... رلوانا

تیری انکھوں سے رقم اشکو کا تار جاری ہے — نہ دن کو چین ہے اور رات کو اختر شماری ہے

قسم ہے حق کی ہر ساعت گذری بیقراری ہے — ہمیشہ یار تجھکو ایک تیری انتظاری ہے

خدا کے واسطے ٹک جلوہ دیدار دکھلانا

تیری انجمن میں اس جان سی میں تنگ آیا ہوں — تمنا دل کی ایمان تیری پاس لایا ہوں

سحر الفت کا تیری کس طرح دل میں جمایا ہوں — نہیں ہوت فرقت عشق کا ای یار پایا ہوں

تو لیلی ہی میرا میں ہوں مجنون عشق دیوانا

ہوا ہی عشق میں قاسم کا اب حال ای ہمدم — کہ ایک دلدار کے ملنے کا رہتا ہے اسے غم

ضعیفی سے نکلتی آہ ہی سینہ سے اب کم — سناتا بات ہے یون یار کی یا رب سنو قاسم

جو آجاوی تو جی جانا جو اٹھ جاوی تو مر جانا

مخمس دیگر

طپیدہ غم سے ہوں تیری صنم سیماب کی مانند — سپیدہ دیدہ ہو گئی ہیں گہر اور در خوشاب کی مانند
ہر ایک آنسو نکلتا چشم سے سیلاب کی مانند — شب تاریک میں سسکوں ہوں آن مہتاب کی مانند
بجھایا وصل نے آنکھوں لگا ہے اب گرداب کی مانند

سموم ہجر سے پژمردہ دلکا غنچہ ہے اتنگ — ہوا دیوانگی سے حال میرا اور کچھ بیڈھنگ
حیا کا شگفتہ ہوتا بطر جیسے گر گئے آب برنگ — ہے یہ مشکل تجھے ملنے سے میری عار ہے اور ننگ
غم دوری سے آنسو نکلے ہیں سرخاب کی مانند

ملامت کا نشانہ کس لیے مجھکو بنایا ہے — لب ان پروانہ کی اے شمع تن میرا جلایا ہے
تیری الفت نے رستہ کوچہ گلکا بتایا ہے — کہوں کیا اے صنم ہر ہر طرح مجھکو ستایا ہے
تڑپتا خاک پہ ہوں ماہی بی آب کی مانند

تیری ملنے کا تیلادی کرشمہ میں کہوں کیا کیا — بہا جاتی ہے دل کرتا رہوں تیرا میں انتظار
تو ہے مہتاب کی مانند مجھکو جان سے پیارا — تیری دوری سے پھرتا ہوں غم دلدوز کا مارا
سمجھتا عمر کو اپنی ہوں میں برخار کی مانند

غریق بحر غم ہوں اور نظر آتا نہیں ساحل — ہر ایک جانب کو پھرتا ہوں میں حیران اور بیدل
لکھا کس طرح ہوئے پڑی سر پر بہت مشکل — تو کر اے خضر غم نام خدا اگر میرا ازل
بہا جاتا ہوں گر دیکھی سیلاب کی مانند

محبت کی طپش کا دلبہ میری ہو گیا ہی زور — کہ اے اوس نوزیسی کرتا ہوں میں زار زار اشعار

خدا کیواسطے اے جان کیون کرتا نہین تسکین پیا | میرا تو ہو گیا اس عشق مین اس طرح کا حال طور

پھٹتا ایک جا یہ دل نہین سیماب کی مانند

تو دریا کس طرح عاشق ترا ہر لعل و گوہر ہے | دلی مشتاق ہے تو سنگ سے بھی سخت بدتر ہے
خبر آوارگی کی میری ہر سو اور گھر گھر ہے | سراسیمہ ہے یہ دل اور سراپا مضطر ہے

یہ ہون قربان تجہہ پر سر گڑی گرداب کی مانند

مین ہون بیمار تیرا ہون لب تو نہایت بیقرار ایسے | ہمیشہ کام رہتا ہے مجھے اب اشکبار ایسے
سیہ کرتا عرض ہون اس طرح سن یا دلدار ایسے | چھٹا نام خدا اس منتظر کو انتظار ایسے

سمجھتا لعل لب کی ہون و اعناب کی مانند

خدا تجہہ بیر ہون خاطر مین کوئی آتا نہین واللہ | قسم لیلو کہ اسد لکو کوئی بھاتا نہین واللہ
اے بیدرد تشریف کیون اے جان تو لاتا نہین واللہ | غم اس عاجز کا تو کس واسطے کھاتا نہین واللہ

سیہ پریشان اور حیرت سے ہون لی بیتاب کی مانند

کھلی رکھتا ہون آنکھین انتظاری مین تیری ہر دم | پریشان ہیت بیابان مین اسد اگر مین تو ہو خرم
کتان کی طرح سے یہ جسم میرا جان لیلی غم | تو آجاوی اگر اسکا محبت سے میری ہمدم

مین تن سے تنگ ٹھلے سر گئے الون سمجھہ مہتاب کی مانند

محبت مین تیری شعر قاسم کا ہوا موزون | اگر جا ہون مین دم مین بیان سب کو نظم سے پردون
تیری اک بال کے بدلے یہ لعل و گوہر دونون | گلے سر سر ندا اپنی اور جان تن مین ڈالون

تیری تعریف مین ہر لفظ سے گوہر آب کی مانند

مخمس ثالث

عرض ہے تم سے مری اے صاحب ہر دو سرا — تم تمامی خلق کے ہادی ہو بس اور مرشدا
دوست ہو اللہ کے راضی ہی تمہیں بس خدا — میں سزا وار خطا ہوں ہر طرح سے پر خطا
کیجیو میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ

میں جو آیا ہوں الٰہی کا کر آسرا اے ختم رسل — آگیا ہوں تیرے سبب الوان [illegible]
ہر طرح سے اور شفاعت ہو گیا ہی ان کا شغول — ہر غلط تمکو کیا ہی حق تعالیٰ نے قبول
کیجیو میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ

[illegible] ان الٰہی کے [illegible] — سب کی رکھتا [illegible] از بسکہ [illegible]
ہو گیا شیطان کے دھوکے میں مکر از خدا — کیا عجب ہے روز محشر گر رو سے مجھکو نار
کیجیو میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ

جان و دل سے ہوں فدا تم میں [illegible] — آپکی ہوگی شفاعت پر مرا اس کا یقین
کیا ہو غم مجھکو کہ ہوگی تم شفیع المذنبین — بس شفاعت آپکی ہی واسطے سب کل گنہگارین
کیجیو میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ

صاحب لولاک ہو اور صاحب معراج ہو — صاحب قرآن ہو اور صاحب تاج ہو
ماہتاب بر ظلمت اور لیل داج ہو — آپکی ہی دم سے محشر میں سب ہونگا کاج ہو
کیجیو میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ

تم ہو والی میں تمہارا خدمتی ہوں [illegible] — اور فدا ہو [illegible] خوش ہو [illegible]

شاہ عالم کی ہین جو اور خورشید عرب ۔ اسلئی کہتا ہون مین یہ بات اپنی منہ سے اب

کیجیو میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ

نبی یہ قاسم انکی قدمون پہ ہر دم جان نثار ۔ ہو لنا مت محکو السلطان با عز و وقار

ہین گنہگار ہون گر اپنا حشر سب روزگار ۔ ایک توقع انکی دم کار ہی ہی شمار

کیجیو میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ

مسدس نظم

درۃ التاج نبوت ہی محمد عربی ۔ شافعۂ یوم جزا ہے وہی والا نسبی

رتبہ استمداد ہوا جسے اوسے مصطفوی ۔ خیال اب دل مین میری رہتا ہی وقت بہی

روز محشر کہ فتد کار رامت بہ نبی

دست من باشد و دامان رسول عربی

ہاشمی مکی و قرشی وہ عالیجاہ ۔ کشور حق مین نہین کوئی بجز اسکی ماہ

عرش اور فرش کا ہر ساری خدا انکا ہی شاہ ۔ کیون نہ اب دین سے انکی میری شام و پگاہ

روز محشر کہ فتد کار رامت بہ نبی

دست من باشد و دامان رسول عربی

دہیان رہتا ہی سدا اولیہ میری یہ باہم ۔ سر مزار روضۂ اقدس پہ پڑا ہو ہر دم

افحفظ یاد سی رہتا ہون مین اونکی خون ۔ بس یہ جاری ہے زبان سے میری صلی علیہ

روز محشر کہ فتد کار رامت بہ نبی

دست من باشد و داماں رسول عربی

شاہ معراج ہے اور وہ سوار براق
لامعہ نور سے اوسکی ہوا روشن آفاق

آستان اوسکی پہ ایستادہ شہاں شام و
خوش و دلشن ہے ہرا امری تو سوا ای عشاق

روز محشر کہ فتد کار ہر امت بہ نبی
دست من باشد و داماں رسول عربی

کیا ہی قسمت سے ملا ہمکو ہے رہبر واللہ
شکل اوسکی نہ ہوا کوئی پیغمبر واللہ

شکر حق ہمکو جو ایسا دیا سرور واللہ
اب نہ کس کا ہی ہمیشہ دل مضطر واللہ

روز محشر کہ فتد کار ہر امت بہ نبی
دست من باشد و داماں رسول عربی

بچ گیا جو کہ صفی نوح سے اونکی برکات
نار پر جان خلیل اللہ ہوئی گل آیات

نوح کو اونکی سبب ہوگئی طوفان سے نجات
ہیں نہ کیوں شکر کے دن رات سے میری نکلے سے بات

روز محشر کہ فتد کار ہر امت بہ نبی
دست من باشد و داماں رسول عربی

تکیہ بیکساں او قبلۂ مظلوماں ہے
در پہ اوسکے پڑا افغفور حسن خاقاں ہے

روز عقبیٰ کے وہی شاہ وہی سلطاں ہے
پنجگانہ میری دل پہ سخن گرداں ہے

روز محشر کہ فتد کار ہر امت بہ نبی
دست من باشد و داماں رسول عربی

بیگمان شافع ہی سبکا وہ بروز محشر | مصطفی صاحب لولاک پیمبر برتر
امت اپنی کو بلا دیوےگی شراب کوثر | ہی وظیفہ یہ میری دلمین شام و سحر

روز محشر کہ گنہگار ہے امت بہ نبی
دست من باشد و دامان رسول عربی

نام یاسین و مزمل ہی لباس روشن | کہہ گیا اوس نے زیبا سبھی سارا سخن
اوسکی توصیف کا کب ہووے ادا ایک سخن | خوش ہوں ہر لحظہ سی کہتا ہوں ثنا ایجا ہمن

روز محشر کہ گنہگار ہے امت بہ نبی
دست من باشد و دامان رسول عربی

یاد میں اوسکی ہت روز دل مضطر ہے | میں غلام اوسکا ہوں اور میرا وہی سرور ہے
دو جہانمین جو جس دیکھا تو وہی برتر ہے | حرف آتا ہے زبان پر یہ میری اکثر ہے

روز محشر کہ گنہگار ہے امت بہ نبی
دست من باشد و دامان رسول عربی

ہی شفیع اوسکی شفاعت کا توقع ہی مدام | دیکھ کیسی یہ سوجھیں لیوے وہ ماہ تمام
بسکہ خوش ہوتا ہوں لیتا ہوں سدا اوسکا نام | اسکو وصفے ہی لکھتا ہے یہ حرف و کلام

روز محشر کہ گنہگار ہے امت بہ نبی
دست من باشد و دامان رسول عربی

چار اصحاب کی ہی حب میری دلمین بسی | ہوں غلام اونکا یہی زیبا ہی جنن تا صفی

جان نثار اونکا ہون از لبکہ حق اجلی ہی — اسکی بات میں گنہا ہون جبہ سن لی تو کہی

روز محشر کہ فتنہ کار راست بہ بنی ؁
دست من باشد و دامان رسول عربی

الحمد اتجہ سے ہی آرزو رکہتا دل — جوکہ مقصد ہے تیری فضل سے ہووے حاصل
کر دی آسان میری جوکہ رکہو ہون مشکل — وقت نزع کی ہی نکلی ہی منہ سے کامل

روز محشر کہ فتنہ کار راست بہ بنی
دست من باشد و دامان رسول عربی

حرف قایم ہی لکہتا ہی بس اب بادلی — ہون گناہگار میں خجلت زدہ سبہی عاصی
کیونکہ عاجز ہون میں اور مرا کوئی والی — بات یہ حقی ازل سے میری قسمت والی

روز محشر کہ عمدہ کا براست بہ بنی ؁
دست من باشد و دامان رسول عربی

قطعہ

آفتاب سپہر عزت و جاہ — ماہتاب فلک سے با تمکین ؁
حسن کی کان سے ہوای زہے فضا — صاحب جود اور اہل تمکین

قطعہ

ایک ہی تو مہوش دلدار ہے — ملک ہے نام خدا تو جان حسن
تو ہی گل غنچہ تو ہی سرو اتو تجہہ — لالہ تو ہے نخل تو ملکہ چمن

قطعہ

ترا مائل ہون دیکھی ہے ادا دلدار جانی
تری ہی مین یاد مین رہتا ہون ہر دم صبح و شام
تو آجا انتظار مین کہتا ہون اپنی سر و سامان
سوا ملنے کی تیری اور کچھ رکھتا نہین ہون غم

قطعہ

ہیا ہر دو تو دیکھ نباہ ہم خدا ایدہر
رہتا ہے رات دن تیرا البس ایک انتظار
جواب و صحر ہون سر اپنا نہین قرار
امیدوار ہون تیرا لیکن نہین قرار

قطعہ

گیا ہی چھوڑ کے تنہا مجھے ستمگر تو
مین تیری یاد مین رہتا ہون روز و شب دایم
تو دیکھ اکے مین کیسا ہون تیرا عاشق
کمر کو باندھ کے خدمت مین ہو رہا قایم

رباعی

ہجر مین اسکے رنج پائی ہین
داغ فرقت کے دل پہ کھائی ہین
دشت و صحرا مین دکھائی ہین
یار نے تالے ہی بتائی ہین

رباعی

تو دیکھ لے ایجان مجھے ایک نظر
سیماب کی طرح ہے ہون غلطان مضطر
دوری سے تیری ہو گیا حیران ششدر
اب جلد تو مل بہر خدا دیر نہ کر

رباعی

اتا ہے خار ہمکو نظر بوستان آہ
کیونکر دیکھتا درد سے باغبان آہ

ایسے سوار لی لی مجھے ہمعنان آہ
یہہ دل دیا ہے مینے تجھے بلکہ جان آہ

رباعی

شادی لینا تو دیدار الصنم جلدی
خدا کیواسطے مسکن یہہ کر کرم جلدی
غم فراق کا تا دور ہووے غم جلدی
شادی وصل سے دکھا مری الم جلدی

رباعی

پھرتا ہون ڈھونڈتا تجھے بستانکی درمیان
ڈالا ہے کسلی مجھے صحرا کی درمیان
لگتا نہین ہے دل یہہ گلستانکی درمیان
وحشی سا ہون خراب بیابانکی درمیان

ٹپہ وغیرہ

ایسا یہہ بیدردی ستایا کنہ مانی
رات دنا موسی کرت بہانی
رنجے ستان کو من کسے سمجھاؤن
لاگی لگن کوئی نہین جانی

ٹپہ

آج وہ پیا موری ساتہہ نجائی
برہا کی اگن سی موکو جرائی
اپنی پیا کو مین بہت سمجھاؤن
کس سوکن نے لئیو برمائی

ایضاً

سیان نے موری بات نجانی
کس سی کہون مین برہ کی کہانی
اینجو پیا موکو چھوڑ ہے جاوے
مانونگی ایک نا مین ہونگی سیانی

ایضاً

سُتیان کی میں قدری بجانی — من تو ہو گئی ہوں باوری دیوانی
ایسی بیدردسی بت کری ہے — بیت کری لیستا نی

الف

سیہ تو کرتا ہی موسی جبر اوری — من تو کر کر کے منتیں بہت ہاری
ابر گلال کے بادل چھائے — دیکھو نینوں سی ہاری ہی پچکاری

الف

اب تو نہیں مانو وا ہیرا دو کھیلا یا علم

اس نگر میں کوئی حاکم نا ہیں — اشق نگھا نہیں یا ہرو ا

الف

دیکھو یہ سانورا موسی غنا گاوی

نینا گھاوی ہوں میٹھا وے — ہنس ہنس سیتا چلاوی

الف

بجھ گئی چاتی ہیرا دکھ ہوی رہی

سکری رین موئی تلپت بیتی — ہیرا سیاں ملی سکھ ہوی رہی

الف

میں آج ستیان کو یار سے

میت دشمن ستیان ملی ہیں — میں ہنس ہنس گروا لگایا

ایضاً

موری جانکو کن بر مویا رے — من تو ڈھونڈ پھری جگ سارا رے
جوگن ہو کے بن بن ڈھونڈوں — تنی انگ بھبوت رمایا رے

ایضاً

موری جیا کی لگی کیسی — چھوٹے رے
جاؤ ری سکھی کوئی سیاں کو مناؤ — میرا قاسم پیا ہمسن روٹھی رے

ایضاً

تیری نگری میں آگئی میں آج بھلا لوٹی ری

بیاں مروڑیں چوریاں توڑیں — من تو ناگر کے چھوٹی رے

ایضاً

سانوری نینا لگائی میری ڈکھلی جائی ری

نیناں لگا کے کہاں چلے قاسم — پیت لگا موئی چھوڑی جائی رے

ایضاً

سانولیا تیری نینوں کے جادو کجارے

جادو کیا تو نے کیا ہی پیارے — ہنس ہنس کے میرا دل ہی لیا رے

ایضاً

بہلا جانی میرا آج من آیا

اسے سیاں کو میں ڈھونڈن جاسی | اگن سو کن لبھو بر ما یا

الصف

میری سیاں چلا پردیس کو کن ہو جاؤنگی

کوئی میری پیا کی خبری لی آوی | میں تو جوگن ہو کی منا لاؤں گی

الصف

دلتو میرا لئی جاتی ری او بیدردی سیّاں

لالچ کی ماری کچھ نہ سکت ہوں | اتھو بہلا دکھ دی جاتی ری لو بیدردی سیاں

الصف

سیّاں موری کیوں نہیں لو لو ہو آج

کیسی سجی گن نی جا دوے گمنوات | دلوں دی بات کیوں نہیں کہو لو ہو آج

الصف

کتہرا دکھا جاناں دی ہو جاتی ورانی سیاں

جب تک جاوی واری گوکل نگری | تیری تن دکی بجھنا جانا وے

الصف

سیاں تیری صورت پہ میں واری ہو جاؤں | واری ہو جاؤں بلہاری ہو جاؤں ری
اب تو پیا موکو چھوڑی ہی جاوے | جوگن ہو کے سب ہی نیاری ہو جاؤں

الصف

ستیاں کسی ملاوی اب توری

دیکھو سکی میرا جیا ہنس مانے | کاہو بسا نے واکو سمجھاؤ ابتو رے

الیضاً

کاہو سی بہت نہ کیجی ابتو رے

بہت کری سی پڑ او کہ موئی | کرم تکے لگی کو کہا کیجی ابتو رے

الیضاً

ستیاں ہنس آئی ماری دلیس

اپنے ستیاں کو میں ڈھونڈن نکسی | کر کے جو گنیا کا بھیس

الیضاً

کوئی نینا لگاوی آج موسی رے

نینا لگاوے موئی سمجھاوے | ہنس ہنس گروی لگاوی آج موسی

الیضاً

کیوں نہ مانی لجرے مار ڈرا آج

کب کی من ہماری ہماری عرض کرن تو ساتا | دلوں دی بات کیوں نہ لبولو مار چھوڑا آج

الیضاً

مانو جیوڑ جیلا پیارا رگی

اپنے پیا کو کیسی سمجھاوں | مانت نا ہی ستیاں ہماری

الصب

بنڑا میرا رنگیلا بنا مانتا نہیں

سب سکین مل نوت بنا یا ۔ رات تھوڑی کیوں جاگتا نہیں
آج سمدھن نے ٹونے گوائے ۔ یہاں کی رسم کو قائم جانتا نہیں

الضب

آج یہ بنا میرا خوش آیا

سب سکھین مل منگل گایا ۔ اپنے بنے کو بنڑا لو بھایا
جب نوشہ پھولوں سجایا ۔ سب گھر کے سہ قائم دن پایا

الضب

جیت موری یاد میں لو لو

آج دلوں دی گھنڈی کھولو ۔ تو سبھی کوئی بھائے بولو

الصب

میرا پیارا لو لیا یار اگی ینکا یا

سالی بڑی جاہ سن آئے ۔ گٹن سوکن سر ما یا +

الصب

جلد اکیوں نہیں وی توسو بنڑا مانڈی جان

یاد کلی تیوں دی مانڈی ملی دی ۔ سر سہرڈ ہو ہڈا ملک جہان

الیضاً

باکی نینو والا میرا دلتو لئی جاوے

سانوری صورت سی موہنی مورت ... نینون سی نین ملاوے

الیضاً

میرا رسے جانی چھبیلا یار ... کٹ چھپ گیا خنجر مار

در سی وا سکے ہیکل تر یون ... قائم دسے جا قرار

واسوخت

صدمہ ہجر سی ای یار ہی مرنا بہتر ... غم دوری سی تو ہر طرح گذرنا بہتر

مرہی جانا نہ محبت کا ہی کرنا بہتر ... یارون اس دشت من زنہار گذرنا بہتر

خوبرو یونسی جا جو کہ وہ یکتا پایا ہے
او سینے پرانکی طرح رنج والم پایا ہے

عشق کا بحر ہے ساحل ہی نہیں اسکا دو ... بحر اسمین کما تھا وہ یکبار شعور

او ر ڈبا گئی تو وہ ہو گیا مثل منصور ... شیشہ کسطرح دل اسکا ہوا اس سنگ سی چور

آگ لگ جاتی ہی بدن میں دل پہ عشق ہو
عشق وہ ہے کہ یہ دیتا ہی بس آخر جا کو

آسمان بیچین اس سی ہی ہمیشہ تحقیق ... رنج میں بلبل شیدا ہی ہے از بسکہ غریق

ہوگیا مجنون ہی اس سی ہی ہوا نا کا رفیق ... ہوگئی شاہ زمان اس سی ہی بی توفیق

اور فرہاد نے بھی اسمین ہے سر کھویا
پس زلیخا نے بھی سب جاہ و حشم کھو لیا

کون ایسا ہے کہ اس عشق مین شادان ہووے
عشق اول کری آخر کو پشیمان ہووے
اسکا سر گشتہ و آشفتہ پریشان ہووے
خانہ آباد وہ جاکر بہ بیابان ہووے

ماتمن عشق سے ہم آغوش رہی وہ ہیہات
گرچہ پیشہ ہے یہ جو بھی کوئی ہمراہ اسکی بات

حیف ہے محبت کی خوبی ہی سہرا اپنی
حیرانی ہے دہر ات سے دلبرا اپنی
زندگی جنگ مین ہوئی ہائی یہ ابترا اپنی
بلکہ تو فریگی اسمین ہے گھر گرا اپنی

مین کہان عشق کہان اور وہ معشوق کہان
حیف ای عشق تیرا ایسا رہا گمی نام نشان

اسطرح کا جو ملا ہمکو ہی قسمت سی حبیب
ایکدن بھی نہ کبھی بیٹھا میری آکی قریب
وای قسمت ہے عجب اور عجب میرا نصیب
ہجر مین سخت اوٹھائی میری دلنی تعذیب

کسبی ہمدوش ہمشی وہ ستمگار ہوا
ظلم سی اوسکی بڑا سخت مین لاچار ہوا

منصفی اپنی تو دل مین ذرا کرای بی پیر
شکل صورت مین اگر آج ہے تو بدر منیر
اور دنیا مین سر کتا ہی کوئی اپنا نظیر
یہ ہماری ہی سبب تیری بڑی ہی توقیر

آج منہ سیر کے تو ہم سے خفا ہوتا ہے

نام سب خوبونکو وفا سی کیوں لگا رکھا ہے

سرمہ آنکھوں میں لگا ہمکو جلاتا ہی کیوں — مسی الشعیخ تو ہونٹوں پہ جماتا ہی کیوں
حسن بی پردہ تو غیروں کو دکھاتا ہی کیوں — عاشق زار کو اسطرح ستاتا ہی کیوں

دل عاشق ہی یہ کعبہ نہ ڈھا اسکو جان
ورنہ پچھتاوگا تو خوب مرا کہنا مان

بانکپن تجھکو نہ آتا تھا ذرا ای ہمدم — عشوہ و ناز و ادا اور تبسم ہر دم
اور رفتار کے انداز سی تھا تو محرم — اور اب وہ منہ سی نکلتا تھا تری لب سی

اسطرح کا جو تجھے تمنے طرحدار کیا
خوب ہی چھیڑ تو نے مجھے یہ سمکا کیا

سوچ لے کیا ہی تھی وہ دن کہ ہم تم ہم تھی — رات دن بلبل و گل کی طرح خوش خرم تھی
فتنہ اغیار نہ تھا عیش میں ملنے کم تھی — اب لب سینہ سی سینہ تھا نہ غم تھی

اب ہمیں چھوڑ کی اوروں کی الفت توفی
حیف ای یار گیا ہی محبت تو نی

رنگ چہرہ کا تمھارا ہی صنم روشن اب — مجھکو کر کی خزاں بس آپ ہوئی گلشن اب
نرگسی چشم سی تیری ہوا دل ہی روشن اب — حیف یہ سینہ میرا غم کا ہوا روزن اب

غیر سی ملکی عبث ہمکو جلاتا ہی تو
خاک میں میری مشقت کو ملاتا ہی تو

راتدن مجھکو جلاتا ہی جو تو ای کان
اسلئی دل یہ گذرتا ہی یہی اب ہر آن
کوئی معشوق لگاؤن کہ ہو وہ رشک بتان
وہ مرا دل ہو خدا کی قسم مین اوسکی جان

مین مریض اوسکا ہون اور وہ عیسی ہو جائی
عشق و آرام سبہی سکہ تو اپنی کہو جائی

اوسکو چہاتی سی لگاؤن مین جلاؤن تجھکو
سر کو قدمون پہ مین رکہکر کی دکہاؤن تجھکو
جسطرح تو نے ستایا ہی ستاؤن تجھکو
آپ خوش ہو کی مین اور غم مین کہپاؤن تجھکو

چومتا آنکہ پہ اوسکو رہون مین ہردم
دیدسی جسکی ہو پیدا تجہی بس درد و الم

ہووی معشوق طرحدار وہ ایسا واللہ
جسکی جلوی سی ہون خجلت زدہ سب مہر و ماہ
تو غلام اوسکا ہو معلوم ہو تیرا شاہ
رات دن مجھسی وہ الفت کی نباہ وی رسم و راہ

پہر نہ مین پوچہون تجہی اور نہ کہون کوئی بات
آئی اکدم مین بہی سر پر تیری کوئی آفات

جبکہ لب منہ مین لون تو لب کو چباوی اپنی
گال سی جسکی ملون گال چہپاوی اپنی
لاکہ طرح سی تجہی میر نا نہ بتاوی اپنی
خار اس غم سی ترے ٹوٹ دل مین چباوی اپنی

منہ نہ اوسطرف کرون اور نہ دیکہون اودہر
شکل تصویر کی دن رات دہی تو ششدر

دلربا اب ہو جو مجھسی وہ ہووی یکرنگ
شمع میرا ہو وہ اور اوسکا مین ہو جاؤن پتنگ

حسن تیرا ہو سن او سے شمع کی آگی یارنگ — زلیت سی اپنی تو اوسوقت نہایت ہو تنگ

ہاتہ گردن میں ترا اوسکی شب و روز رہے
دلکا میں حال کہوں اوسی تے وہ مجہ سے کہے

تو نے سہ طور جو بکڑا ہے تو سم ای بی بیر — یار سی ملکے تجہے خوب سی دینگی تعذیر
صاف جانیگا تو یون ہی گئی ہمسی تقدیر — اور حسرت کی لگین دلمہ تری اس تیر

بات پر اپنی تو قایم ہے ہمیشہ قایم
ہوں میں جسطرحکا جانی ہے مجہے رب عالم

واسوخت دیگر

وہ بہی کیا روز مبارک ہتی خوشی کے باہم — ساتہ معشوقکی رہتی ہتی جو ہتا خورم
اور کسطرحکا خاطر یہ نہا درد والم — وہ ہتا پہلو سی لگا مری ستمگر ہردم

سرگڑی عیش میسر ہتا خوشی ہتی دلبر
کیونکہ ہوتا ہتا جدا مجہسے نہ وہ ایک پل بہر

یا ہی سیکہا نے سے غیر کی وہ اب بیگانا — بزم میں غیر کی رہتا ہے وہ آنا جانا
اور رقیبوں سی ہمیں گالیان نت دلوانا — آج خوش ہو کے ہمیں خوف اسے رلوانا

کیا ہی الفت کا مزا ہمنی سہ پایا ہے اب
ظلم ہمپر تو کری جانی اور جور غضب

سچ تو یون ہے کہ تجہے ہمنے بنایا معشوق — آئینہ حسن کا ہی تجہکو دکہایا معشوق

طور اس راہ کا اب مجھکو بتا اے معشوق
عشوہ و ناز بہی مجھکو سکھا اے معشوق

کر تو انصاف کہا یا تجہی سے دلکش
اور انداز سبھی حسن کا کس کس نے

مین تھا پروانہ تو شمع بنا میرا جانمن
مجھکو کر خار ہوا آپ شگفتہ گلشن
اب جلاتا ہے غم ہجر سے میرا سب تن
دل ہوا غمکدہ اور سینہ ہوا ہے روزن

تو نے اب ہمکو جلایا ہے جو ایسا جانی
ہمنے بہی پائیہ اسواسطے لون ہے ثانی

کوئی معشوق جہا مین کرین پیدا دیگر
تجھکو اکبار نظر آوی تو ہو وی ششدر
حسن اور شوخی مین صد بار ہو تجہسے بہتر
رشک جسکے سے سدا کو تا کری اپنا اسیر

وہ تجہے بوسہ دی اور اسپہ ہو ہمین قربان
عیش و عشرت کرین ہر لحظہ مین آپسے ہر آن

اوسکی کاکل کو جو نظارہ کری تو جدہم
زلف سی اوسکی نظر تیری جو ہووے باہم
کہا ہے افسوس تیرا دم ہو نہایت برہم
سانپ سا جاتی یہ لوٹی تیری یا کلا ہی ہم

خال رخ کا جو اگر تیری مقابل ہووے
حسن کا چاند تیرا سارا ہے زائل ہووے

اوسکی پیشانی جو دیکھ جای تجہے ای بی پیر
دیکھ ابرو کو لگی دل پہ تیری گویا تیر
بد کہ طرح سے سکنی لگے تو بے تقصیر
لعل لب دیکھ کے غنچہ کی طرح ہو دلگیر

گوہر درج اگر اوسکا نظر آجاوے
ہی لعل بس سر سے تیری بجلی ایک پڑجاوے

آنکھ جو اوسکی گلابی تیری ہووے دوچار
اور رخسارہ کی شرم سے تجھے ہو آزار
گھان آنکھ میں تیری وہی جسے جاوی خار
تیر کی طرح سے مژگان ہو تیری دکھی بیمار

دیکھ کر بال تجھے ہووے قیامت برپا
منتظر ملک ہو تحقیق تو بر راہ فنا

ناک کو دیکھ کے بیتاب ہو بس دل تیرا
اور زنخدان سے آنکھ میں گرے حسن بلا
مر ہی جاوی جو اگر دیکھی دہن کا نقشا
گوش کو دیکھ کے یکبار تو ہووی بہرا

دیکھ سر اوسکی کو سر اپنا تو دی مار
نقد اس زیست کا کر دانتین ہارے

بازو آجاوی نظر تو کری بازو کندہ
اور کلائی سے تو بیکل ہو سر افگندہ
ساعد و سیمین سے اوسکی ہو تو بس شرمندہ
اونگلیان دیکھ کے ہو جاوے تو اونکا بندہ

اور ناخن کا چمک جای اگر اوسکی ہلال
پھر تو ناخن سے ہی نوچا کری تو اپنی گال

سینہ صاف سے اوسکی تجھے خجلت ہووے
ناف کو دیکھ کے جان جاے الم میں ہووے
نرمی پشت سے تو پشت لگا کر روے
تختہ حسن کا گر دیکھ کے اوسکی بجے و

ران سی ایک غضب تجھ پہ نمایان ہووے

جلوہ حسن ترا سارا یہ پنہان ہووے

دیکھ کے پنڈلی تجھنہ کو تو جاوی دم بہول | انگلیون پاؤن کی سی دلمین جیسی تیری سیول
اوسکت پاسے اوڑی سر تیری از دلمول | مین خوشی سے ہون شگفتہ کہ جون کھلجاوی پہول

عیش اوسی کرون ہرگز نہ بلاؤن تجھکو
جسطرح تونے جلایا ہے جلاؤن تجھکو

اوسکا سر رانکا تکیہ میرا ہووے ہر دم | رات دن اوس سے ہون شیر و شکر سا باہم
اور تو دیکھ کے جلتا ہو تو شمع سا پیہم | بلکہ ہو زیست سے تنگ اور ہو چشم پر نم

اوسکی چہاتی سے مین لوٹون تجھے دکہلا خوب
سامنے تیری لگا رون اوسے چلا کی خوب

مین ہون عاشق وہ مرا مونس و دلبر ہووے | مین ہون خادم وہ میرا ہر طرح رہبر ہووے
زندگی اوسکی سے بس تجہکو تو ابتر ہووے | پہر نہو تجہکو کبھی کرسی کی تو ایک زرہ ہو

اوسکی نظارے سے دن رات رہون مین خیرات
اور ملتا ری تو ہاتہہ سدا ای بدذات

اسکنی سے پاس شتابی میری آیا وہ یار | اوسکا عاجزی کرنے وہ بہت ہوا لاچار
مین بہی سے دیکہ کے تجہ اوسنی نہ لایا تکرار | اب زبان سے نہ کرون کیونکہ مین اپنی اظہار

جبکہ ہو عذر رسان اوسنی تو کیجی دل صاف
اوسی جو غصہ تہا دلمین وہ کیا ہمنی معاف

اب جد دور ہوا جو کہ تہا دلمین بالکل — اوسکی کاکل پہ فدا لاکرون اور سنبل

وہ گلستان ہی میرا اور مین ہون اوسکا بلبل — اب خوشی کا ہی یہ اوشنا ہی میر یسی غل

اسلئی مین ہی یہ کہتا ہون اے صنم تجہسی سخن

غور کرکے تو ذرا اسکو سن ای غنچہ دہن

دلربا تونی نظر اپنی جو کی ہی شیر ہی — اسلئی رو برو مینے تیری یہ بات کہی

ورنہ مین وہ ہی ہون عاشق تیرا ای جان صحی — جان کیا چیز ہے سمجہون ہون تجہی اپنا جی

تجہہ پہ قربان ہون تو ایک ہی میرا ہمدم

مین پستار ہون تیرا تو ہی ہے چارہ د ہم

عمر کا نام زبان سی جو میری ہے نکلا — تو سزا وار ہون دیکہی مجہے جو جا ہو سزا

اور فرماؤ تو کانون مین زبان نام خدا — یہ فقط شکوہ ہتا زینہار نہین تجہسے جدا

تو وہی یار ہے غمخوار مین عاشق ہون اے جان

مین ہون چاکر تیرا اور تو وہی میرا سلطان

حسن پہ تیری فدا ہون مجہے اللہ کی قسم — عاشق زار ہون کہتا ہون یہی ہے ہر دم

جو کچہ تقصیر ہوئی ہو تو عطا کر ز کرم — حسن تیری او سمہتا نہین ہرگز قائم

سر ہی جاتا ہے جہوڑی نہ تجہے ای جانان

تو میرا دل ہے صنم اور ہو مین تیری جان

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات مشتمل نصیحت

مست رہو نادان تو غافل کر خدا کی یاد رے — کہاں گئی نوشیرواں عادل کر خدا کی یاد رے
خاک سے تجھکو بنایا دیکھ تو دل میں اپنے سب — مہران اور اکبر سکندر بقابل کر خدا کی یاد رے
سب ہی ایک در کے گدا ہیں یا بادشاہ — تونگر گر ہوا تو کیوں ہے سائل کر خدا کی یاد رے
آگے تو نے کیا کیا اور پیچھے کیا دیکھیگا — دل میں اپنی ہو تو قائل کر خدا کی یاد رے
بھائی برادر اور کام آئی کوئی نہ تیری سنگ چلے — مشکل کا تو ہوگا حامل کر خدا کی یاد رے
قبر میں جسکا آویں فرشتے اور کرینگے تجھ سے سوال — بت ہاتھ ملیگا جاہل کر خدا کی یاد رے
روز حشر کا وہ دن ہوگا بہت مشکل اسکو پہچان — تو وہیں سمجھے وہاں تیری اعمال کر خدا کی یاد رے
حق نے کیا معقول تجھے اور سچ لی آخر تک — مت ہو پیرو شیطان کا شامل کر خدا کی یاد رے
دل میں ہم ڈر تقدیر ہوا اور خوف خدا کا کر وہ سدا — توبہ کرو دل سے کامل کر خدا کی یاد رے
کہاں گئی دارا اسکندر اور اکبر شاہ جہان — سب مٹی کے ہوگئی مائل کر خدا کی یاد رے
کیا ہوئی حوا اور آدم اور تمامی پیغمبر — کوئی نہیں رہنے کا قضا مائل کر خدا کی یاد رے
دیکھ لے نافرمانی سے کیا ہی حال ہوا انکا — ہیں جو لوٹ کے امت فاعل کر خدا کی یاد رے
جینا ہے پیچھے مرنے کے اسکو جان لے خوب طرح — حشر میں ہو دیگی سب شامل کر خدا کی یاد رے
کہاں گئی مادر اور پدر اور وہ تیری ہمدم سب — موت کی ہو تم سب ہی گھائل کر خدا کی یاد رے
کہاں گیا شداد وہ کافر اور فرعون کفار تمام — ہونگی سب دوزخ میں داخل کر خدا کی یاد رے
شرک و بدعت کا رستہ چھوڑ کے چل تو اسی سر — مگر لگا کفر سے تجھکو مقابل کر خدا کی یاد رے
کہاں گیا نمرود لو جان تو اور ہلاکو نے دل آئی — اور لکھا رہ گیا مال و متاع کل کر خدا کی یاد رے

حکم حق یہ سید ہی چلو گی تو مرنے کے پیچھی جا | ہوئیگے تم جنت میں داخل کر خدا کی یاد رے
حق نے بھیجا دین محمد اسکو تو سمجھ ای خوب | ہے قرآن میں اسکی مثال کر خدا کی یاد رے
یاد خدا کی کرتا رہیو ہر وقت تو | ہووینگی آسان یہ مشکل کر خدا کی یاد رے

دونوں جہاں میں ای قائم ہمکو محمد غم نہیں رہا
ہیں گی محمد میری مراحل کر خدا کی یاد رے

قصیده در نعت آنحضرت صلی الله علیه وسلم

نعت چه گویم مر ترا ای سید صدق و صفا | سلطان هر دو عالمی لشنو لوای نام خدا
عرش جناب ایزدی گشته برایت متکا | هم قدسیان و مرسلان دارند از تو التجا
قدرت شده بر لامکان افلاک زیر حکم تو | نور خدای بیگمان ای مهر کشف الدجی
والشمس بر روی خدا واللیل بر زلفت مدام | انا فتحنا آیتت یاسین طغرا سر ملا
فرقان ثنا است آمده جبریل را از تو شرف | ای خسرو معراج سبحان الذی اسری عجبا
هستند این خورشید و مه یک چاکرت در بارگاه | تو آفتاب ایزدی خود حق ثناگوی ترا
مکی قریشی هاشمی پیغمبران را خاتمی | بخشنده آب کوثری لولاک تاجت خوشنما
آدم طفیلت ای نبی بر باب مطلب آمده | شد مشکل آسان نوح را بر کشتیش جودرا
از بطن ماهی یونس و یوسف ز چاه بر آمده | آتش شده گلزار خوش بر جان خلیل الله را
موسی فروغ یافته از آفتاب جود تو | عیسی رسیده بر فلک ای مرسلان زیر لوا
الصاحب شق القمر و وقف ستر الله | او ادنی مقام قاب قوسین برابر و فدا

ما عاجزان را امنی درگاه تو السیدا	تو تکیه گاه بیکسان ای اشرف هر دو سرا
دستم بگیر ای شاه من این آرزو دارم بسی	مسکین ضعیف و عاجزم از پای تا سر پر خطا
دل داده ام در عهد تو یادم بجز تو هیچ نیست	ما عاصیان را مقتدا ایم شافع و هم رهنما
قربان بر پایت کنم خویشان و بل فرزندان	سر تو فدا ایم شاه دین بین سوی من خیر الوری
اکنون شده اشوقم چنین پابوسیت خواهم کنم	خوانی مرا گر طرف خود از رحمت لطف و عطا
یاد تو هر ساعت کنم سر زیر فرمانت کنم	ای آرزو هم اینچنین دیگر ندارم مدعا
من آمدم فریاد خواه نزدیک تو ای بی اشتباه	ده داد ما شاها شهنشاها ای شاه روز جزا
بر راه حق ماتم ز دل جاوید در فرمان تو	خواه از خدا این آرزو هستیم از بس ناسزا
حیران و سرگردان منم غرق جرائم تنم	فکر همین دارم به زاری کنان صبح و مسا
این عهد ما دائم شده دانی تو ای رب العلا	هستیم گنهگار بسی محبوب خود بر ما نما
روزی با میعم رسان ای مالک کون و مکان	این عقده بکشا زود تر یا حق احمد مصطفی

قائم غلام احمدم پروانه آسا گرد او
التمس فردا نزدی مسرور کن بهر خدا

الصف

الصاحب جود و سخا مشتاق دیدارم ترا	ای مظهر سر خدا مشتاق دیدارم ترا
من سر فکندم زیر پا با عجز و با صد عاجزی	سنو تو ای نام خدا مشتاق دیدارم ترا
با امت عراو دو زبان جانم فدایت هر زمان	ای مصطفی و مجتبی مشتاق دیدارم ترا

عاصی سیه رویم لیکن ز ذات تو دارم امید | ای شافعه روز جزا مشتاق دیدارم ترا

ای جان من جانان من وی شاه من سلطان من | ای خواجه هر دو سرا مشتاق دیدارم ترا

تاب فراقت در دلم هرگز نمانده ای حباب | از بسکه ای خیر الوری مشتاق دیدارم ترا

من ذره بیجان شدم تو آفتاب چون شدی | کن سوی ما چشم عطا مشتاق دیدارم ترا

هستم اگر با مردمان کارم از انها هیچ نه | خوانم ترا صبح و مسا مشتاق دیدارم ترا

شاهنشها عالی نسب سلطان عالم با لقب | صدر صدور انبیا مشتاق دیدارم ترا

ای قبله مقبولیان و کعبه مظلومیان | باشد چه گر خوانی مرا مشتاق دیدارم ترا

سودای تو در سر شده مشتاق پابوسی شدم | شوقست من بی انتها مشتاق دیدارم ترا

در آرزوی خاکپا دادم دل مجروح را | باشد چه گر سازی دوا مشتاق دیدارم ترا

ای احمد ختم رسل تو مقتدای مرسلان | هم کل جهان را پیشوا مشتاق دیدارم ترا

در روز محشر چون شود انجام ازین نابخته کار | دردا که اسم بس ناسزا مشتاق دیدارم ترا

غرق جرائم شد تنم جائی نه بینم چه کنم | این است از تو التجا مشتاق دیدارم ترا

امروز هم از خدا فردا هم از خدا دلخواه بخواه | ای شافعه یوم لقا مشتاق دیدارم ترا

من بنده درگاه حق خجلت زده از کار خود | السید صدق و صفا مشتاق دیدارم ترا

در بارگاه عالیت قاسم سید عذر خواه
زین در رود اکنون کجا مشتاق دیدارم ترا

یک روز سوی خانه این بیقرار آ | شود اگر تا پشت مرا غمخوار آ

این خیل عاشقان که بر منظر تو اند / دیدار خود نما لب پر انتظار را
ما پیادگان که بر رهت استاده ایم / یا در رکاب آر تو ای شهسوار را
تنها نه شو که ما همه از جان چاکر اند / الصاحب حشم یاوری تاجدار را
تشنه وصال تو همه عالم شده هنوز / آب زلال بخش ز لطفت اشکبار را
ظاهر اگر نه بسته مرده ام ولی / الکاشف نگاه بر سر این خوار زار را
این زلف تابدار تو ما را اسیر کرد / بین از نظر تو حال مرا استکار را
در هجر روز میگذرد وقت شب چه لعم / امید من برآر کمی در کنار را
الخواجه من چه عرض کنم بر تو ظاهر است / از راه لطف جانب این خاکسار را
باغ جهان شگفته شد الگل ز روی تو / بر خار هم ببین سوی این خارزار را

قاسم خزان رسیده بدرگاه تو رسید
یا نزد خود طلب کن و یا از بهار را

دل ز بر میرود خدا حافظ / چاره گر میرود خدا حافظ
خشک چون کاهم و ز چشم لیک / اشک تر میرود خدا حافظ
زلف لیلای شب محبت وصل / تا سحر میرود خدا حافظ
گل رخم با صبا چو گشت گل / بسفر میرود خدا حافظ
آیم اندر تلاش جاده شوق / در بدر میرود خدا حافظ
طفل اشکم ز دیده بردامن / خواجه گر میرود خدا حافظ

به تمنای وصل سیم تنان / رفت زر میرود خدا حافظ
پیش آن شوخ با پیام وسلام / نامه بر میرود خدا حافظ

سوی خمخانه قاسم از مسجد
بی خبر میرود خدا حافظ

جان زتن میرود خدا حافظ / غم جگر میدرد خدا حافظ
از دو چشم ترم دلا شب و روز / خون دل میچکد خدا حافظ
دل به بر چون سپند بر آتش / بی توام می طپید خدا حافظ
می به بی ساغر جنون به یقین / ساقی ام میدهد خدا حافظ
بتمنائی دشت پیمائی / دل زجا میرود خدا حافظ
دمبدم شوق حسرت پابوس / بخودم میکشد خدا حافظ

ناله ها و فغان قاسم خان
تا فلک میرسد خدا حافظ

ای دل چنان تو عاشق جانانه گشته / شرم و حیا گذاشته دیوانه گشته
سوگند میدهیم که جدا کن سرم زتن / قاتل اگر تو همچنین [illegible] دانه گشته
آخر شدی ز شیخ زهد و ورع نماند / زاهد چرا تو بر در میخانه گشته
در بحر فکر غوطه زن ای طبع من دگر / در درج سخنوری را تو دردانه گشته

مجنون صفت بوادی وحشت بزن قدم

قاسم چه الو طالب کا بنا نه ګڼه

غزلهائی افغانی

زه پتا بانده مین یم دلربا
بی لتا ژلست حرام ری
خدای ری پاره ماتخه رازه
ګوری یا نه ګوری

نه ماته او خپا خپل تحا +
وحشی عند ګورم لصحرا
ګوره خه حال شوه ځما +
زه خو یم استا شید ا

قاسم استا طالب ری
خنګ شوی ری ګد ا

رحمان ته پنا بانده هسی مین شو
زه بوخه یم د دو اړو د غه حال ری
ټول او سوه استا په هجر کی همدم
و هجر په اور کی سر خوله سوزی یا لانو

چه په صد منه منتظر ګور و کفن شو
چه شیرین شو یا مجنون یا کوه کن شو
کړمی تحکه شو که مغز شو که می تن شو
که ملایک شو یا آسمان شو یا زمین شو

هغه چه ماته قتل و کړه القاسم
پنکره شو خوشحاله خنده زن شو

میں تو ہو چکا ہوں تجھ پہ صنم پیارا
مجھی چین نہیں ایک ذرا تجھ بن ہاتھے
میں تو تیری تیں دیکھوتا دنرات ہو تنہا

ولی ته چرته ګرزی خمار لدارا
رخدای د یار ره نه دل آزارا
ګلګرته چوته پت شوی دل افګارا

تیری بحر نے اب کر دیا دیوانہ	چہ پر بندہ تنہ گر زم تما یارا

اگر ملجاوی قایم کو تو ایجانی
رحماتر بتڑیو گل شی پر بھارا

زہ بتا پس گرزم ایجانانہ	دلی ستر ا نہیں ملتا ہے ٹھکانہ
روح ستو نڈ و سینہ چاک پریشان یم	لوگ کہتی ہیں تجہے وحشی اور دیوانہ
نہ تما حالۃ گورہ مہر و کرہ	جو نزدیک سے میری ایک تو سلطانہ
نہ ای شمع عاشقان بتا غیلہ دی	مگر میں ہی تیرا ایک ہوں پروانہ

درنگ مگڑہ قایم سرہ مینہ کہ
تو غم کا دلبے دور ہو وی نشانہ

چند اشعار در خاتمہ دیوان قایم

ای قایم یہ دنیا سے خواب خیال	شب و روز ہے نت نیا اسکا حال
خداوند عالم سے قایم بذات	سوا ذات حق کسکو یہاں ثبات
میں دیوان اپنی کو کر کے تمام	یہ کرتا ہوں اب عرض ای خاص و عام
یہ اشعار سب میری اور ہر غزل	جو دیکھو تو ہر ایک ہے بی محل
نہ تہا شعر کسنی کا مجکو تمیز	مگر اپنے دل کی تہی خاطر عزیز
فقط دل کے بہلانے کیواسطے	لکہا اپنے تا دل یہ امرا سکے
سوا اسکے قایم رہے میرا نام	یہ جو نبا رہے حق تلک والسلام

خطا اس میں دیکھی اگر کوئی صاحب
تو اصلاح فرما دی کر کے معاف

خطا کو عطا کر گئے اہل سخن
دعا سے کریگا یاد ہر انجمن

دل آباد سے اور ہے شاد ہے
کہ میرا وطن مصطفیٰ آباد ہے

جو ہے والی ٹونک ان امیر
وہ ہے میرا آقا محمد وزیر

ملازم ہیں اونکا ہی کپتان ہون
دل و جان سے حاضر ہر آن ہون

اگر میرا دیوان قایم رہے
تو دیوان سے نام دایم رہے

ہوا میرا دیوان یہان سے تمام
طفیل محمد علیہ السلام +

جو تاریخ کے فکر میں دل بند ہا
تو میخانہ کیطرف خوش ہوگیا

کہا ہنسے الہا خوش سیر
مری بات سن اب دل کان دہر

اگر تجھہ میں ہے ہوش عقل و خرد
ندی انس مجھے ساغر آج

بفضلہ تعالے دیوان کپتان قاسم خان متخلص قاسم باہتمام
حافظ محمد جعفر بخش ساکن نوری دروازہ بمطبع جعفری واقع محلہ
لنگر کی جعفر خان بتاریخ بست چہارم شہر شوال سنہ ۱۳۱۲ ہجری

مطبوع شد